ان من البیان سحراً وان من الشعر حکمۃً

دیوان

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امام الکاملین ولی الاکبر الصادق

مخدوم بندہ نواز حضرت

صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

المسمّٰی بہ

انیس العشاق

بسلسلۂ مطبوعات کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف

بہ انتظام و توجہ خاص جناب معلی القاب نواب غوث یار جنگ بہادر دام اقبالہم

وبہ تصحیح و بہ اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام اے سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفریں برقی پریس (حیدرآباد دکن) طبع شد

شوال المکرم سنہ ۱۳۶۰ھ


کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد رسولہ النبی الامی الذی انزل علیہ القران ویوتی جوامع الکلم والایات والبرھان وعلی آلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الھادیین المھدیین فی کل وقت وآن۔

سلسلۂ علیہ چشتیہ میں حضرت سلطان العاشقین المقربین سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہٗ العزیز سے پہلے یعنی حضرت عبد الواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مخدوم خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی علیہ الرحمہ تک کسی بزرگ نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ نہیں کی اور کوئی کتاب یا رسالہ نہیں لکھا۔ اس سلسلہ میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ حضرت چراغ دہلی کے مریدوں اور خلفا نے شروع کیا جنمیں مقدم حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز ہیں جنہوں نے چھوٹی بڑی کتابیں بکثرت تصنیف و تالیف کیں۔ اولیائے کبار کوئی کام بغیر اشارت و حکم غیبی نہیں کیا کرتے حضرت مخدوم کی تصنیف و تالیف کا کام بھی اسی قبیل کا تھا چنانچہ خود فرماتے ہیں " ہر کس کہ دراں حضرت سلوک کرد بچیزے مخصوص شد ما بسخن مخصوصیم خدائے ما را دولت بیان اسرار خویش داد ہر چند میخواہم کہ نظر من از سخن ساقط شود نشد "۔ اسمار الاسرار کے دیباچہ میں فرماتے ہیں " وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ نعت محمد رسول اللہ است

ہرکہ اتباع او کند و اہتمامش در سنت او بود و رفتن بر طریقۂ او باشد از جوامع الکلم و لمعۂ از گفتار او کہ نور الہدیٰ است و بیان سر القرب و الدنیٰ است نصیبہ گیرد" ان میں عام طور پہ زبان زد ہے کہ حضرت مخدوم کی تصنیف و تالیف کی تعداد اونکی عمر کے سنین کے مطابق ایک سو پانچ ہے۔ واللہ اعلم لوگوں کا یہ خیال کس حد تک صحیح ہے انکے مرید اور سوانح نگار حضرت محمد سامانی نے اپنی کتاب سیر محمدی میں جس کو حضرت مخدوم کے حالات میں تصنیف کیا ہے انکی اکتیس کتابوں کے نام لکھے ہیں۔ ان میں بعض اہم کتابیں مثلاً تفسیر۔ شرح فصوص الحکم۔ شرح تعرف شرح عربی آداب المریدین۔ شرح عزنی فقہ اکبر اب بالکل مفقود ہیں اللہ ہی کو علم ہے کہ ان بے بہا کتابوں میں سے کسی ایک کا بھی کوئی نسخہ اب دنیا میں موجود ہے یا نہیں۔ میں سالہا سال سے اونکی تلاش میں ہوں مگر اونکا کہیں پتہ نہیں ملا اون کی تصانیف میں جو کتابیں اب موجود ہیں انکے نسخے بھی معدودے چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔

حضرت مخدوم کی تصانیف کی اہمیت اور ان میں سے بہتوں کے بالکل مفقود ہو جانے کی وجہ سے تقریباً پندرہ سال ہوے مجھے خیال آیا کہ جو کتابیں دستبرد زمانہ سے اب تک بچ گئی ہیں اگر وہ فراہم کیجائیں اور بتدریج طبع کرادی جائیں تو تلف اور مفقود ہونے سے بچ جائیں گی ورنہ بہت جلد وہ بھی ناپید ہو جائیں گی۔ اس زمانہ میں فارسی زبان کی کساد بازاری ہے اور اس زبان میں لکھی ہوئی کتابوں کے پڑھنے اور سمجھنے والے اور انکی جانب توجہ کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں اس کے علاوہ تصوف جو مکارم اخلاق سکھانے والا اور سنت نبوی اور عبادت خالصاً مخلصاً لوجہ اللہ اور محبت و عرفان الہٰی کے متعلق کلام پاک اور حدیث نبوی کی تفسیر اور شرح کرنے والا علم ہے لوگوں کو اس کی جانب سے عموماً صرف ذہول ہی نہیں

بلکہ با وجود قطعی نا واقفیت اور بے بہرہ گی کے اس سے انکار اور دشمنی پیدا ہو گئی ہے
ان اسباب کے پیشِ نظریہ سوال پیدا ہوا کہ حضرت مخدوم کی کتابوں کی (جو بیشتر
فارسی زبان اور چند عربی میں ہیں) فراہمی تصحیح اور طباعت میں محنت شاقہ
اور مصارفِ کثیرہ برداشت کرنے سے حاصل کیا ہوگا۔ بجاے خود اعتراض
بالکل واجبی تھا مگر ہمارے پیشِ نظر یہ خیال تھا کہ حضرت مخدوم کی بے بہا تصنیفوں کو
جو دستبردِ زمانہ سے اب تک خال خال بچی ہوئی ہیں آئندہ مفقود ہونے سے بچانے
کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ وہ طبع کرادی جائیں۔ اس کے علاوہ اگر ان میں سے
کسی ایک کو ایک شخص نے بھی مطالعہ کیا اور اس سے اس کے دل میں داعیۂ حق و
اتباع سنت نبوی کا شوق و ولولہ پیدا ہو جائے تو ہمارا مدعا پورا ہو جائے گا۔ میں نے
اپنا خیال چند ذی علم صوفی مشرب دوستوں کے سامنے پیش کیا۔ ان سب بزرگوں
نے تائید کی۔ چنانچہ میرے ذی علم متقی صوفی مشرب دوست مولانا معشوق حسین خاں
صاحب قادری المخاطب بہ نواب معشوق یار جنگ بہادر کی (جو اوس وقت
ضلع گلبرگہ شریف کے اول تعلقدار یعنی ڈسٹرکٹ کلکٹر تھے) اعانت اور تائید
سے حضرت مخدوم کی نہایت بلند پایہ عظیم المرتبت اور نادر الوجود اور تصوف
و معارف و حقائق کی جامع کتاب جس کے مثل فارسی زبان میں کوئی تصنیف
نہیں ہوئی یعنی اسما ر الاسرار کو سنہ ۱۳۵۰ھ میں میں نے طبع کرا کر شائع کرنے
کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد سنہ ۱۳۵۶ھ میں اونہیں کے مشورہ اور تائید
سے کتاب مستطاب خاتمہ جس سے زیادہ جامع مبسوط اور مکمل اور بہتر کتاب
مسائل آداب المریدین میں نہ عربی میں تصنیف ہوئی اور نہ فارسی میں میں نے
طبع اور شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اوسی زمانہ میں نواب معشوق یار جنگ بہادر
ہی کے مشورہ اور تائید سے ہمارے برگزیدہ صفات عالم باعمل کرم فرما مولانا

حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب پروفیسر عربی و دینیات گلبرگہ کالج نے حضرت مخدوم کے ملفوظات مسمی بہ جوامع الکلم کو طبع کرا کر شائع کیا۔

تقریباً چار سال ہوئے ہمارے صوفی مشرب جامع فضائل علم دوست کرم فرما مولانا غلام غوث خاں صاحب المخاطب بہ نواب غوث یار جنگ بہادر کا تقرر صوبہ گلبرگہ شریف کی صوبہ داری (کمشنری) پر ہوا اور روضۂ بزرگ اور روضۂ خورد اور ان کے ملحقات اور جاگیرات کا انتظام اور نگرانی بھی حسب فرمان خسروی اونہیں کے متعلق کر دی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں روضوں کی جاگیروں کا انتظام بہتر ہو گیا اور دونوں روضوں اور انکے ملحقات میں نہایت مفید اور کار آمد اور خوشنما تعمیرات اور ترقیاں جلد جلد عمل میں لائی گئیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ ان مادی کاموں کے علاوہ دو نہایت مفید اور کار آمد علمی کام بھی انجام دیئے گئے ان میں ایک مفید ترین کام روضتین سے متعلق مدرسہ کا قیام ہے جس میں مجاوروں اور اس آبادی کے لڑکوں اور لڑکیوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم دی جا رہی ہے اور دوسرا کام روضتین سے متعلق ایک کتاب خانہ موسوم بہ "کتب خانہ روضتین" کا قیام ہے۔ روضۂ بزرگ اور روضہ خورد میں دستبرد زمانہ سے کچھ کتابیں اب تک بچی ہوئی تھیں دونوں صاحبان سجادہ کی رضامندی اور اجازت سے صوبہ دار صاحب نے یہ سب کتابیں اس کتاب خانہ میں منتقل کر دیں اونکے علاوہ دوسری بہت سی کتابیں خصوصاً حضرت مخدوم اور اونکی فرزندوں کی تصانیف مختلف ذرائع سے

ع حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز کے مقبرہ کو روضۂ بزرگ اور ان کے نبیرہ اور خلیفہ حضرت مخدوم سید ید اللہ حسینی المشہور بہ سید قبول اللہ حسینی کے مقبرہ کو روضۂ خورد اور دونوں کو مجموعی طور پر اختصاراً "روضتین" کہتے ہیں۔

حاصل کرکے اس میں داخل کیں ۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر نے بھی اپنی سب کتابیں اس کتب خانہ کو دیدیں ۔ یہ کتب خانہ مستحکم بنیاد پر قائم کیا گیا ہے اس میں معتدبہ کتابیں جمع ہوچکی ہیں اور ہوتی جارہی ہیں اور شائقین علم کے لئے وہ کھول دیا گیا ہے اور ان کو مستفید کررہا ہے نواب غوث یار جنگ بہادر نے حضرت مخدوم اور ان کے فرزندوں کی تصانیف کو بتدریج طبع کرا دینے کی ضرورت کو بھی محسوس کیا تاکہ وہ مفقود ہونے سے بچ جائیں اور طبع ہوکر ملک میں شائع ہوجائیں چنانچہ انکی توجہ اور حسن انتظام سے گذشتہ تین سال میں حضرت مخدوم کی تصانیف سے ترجمہ اداب المریدین اور خطائر القدس اور چھوٹے چھوٹے رسالوں کا ایک مجموعہ مسمی بہ مجموعہ یازدہ رسائل طبع ہوکر شائع ہوچکی ہیں اور اب اون کا دیوان مسمی بہ انیس العشاق جو کتب خانہ روضتین کی اشاعتوں کے سلسلہ کی چوتھی کتاب ہے طبع ہوکر شائع ہورہا ہے مولانا حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب جن کا نام نامی پہلے آچکا ہے اور جو مدرسہ اور کتب خانہ روضتین کے اعزازی مہتمم ہیں ان کتابوں کی طباعت اور اشاعت میں بے حد دلچسپی لیتے آئے ہیں اور اپنے مفید مشوروں اور دوسرے طریقوں سے مجھے مسلسل مدد دیتے آرہے ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

حضرت مخدوم کی اون کتابوں کی طرح جن کے خال خال نسخے موجود ہیں اس دیوان کے نسخے بھی بہت کم باقی رہ گئے ہیں گذشتہ بارہ سال کی جستجو میں اس کے صرف تین نسخے میری نظر سے گذرے ۱۱۹۲ھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ قصبہ چنچولی (ضلع گلبرگہ شریف) کے ایک مشائخ صاحب نے نواب معشوق یار جنگ بہادر کو گلبرگہ میں بہت اصرار کے ساتھ تحفۃً دیا تھا مگر تھوڑے دنوں کے بعد واپس لے گئے نواب معشوق یار جنگ بہادر سے لے کر میں نے اس کی نقل

کرلی تھی اور کتب خانہ آصفیہ کے ایک جدید الخط ۱۳۲۵ھ کے لکھے ہوئے
نسخہ سے مقابلہ کر لیا تھا۔ دونوں نسخے چونکہ بہت غلط لکھے ہوئے تھے اس لئے
میرے نقل کردہ نسخہ میں مقابلہ اور تصحیح کے بعد بھی بہتیری غلطیاں رہ گئیں۔ دو
سال ہوئے ایک نسخہ جس کی کتابت اوائل دسویں صدی کے معلوم ہوتی ہے اتفاقاً
چند روز کے لئے میرے پاس آیا اوس سے مقابلہ کر کے اپنی نقل کردہ کتاب
کی تصحیح شروع کی لیکن وہ کتاب بہت جلد واپس طلب کرلی گئی اور تصحیح کا کام ناتمام
رہ گیا حسن اتفاق سے وہی کتاب حال میں جامعہ عثمانیہ کے کتب خانہ میں خریدی
گئی اور ہمارے فاضل اور ادیب دوست پروفیسر ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب
پی ایچ۔ڈی نے جن کو حضرت مخدوم کی کتابوں اور انکی اشاعت سے بہت
دلچسپی ہے مجھے اپنی نقل کردہ کتاب کا اس سے مقابلہ اور تصحیح کرنے کا موقع
دیا اور میں نے شکریہ کے ساتھ اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پوری کتاب کا
مقابلہ کر کے جس قدر ممکن ہو سکا تصحیح کرلی۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو
جزائے خیر دے جامعہ عثمانیہ کی کتاب میں بھی گو کتابت کی بہت غلطیاں ہیں
تاہم میرے نسخہ کی بہت بڑی حد تک تصحیح ہوئی اور کتاب اس قابل ہو گئی کہ طباعت
کے لئے مطبع کو دیدی جائے اور دیدی گئی طباعت میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ
مذکورہ بالا تینوں نسخوں میں سے ایک یا دو میں کوئی لفظ بداہتہً صحیح تھا اور بقیہ
دو یا ایک میں بداہتہً غلط لکھا ہوا تھا طباعت میں جو صحیح لفظ تھا وہی قائم رکھا گیا لیکن
جہاں جہاں لفظوں میں اختلاف تھا لیکن وہ الفاظ معنی کے اعتبار سے صحیح
تصور کئے جا سکتے تھے ان میں میں نے اپنی جانب سے تصرف کرنے کی جرأت
نہیں کی بلکہ متن میں نواب معشوق یار جنگ بہادر کی کتاب کے الفاظ قائم رکھے
اور حاشیہ پر ن۲ ن۳ یا ن۲، ۳ کی علامت دے کر کتب خانہ آصفیہ اور جامعہ عثمانیہ

یا دونوں کتابوں کے الفاظ لکھدیئے۔ چند جگہ جہاں الفاظ مشکوک رہ گئے اور تینوں منقول عنہم نسخوں میں کسی سے بھی تصحیح نہیں ہو سکی وہاں استفہام کی علامت ؟ دیدی گئی ہے۔

حضرت مخدوم کے ملفوظ مسمی بہ جوامع الکلم میں اونکی متعدد غزلیں منقول ہیں جس زمانہ میں انکے فرزند اکبر حضرت سید اکبر حسینی ان ملفوظات کو قلمبند کر رہے تھے حضرت مخدوم جب کبھی کوئی غزل کہتے اوسی روز یا ایک دو روز کے بعد اپنے فرزند کو دیدیتے اور وہ اس کو اوس روز کے ملفوظ میں شریک کر لیتے یہ سب غزلیں اس دیوان میں موجود ہیں۔ جن جن تاریخوں میں یہ غزلیں کہی گئیں یا ملفوظ میں درج کی گئیں مین نے دیوان کے صفحوں کے فٹ نوٹ میں وہ تاریخیں لکھدی ہیں۔

اس دیوان کے مرتب اور جامع حضرت مخدوم کے ایک برگزیدہ اور ممتاز مرید ہیں جنہوں نے دیباچہ بھی لکھا ہے مگر کمال ادب سے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت مخدوم کے فرزند خورد سید اصغر حسینی قدس سرہٗ نے انہیں طلب کیا جب وہ حاضر ہوئے اوراق کا ایک مجموعہ جنمیں حضرت مخدوم کی غزلیں لکھی ہوئی تھیں انہیں دیا اور فرمایا اس کو ترتیب دے کر دیوان مرتب کردو۔ اس حکم کی تعمیل میں اونہوں نے یہ دیوان مرتب اور مدون کیا اور اس کا نام انیس العشاق رکھا۔ مرتب علیہ الرحمہ نے ترتیب اور تکمیل کی تاریخ بھی دیباچہ میں نہیں لکھی ہے مگر اونکی تحریر سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام حضرت مخدوم کے زمانۂ حیات میں انجام دیا گیا۔

حضرت مخدوم کو شعر گوئی سے چنداں دلچسپی نہیں تھی چنانچہ اسمار الاسرار کے دیباچہ میں جہاں اسکی تالیف کا باعث بیان فرمایا ہے لکھتے ہیں "چند

گہے بلکہ زیادت از ہے یہ بجے کہ وجع الم ناپاک را گنجے یا شد و عرضے کہ موت را غرضے بود مبتلا بودم تقدیر آسمانی و خواست ربانی صحنے را بنام ما ثبتے کرد دماغ لطیف و سبک شد گران سنگی بباد ہوا رفت بخاصیت طبیعت میل بر غزلے و شعرے شد گفتم لا حول ولا قوت الا باللہ چہ کار من است وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ نعت کار من شود بضرورت نظر مایل بر سمر شد در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسمار اسرار . . . " اس سے ظاہر ہے کہ شعر گوئی سے انکو زیادہ دلچسپی نہیں تھی اور اسکی جانب زیادہ توجہ نہیں فرماتے تھے بلکہ جب کبھی مضامین کی آمد ہوتی یا غلبۂ حال سے مجبور ہو جاتے تو بمقتضائے "خاصیت طبیعت" غزل کہدیتے اسی لئے انہوں نے اپنی غزلوں کے جمع کئے جانے کا کبھی خیال نہیں کیا انکی بہت سی ایسی رباعیاں اور غزلوں کے اشعار انکی تصانیف میں پائے جاتے ہیں جو اس دیوان میں نہیں ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں صرف وہی غزلیں اور رباعیاں جمع کیگئیں جو حضرت سید اصغر حسینی کے پاس محفوظ رہ گئی تھیں۔ حروف ثا - ج - خ - ذ - س ص ض - ط - ظ - ع - غ - ف - ق ک - گ - اور ل کے ردیفوں کی کوئی غزل اس میں موجود نہیں ہے یہ دیوان جملہ (۳۲۷) غزلوں اور (۲۶) اشعار کی ایک مثنوی اور ۹ رباعیوں کا مجموعہ ہے۔

شعرا کے عام طریقہ کے خلاف حضرت مخدوم نے اپنا کوئی خاص تخلص بھی معین نہیں کیا القاب اور کنیت کے ساتھ انکا پورا نام صدر الدین ابو الفتح محمد حسینی گیسو دراز تھا - ان میں جو مناسب معلوم ہوا غزلوں کے مقطعوں میں لائے ہیں اور ایک غزل کے مقطع میں یہ سب الفاظ جمع کر دئے ہیں ؎

اے ابو الفتح محمد صدر دیں گیسو دراز مختصر کن چند نالی قصۂ خود گرد آر

حضرت سعدی کے بعد سے شعرا یہ التزام رکھتے آئے ہیں کہ اپنا تخلص غزل کے آخر شعر میں لاتے ہیں۔ حضرت مخدوم نے یہ التزام بھی نہیں رکھا۔

حضرت مخدوم کے سوانح نگاروں کی کتابوں اور خود انکی تصنیفوں سے معلوم نہیں ہوتا کہ فن شاعری میں انہوں نے کسی کی شاگردی کی یا اپنی غزلوں کو کسی بزرگ کو دکھا کر اون سے اصلاح لی۔ مبدء فیاض نے انکو نہایت غیر معمولی ذہن و ذکا اور ہر علم و فن کے ساتھ مناسبت اور موزونیت تامہ رکھنے والی طبیعت ودیعت کی تھی شاعری کے ساتھ بھی اونکو طبعی مناسبت تھی اس لئے جب مضامین کی آمد ہوتی تھی غزل کہدیا کرتے تھے لیکن شعر گوئی سے چونکہ زیادہ دلچسپی نہیں تھی اس لئے تبادر تو یہی ہوتا ہے کہ شاعری میں کسی کی شاگردی کرنے اور اپنے کلام میں اصلاح لینے کی جانب وہ متوجہ نہیں ہوئے ہوں گے۔ سولہ سال کی عمر سے اسّی سال کی عمر تک وہ دہلی میں رہے۔ جب وہ پانچ سال کے تھے حضرت امیر خسرو کی رحلت ہو چکی تھی اور اون کے بعد زمانہ دراز تک دہلی میں کوئی نامور شاعر نہیں رہا۔ دہلی پہنچتے ہی حضرت مخدوم مرید ہو کر تحصیل علوم ظاہری اور مجاہدہ باطنی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ اس لئے دہلی میں فن شاعری میں کسی کی شاگردی کرنے کی کوئی صورت نہ تھی ہاں ایک بات ذہن میں آتی ہے کہ ۷۲۶ھ میں جب سلطان محمد تغلق نے دہلی کے باشندوں کو بجبر دولت آباد بھیجا اس وقت جیسا کہ میر غلام علی آزاد قدس سرہ نے روضۃ الاولیاء میں لکھا ہے "در آں حادثہ جمعے کثیر مریدان و معتقدان سلطان المشائخ از سکنۂ دہلی بدولت آباد تشریف آوردند آمدن امیر حسن دہلوی و سید یوسف پدر حضرت سید محمد گیسو دراز و خواجہ حسن و خواجہ عمر و شیخ زین الدین قدس اللہ اسرارہم درین محشر عام خود مصرح نوشتہ اند" حضرت مخدوم کی ولادت ۷۲۱ھ میں ہوئی دولت آباد آنے کے وقت وہ سات سال کے تھے ۷۳۶ھ میں جب وہ دولت آباد سے دہلی واپس گئے ان کی عمر سولہ سال کی تھی حضرت امیر حسن دہلوی دوسرے بزرگوں کے ساتھ جب ۷۲۶ھ میں دولت آباد آئے آخر عمر تک وہیں رہے اور ۷۳۷ھ میں جب ان کا انتقال ہوا اسی نواح میں خلد آباد کے حصار

کے باہر دفن کئے گئے۔ حضرت مخدوم کے والد حضرت سلطان المشائخ کے مرید اور حضرت امیر حسن دہلوی کے پیر بھائی تھے۔ دونوں بزرگوں میں باہم نہایت محبت اور ارتباط تھا دولت آباد کی غریب الوطنی میں باہم صحبتیں رہا کرتی تھیں اس لئے ایک حد تک یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ۲۸ھ سے ۳۶ھ تک حضرت مخدوم اپنے والد کی زندگی میں اون کے ہمراہ اور ان کے بعد بطور خود حضرت امیر حسن دہلوی کی صحبت میں حاضر اور انکے فیضان ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوتے رہے۔ حضرت حسن سعدی اور خسرو کے قریب قریب ہم پلہ شاعر تھے حضرت مخدوم کو شاعری کے ساتھ فطرتاً قوی مناسبت تھی اس کو محسوس کر کے حضرت حسن نے ضرور توجہ کی ہوگی ان سے غزلیں لکھوائی ہونگی اور ان میں اصلاح دی ہوگی اور حضرت مخدوم اون کے فیض صحبت سے شاعری کے تمام اقسام و اصناف اور اس کے قوانین و رموز و نکات پر بہت جلد حاوی ہو گئے ہونگے میرے اس قیاس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ گو حضرت مخدوم شیخ احمد جام اور شیخ سعدی اور امیر خسرو قدس اللہ اسرارہم کے معتقدین اور سعدی کو غزل کا امام مانتے ہیں مگر ان کا کلام تقریباً تمام تر حضرت حسن دہلوی کے طرز پر ہے الفاظ او کلام کی صفائی اور لطافت اور مضامین کی بلندی اور طرز ادا میں حضرت مخدوم کے اشعار انکے اشعار کے ساتھ مشابہت تامہ رکھتے ہیں۔

حضرت سعدی کا درجہ اولیا راللہ میں بہت رفیع اور ممتاز ہے اور غزل گوئی کے وہ لفظاً و معناً بلاشک و شبہ امام ہیں۔ حضرت مخدوم کو اون سے بہت عقیدت تھی۔ اون کی متعدد غزلوں کے طرز پر انہوں نے غزلیں لکھی ہیں ایک غزل کے دو شعر نقل کئے جاتے ہیں جن میں انہوں نے اپنے جانب نہایت لطیف طریقہ پر شاعرانہ تخیل کا اظہار کیا ہے۔

نظر کردن بخوبان دین سعدی است　　محمد اہل دیں را مقتدا ئیست

اگر سعدی ست مستے چشم بازے　　سفیر اللہ محمد رہنما ئیست

حضرت احمد جام قدس سرہٗ کی ایک غزل نہایت مشہور اور اظہار حقیقت کے اعتبار سے

نہایت بلند پایہ ہے۔ اس کا مطلع ہے ؎

منزلِ عشق از مکانے دیگر است   مردِ معنی را نشانے دیگر است

یہی وہ غزل ہے جسے قوالوں نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہٗ العزیز کی ایک مجلس سماع میں گایا اور اس کے اس شہرۂ آفاق شعر ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را   ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

کو سنکر ان پر ایسی سخت اور قوی حالت طاری ہوئی کہ بالآخر اپنی جانِ عزیز کو جانِ آفریں کے حوالہ کر دیا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اس غزل کے طرز پر اور اسی بحر اور ردیف و قافیہ میں حضرت مخدوم کی بھی ایک غزل اس دیوان میں ہے اس کا مطلع اور ایک شعر یہ ہے ؎

مردِ معنی از جہانِ دیگر است   گوہرِ لعلش ز کانِ دیگر است

کشتگانِ غمزۂ معشوق را   ہر زماں از لطف جانِ دیگر است

حضرت احمد جام اور حضرت مخدوم کے ان دونوں شعروں کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں اہل نظر اور صاحب ذوق سلیم دیکھیں اور لطف اندوز ہوں۔

حضرت امیر حسن علا سجزی کی ایک غزل کا ایک عجیب و غریب اور حقیقت سے سراسر لبریز شعر جس کا مضمون نہایت ہی لطیف پیرایہ میں ادا کیا گیا ہے یہ ہے۔ ؎

دوش دیوانہ چہ خوش میگفت   ہر کرا عشق نیست ایماں نیست

حضرت مخدوم کو یہ شعر اس قدر پسند آیا کہ اس غزل کے طرز پر ایک غزل کہی اور اس کے ایک شعر میں حسن کے شعر کے مصرعۂ ثانی کو علیٰ حالہٖ قائم رکھا ؎

عشق بر خط و خال مذہب و دین است   ہر کرا عشق نیست ایماں نیست

مصرعۂ ثانیہ ایک حدیث کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے لا ایمان لمن لا محبت لہ اور اس کی ایک ہم معنی حدیث قریب قریب تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہے لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ والناس اجمعین۔

ہر علم و فن کے لئے اوس کے خاص اصطلاحات ہیں جب تک ان کے مفہوم سے بخوبی واقف نہوں اوس علم و فن کے مضامین کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتے اسی طرح صوفی شعرائے بہت سے الفاظ کے لئے جن کو عام شعرا اپنے کلام میں ان کے لغوی معنی اور عام بول چال کے مفہوم میں لاتے ہیں اصطلاحی معنی مقرر کر لئے ہیں جب تک یہ اصطلاحی معنی معلوم نہوں ان کے کلام کے صحیح معنی سمجھ میں نہیں آسکتے اس لئے بعض بزرگوں نے اپنی تصانیف میں ان الفاظ کے اصطلاحی معنی تفصیل سے بیان کردے ہیں حضرت مخدوم کے فرزند اکبر حضرت اکبر حسینی قدس سرہٗ نے تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ نام کی ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں علاوہ حقائق او رمعارف کے حضرت مخدوم کے چند نہایت دقیق اشعار کی اور کتاب اسمار الاسرار کے چند سمروں کی شرحیں لکھی ہیں یہ کتاب انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی اجازت اور ایما سے لکھی اور ان کے ملاحظہ میں بھی گذران دی تھی اس کے باب نہم کے آخر میں چند الفاظ کے اصطلاحی معنی بھی اون سے دریافت اور معلوم کر کے لکھدے ہیں جو بجنسہٖ نقل کئے جاتے ہیں۔

"بدانکہ میخانہ و میکدہ وخمخانہ باطن عارف کامل را گویند کہ دروازۂ معارف دقایق الٰہی باشد و ترسا روحانی را گویند کہ صفات ذمیمہ نفس امارہ او تبدیل یافتہ باشد و ترسابچہ واردات قلبی را گویند کہ بردل سالک فرود آید و پیرِ خرابات معنی باطن و عارف کامل را گویند و کافر کسے را گویند کہ یکرنگ وحدت باشد و محاربت ذوقے را گویند کہ از دل سالک بر آید و او را خوش وقت سازد و ساغر و پیمانہ شئے را گویند کہ از و مشاہدہ غیبی و ادراک معنی الٰہی کنند و زنار علامتِ یکرنگی و یکجہتی در دین و متابعت راہ یقین و کلیسا و کنشت عالم یقین و عالم شہود را گویند و یار و دلدار و صنم حقیقت روحی و تجلی صفات را گویند غمزہ و ابرو فیض باطن را گویند کہ نسبت سالک دافع شود و ہر گاہ کہ لب و دہان گویند صفت حیات خواہند چشم و ابرو صفت کلام الہام غیبی را گویند کہ بر سالک وارد میشود و قلاش و قلندر اہل ترک را گویند یعنی آنہا ئیکہ از لذات و مرادات و ہوائے نفس رستہ باشند و شہود و شاہد اہل جذبہ و اہل ذوق را گویند و خمار و بادہ فروش مرشد کامل را گویند ساقی و

مطرب ترغیب کنندہ وفیض رسانندہ واہل معنی راگویند علیٰ ودم مرشد کامل راگویند۔ دختر بمعنی نفس مطمینہ راگویند۔ انچہ اصطلاحات محققاں است جزوے بہ نظر ایشاں معلوم بود دریں محل نوشتم کہ طالبے را دریں اصطلاح واضح شود۔"

مضمون بالا بہت مختصر ہے اور اس میں معدودے چند ہی اصطلاحات بیان کئے گئے ہیں اس لئے چند دوسرے اصطلاحی الفاظ کے مفہوم اور معنی کو علامہ محمد افضل الہٰ آبادی کی شرح دیوان حافظ سے انتخاب کر کے لکھ دیتا ہوں۔

"عاشق شیفتہ جمال وجلال الہٰی راگویند بعد از طلب جد نام معشوق حق راگویند بعد از طلب او سبحانہ بجد نام ازاں روے کہ مستحق دوستی وے است۔ جمال اظہار کمال معشوق است جہت ترغیب وطلب عاشق جلال اظہار کمال استغنائے معشوق است از عشق عاشق شکل و وجود و ہستی حق راگویند شمائل امتزاج جمالیات وجلالیات راگویند عشوہ اندک جذبہ راگویند مکر عزور دادن معشوق راگویند مر عاشق را گاہ بطریق لطف وگاہ بطریق قہر تا بے بضاعتی عاشق مر او را ظاہر شود قربت استدراج الہٰی راگویند خشم ظہور صفات قہری راگویند بحجنبید کینہ صلح قبول اعمال وعبادات راگویند پردہ موانعے راگویند کہ میان عاشق ومعشوق بود از لوازم طریق نہ از جہت عاشق ونہ از جہت معشوق بود حجاب موانعے راگویند کہ عاشق را از معشوقہ بازدارد بنوعے از انواع معاملہ عاشق نقاب موانعے راگویند کہ عاشق را از معشوق بازدارد بحکم ارادت معشوق کہ عاشق را ہنوز استعداد تجلی ندادہ باشند تاراج سلب اختیار سالک راگویند در جمیع احوال واعمال ظاہری وباطنی۔ آشنائی تعلق دقیقہ الوہیت بود کہ باہمہ مخلوقات پیوستہ است چوں تعلق خالقیت بمخلوقات بیگانگی استغنائے عالم الوہیت راگویند گیسو طریق طلب راگویند دیدہ اطلاع الہٰی راگویند بر جمیع احوال سالک از خیر وشر چشم مست ستر الہٰی راگویند مر تقصیرے را کہ از سالک در وجود آید چلیپہ عالم طبعی

راگویند ناقوس مقام تفرقہ راگویند۔ بت مقصود و مطلوب راگویند روے مراتب تجلیات راگویند خط سیاہ عالم غیب راگویند لب کلام معشوق راگویند لب شیریں کلام بے واسطہ راگویند دست صفت قدرت راگویند باز و صفت مشیت راگویند ساعد صفت قوت راگویند انگشت صفت احاطت راگویند وصال مقام وحدت را گویند فراق غیبت راگویند از مقام وحدت ہجراں التفات بغیر را گویند دیوانگی مغلوبی عاشق راگویند بندگی مقام تکلیف راگویند خواب فنائے اختیاری راگویند در افعال بشریت بیداری عالم صحو راگویند زلف اشارت بہ موجودات و تعینات و نیز اشارت تجلی جلالی در مراتب تنزلات و ظہورات و درازی زلف اشارت بعدم انحصار آنہا کوتاہ کردن زلف رفع قدرے از قیود گرہ زدن بر زلف محکم کردن تعینات۔ رخ اشارت بہ ذات الٰہی است باعتبار ظہور کثرت اسمائی و صفاتی از وے خط اشارت بہ تعینات عالم ارواح کہ اقرب مراتب وجود است نقطہ خال اشارت بوحدت حقیقتً

اصطلاحات ابھی بہت باقی رہ گئے۔ طوالت کے خیال سے یہاں ختم کرتا ہوں۔

ذیل میں دیوان انیس العشاق سے سرسری طور پر چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں تاکہ اہل نظر دیکھیں کہ حضرت مخدوم کا کلام کس قدر بلند پایہ اور اکابر شعرا کے کلام کے ہم پلہ ہے اور ان میں حقائق و معارف کس لطیف طریقہ پہ بیان کئے گئے ہیں ؎

گر یک نفسے شود میسر — با یار عزیز عمر آں است
ور در سر آں نفس بر آید — جان و دل و تن گوزیان است
عشق بازی خطر کہ بر جان است — عشق بازی تمام ایمان است
لیلے نخرد بہ نیم جو ہم — مجنوں دو جہاں اگرچہ بفروخت
جز ایں دگر ندارم حاصل ازیں جہان من — ایمان میان سینہ جاناں میان جان است
جز خدا اگر نیست دیگر را وجود — سر چہ باشد استتار راز چیست

مرا روح القدس داده است پندے | که شو با قلب و قالب جملگی روح

آنانکه بجام عشق مست اند | بیهوش ز بادهٔ الست اند

بر لوح وجود هر چه دیدند | جز نقش نگار پاک شستند

اے که می پرسی چرا دیوانهٔ | زلف خود را گو چرا دیوانه کرد

عشقبازی اختیار ما نه بود | هر کرا خواهند بر سر می نهند

عاشق نه بود بشرع ماخوذ | عشق آمد و ناروا روا شد

فراق آں قبا پوش و کله دار | قمیص هستی ما را دوتا کرد

معشوق به پیش او خود آمد | در عشق کسیکه یک قدم زد

چوں من تو دو صد هزار داری | من جز تو کسے دگر ندارم

خوبرویاں از جمال الله نشانے میدهند | ابر را گر ژاله خوانی نیست فرقے جز بنام

مے صافی ندارم تا کنم غسل | تیمم بر در خمار کردیم

ز آب دیدگاں کردیم وضوے | نمازے جانب آں یار کردیم

محمد تا که در صدر حیات است | کشاده بین ازیں اسرار با هم

بگو رمن اگر وقتے بیائی | بسے اسرار ممزوج است ترا هم

بو الفتح بنوش باده خوش باش | از غیر خدا وے حذر کن

اگر تو پند گوئی نیک خواهی | مزید درد ما را کن دعائے

اے محمد ترا میسر نیست | راه حق بے عنایت پیرے

جوانی عشق در پیری فراغت | تو گوئی مشک بوده سیر گشته

میسر خلوتے گر با جوانے است | بهاں ساعت شمار از زندگانی

دمے با وے اگر گردد میسر | تو آں دم را شمار از زندگانی

تبسم کرد عالم نام او شد | زیک چشمک دو صد گونه بلائے

اب میں اس مقالہ کو اپنے بادشاہ ظلِ سبحانی خلیفہ الرحمانی امیر المومنین امام المسلمین عدل گستر علم پرور سلطان العلوم میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہم و سلطنتہم و متع اللہ کافۃ المسلمین بطول عمرہم و بقاہم کے ازدیاد عمر و دولت و اقبال پر ختم کرتا ہوں!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خاکسار

سید عطا حسین

حیدرآباد دکن

۱۴؍ شوال المکرم ۱۳۶۰ھ

دیوان

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین
مخدوم ابوالفتح ولی الاکبر الصادق خواجہ بندہ نواز
سید محمد حسینی گیسودراز
قدس اللہ سرہ العزیز

المسمی بہ

انیس العشاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بے حد و شکر بے عدم خالقے را کہ غنچۂ دہان از گلبرگ زبان بکمال قدرت خویش خندان گردانید و تحریک آں ترجمان مکنونات سرایر و برہان مکتوبات ضمائر کرد فضلا را از فضلِ عمیم و کرم جسیم قوت انشا و قدرتِ املا بخشید تا در بسیط صحائف فضل و فصاحت و شرح لطائف علم و بلاغت نکتہ موہوم و سر مکتوم ظاہر گردانید و ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ نظم

آدم از وے شدہ بموقف عرض ۔ بردہ تشریف جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ
یافتہ از درش خلیل صفا ۔ گشتہ مخصوص اَلَّذِيْ وَفّٰى

و صلوات طیبات بر گل بوستان اوتیت جوامع الکلم و سرو گلستان عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ شہباز ولایت بلاغ و شہسوار فضائے آیت مازاغ سید کونین مقصود ثقلین ہمای ہویت بمیم معرفت او معروف است و طاؤس ملائکہ بپر و بال عنایتِ او مخصوص نظم

بلالِ حبش بلبل و امِ او ۔ اویسِ یمن بندۂ نامِ او
از احسانِ او کعبہ را فتح باب ۔ ز فیض کفش یافتہ زمزم آب

بلبلان ... اسلام بنوای محمدی بلند آوازاند کمر عشق ... [illegible]

آں

بوم و شان معابد اصنام کہ مخالف این آہنگ اند تَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ
ہر کرا منشور اخلاص است در دیوان عشق بر سرش طغرای اجر غیر ممنون می کشند
بعد توحید احد و تحمید احمد مدح شیخ خود کہ غواص دریاے معرفت و سیاح صحرای وحدت
پیشوای متوطنان ذروۂ خاک رہ نمای ساکنان قبہ افلاک بادشا ہے کہ دنیا و آخرت
ذرہ از ساحت آستانۂ اوست، دیباچہ ملک و ملکوت نقشے از بوستان او جناب
اسلام جائے حسن انتہا حسنۃ از طیب طار قدم او یافتہ است و مملکت ہند
فائز فیض انتہا مبارکۃ از سین سجادہ او انعام داشتہ۔ نظم

صبح از روی‌ش دو تا کرد قبای آسمان شب ز زلفش پارہ کردہ جامہای ماہتاب

خداوندے لم یسم بمثل الادوار ما دار الفلاک الدوار اعنی سلطان العاشقین
رحمۃ للعالمین ملجاء العارفین منجاء الواصلین شیخ صدر الملۃ والدین ابوالفتح یوسف الحسینی
سرفراز عاشقان سرور سید محمد گیسو دراز

سرور عاشقان سرفراز

نماند بعصیان کسی در گرو کہ دارد چنین سیدے پیش رو

ابقاہ اللّٰہ متمکناً علی سریر السرور بحق من یشفع یوم النشور ما دامت الشمس
بازغۃ والطلع طالعۃ

عرض میدارد جامع این خزینہ و مولف این سفینہ کہ روزی مخدوم زادہ و شیخ
برجادہ در دریای نبوت سرو بستان فتوت جگر گوشہ حضرت نبوی شمع دودمان مصطفوی

بر سجادہ

پیشوای اہل علم و تحقیق مقتدای اہل فکر و تدقیق بانی مبانی دین و ملت قامع بیخ کفر و بدعت پناہ
مردمان دینی سید محمد اصغر حسینی کہ در ایام دولت او عقود فضل منتظم است و
بنا جہل منہدم ع

شرف ذات او ہمین نہ بس است کہ رسول خدائے را نبسہ است

بندہ را طلب فرمود بر موجب فرمان بشتافتم و سعادت خدمت دریافتم اشارت کرد

بجواہر منظوم کہ از سوسن زبان مخدوم جہانیاں سرور سید محمد گیسو دراز بر عالمیاں نثار گشتہ چوں گل وراوراق فراہم می باید آورد تا بلبلان سخن ساز و طوطیان شعر پرداز احسن اللہ طائرہم بنوائے ایں ترانہ مترنم گردند۔ سر بر زمیں اطاعت سودم اما بمجرد مطالعہ سمند جولاں ناطقہ بر جا ماند و غراب خیال عقل پر برانداخت ازانکہ در ہر رمزے مراحل ظاہر را نظرے و اہل باطن را فکرے و ہم بلغارا عبرتے و فصحا را نزہتے تواند بود پس بر حسب حکم اشارت فرائد نظم و قصائد شعر گرد آوردہ مجموعہ ساختہ انیس العشاق نام نہادہ آمد تا اسم بر وفق مسمی باشد اللھم اجعل محبوباً فی قلوب المومنین بحق شیخی وحبہ رسول رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید ونعت ومناقب صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم

تعالی اللہ عن قیل وقال | وعن حد ورسم والمثال
قریب ذاته من کل شیٔ | ولکن لیس یوصف بالاتصال
بعید ذاته ایضاً ولکن | بلا وصف التفرق والانفصال
تنزه عن مکان حال منه | ولا یوجد مکان عنه خال
صلوٰة والسلام علی رسول | حمید احمد حسن الخصال
کریم راحم بر رؤف | شریف شافع اهل الضلال
علی اصحابه تسلیم عبد | ذلیل خاضع ذی الابتذال
صدوق صادق صدیق صدق | ابوبکر امام الحق وال
ابو حفص هو الفاروق حقاً | وذا مستنطق من ذی الجلال
وذو النورین عثمان ابن عفان | اشد الحی اعبد باللیال
ورابعهم علی زوج زهرا | ولی المومنین اعلی الکمال
هو الهادی هو الداعی هو الساقی | وذا شیخ الشیوخ بلا اختمال

هو الغوث الهمام لاهل زهد
له الخرقة بلا وهم الزوال

مناجات باری تبارک و تعالیٰ

اسے خداوندے کہ از جودش جہاں را وجود ای خداوندے کہ از بودش ہمہ عالم بہ بود
اسے خداوندے کہ او را شد ظہور از بود ما بود ما موجود شد از بود و از نابود بود
ای خداوندے کہ او ذرات عالم را محیط عالم و آدم ہم از وے یافتہ یکبیک شہود
ای خداوندے کہ آدم شد مثال ذات تو چوں محمد خود برآمد و دخوش از چوب عود
ای خداوندے کہ خود را خود بخود نظارہ کرد شخص او مرات شد نسبت در گفت و شنود
ای خداوندے کہ جودت نیست جز عین وجود عین تو در عین احمد خویشتن را وا نمود
ای خداوندے کہ غیرے راز عبرت برگرفت از ہمہ رسم و خیال و وہم او را بر زدود
ای خداوندے کہ عین با بعین العین عیاں است ای ابو الفتح او بیا بد عین ما را در ربود

ای منزہ ذاتِ تو از مثل و از امثال ما
وی مبرا وصف تو از گفت ترسا و یہود

فی مناقب حضرت شیخ نصیر الدین محمد قدس اللہ سرہ العزیز

دل و جانم فدای آں جواں باد کہ از وی جان غمگینے شود شاد
مبارک طلعتے میموں صباحے کہ آید یار میخوردہ زدہ باد
غلام و چاکر میگوں لبے شو بشو از بندگی ای خواجہ آزاد
نشستہ بودہ ام مخمور و غمگیں رسید آں یار من مارا بفریاد
چہ بینم ناگہاں از در درآمد بخندہ شست در بر بوسۂ داد
برفت اندوہ و غم جملہ بیکبار درآمد روح و راحت گشتہ دل شاد
ہزاراں آفریں بر جان عاشق فدای یار سازد بود و بنیاد
اگر شنید بر کنج خانہ در دل خیال جعد یارے ہست در یاد
وگر در خانقاہ و مسجد آید بجا آرد بسے ذکار و اوراد

م محزون

مشایخ را کند خدمت تواضع　　بوسد پای ہر زہاد و عباد
نخواہد جز مزید عشق و دردے　　نجوید جز وصال یار نوشاد
خوشی و خرمی خواہد ہمہ کس　　محمد درد و غم بزداد یزداد
شد است بر سینہ صدر این مصور
نصیر الحق او را کرد ارشاد

ردیف الف

چشم او رنجور میدارد مرا　　لعل او مخمور میدارد مرا
جعد او کہ خانہا ویراں کند　　ہم بداں معمور میدارد مرا
رہنمونی وصل ہم معشوق کرد　　بخت بد بیں دور میدارد مرا
حسن او عالم گرفت است ہم ازاں　　عاشق و مشہور میدارد مرا
خواہم از جور تو نالم پیش خلق　　عز تو مستور میدارد مرا
من نخواہم دل بہ دلبندے دہم
حسن تو مجبور میدارد مرا

در روے خوبرویاں سر نہانست پیدا　　در چشم مست و غلطاں عین عیانست پیدا
جام سفال و شیشہ پر کن چہ درد و صافت　　مقصود ماست مستی ہر دو ہمانست پیدا
در صحن باغ و بستان در لالہ و گلستاں　　سرویست قد گلگوں نو بر جوانست پیدا
در حسن گلبناں بیں از جیب نابداماں　　در شکل سرو قداں طرز فلانست پیدا
مردم تبا کہ دیدم زخمے نبود لیکن　　مژگاں و ابروانش تیر و کمانست پیدا
بسیار خواستم کہ نہاں عشق بازمے
ابوالفتح روستائی کو از زبانست پیدا

دوستان[1] می دہند پند مرا — دشمنان طعنہا زنند مرا
پیر گشتی و عشق می بازے — احتمال از سراست چند مرا
من مخلوق عشق بازاستم — کے بود پسند سود مند مرا
من کہ آزاد و سرفراز ستم — زلف او گشت پای بند مرا
خان و مان دلم پریشان شد — جعد او در بلا فگند مرا
گریہ و آہ چیست ہر نفسے — دوستے کرد درد مند مرا
سوزش شمع رخ فروزد ہر — گر بسوزند چوں سپند مرا
آتش عشق آبرویم ریخت — خاک بادا وجود بند مرا
تا بہ عشق گرم تر بکنند — چوں کبابے بران نہند مرا

پر و بالت مگر محمد سوخت
بیخ و بنیاد عشق کند مرا

من[2] سوختہ دل مرا جگر ہا — من ریختہ تن مرا خطر ہا
از دست تو اے جوان خود کام — در سینہ مرا بسے حجر ہا
گشتی نہ بروز و آہ شب ہا — بدبخت رقیب بست در ہا
ثابت قدمے نہ تو ای یار — بنگر بدرش فتادہ سر ہا
بوسہ زدمش بغصہ کازید — دہنم شدہ پر از شکر ہا
دارم ہوسے کہ اندکے تو — بخرامی و من کنم نظر ہا
دیدم سگ و پاسبان آں کو — ورنی ہمہ شب کنم گذر ہا

بہ خرام بہ بیں تو مرد ماں را
مانند دو دست در کمر ہا

دارد[3] دل من ز من خطر ہا — از جان و تنم بسے حذر ہا

[1] حضرت سید محمد گیسو دراز این غزل را بتاریخ ۲۹ رمضان سنہ ۸۰۲ روز دوشنبہ رقم فرمودند [2] بروز پنجشنبہ پنجم ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ رقم فرمودند [3] بروز دوشنبہ پنجم محرم سنہ ۸۰۳ رقم فرمودند

باری که نهاده ام برین تن — من دانم و دل کجا دگرها

از کورهٔ دل شرارهٔ برخاست — هفت دُر که ازان پُر از سقرها — ن: شرر که

از دیدن خوب توبه حاشا — من دارم بهر طرف نظرها

بی روی کسی است آن ع‌ان مرد — در کویش کرده ام بسی گذرها — ن: پیر عشق گشت آن جوان مرد

وقتی بغلط بگفت این کیست — افروخته مهر و سوخته جگرها

آن جعد و سرین که دید با سینها — پُر حسرت و دست در کمرها — ن: استاد

بوالفتح نه بخت خام تر ماند — کرده است اگرچه بس سفرها

با این که خراب وزار و خسته است — دارد دل من ازین جگرها

دل بستگی است جان ما را — با خانهٔ گیسوی تو یارا

هرکس به تعلقی گرفتار — ما را پس جعد تو سوارا

شفتا لکی دو سه بفرما — از لعل حیات بخش ما را

مانی که بهی چهره باز انست — حیرانست زنقش تو نگارا — ن: دانی که جمال

من منکر عشق را چه گویم — گاو یست و خر است و ننگ خارا

فریاد ز دست تست هر بار — ای ستمگر کار روزگارا

سروی چو تو دلفریب و زیبا — در باغ نیست و در صحارا

از فضل خدا مراست معشوق — زو دیدم صورت خدا را — ن: زان روشنی بدیده ام

زان سرو قبا پوش و مه روی

بوالفتح عمر است شرمسارا

لعل میگون خراب کرد مرا — زلف شبگون زتاب برد مرا

غرض ما خوشی و مستی بس — نیست گر صاف ده تو دُرد مرا

هر کسی را خدا نصیبی کرد — آفریده است بهر دردِ مرا

سه بروز دوشنبه نهم ذی الحجه سنه ۱۰۰۲ رقم فرمودند

یک کرشمہ کہ آں بتسم کرد — از دل و جان و تن ببرد مرا
تو محمد چرا ضعیف شدی
غم آں کہ سریں بخورد مرا

عشق بازی سزد جوانے را — کو بباز د بہ نقد جانے را
ہر کہ از جور یار می نالد — او ندارد ز عاشقی نشانے را
غمزہ اش وعدہ کرد خونریزی — آب او مید ہد زبانے را
ہر کہ خوبے ندید و عشق نباخت — کور دل داں ندیدہ است جہانے را
عمر گرچہ ہزار سالہ شود — نیست آں در حساب نیم زمانے را
خوبرویاں فراغ در خلوت — مست در بر گرفتہ جوانے را
اے محمد تو عشق باز نہ
من نہ بینیم دم سرود نے فغانے را

ندید جانے را

ما ئیم اسیر تو نگارا — دریاب ز لطف خویش ما را
مگذار بدرد و غم بمیریم — مسپار بدست ہجر ما را
یعنی کہ روا بود ز شرمن — از ہجر و جفا کشی گدارا
رنجورم ازاں دو چشم بیمار — اکنوں ز کہ جو ییم شفارا
عمر ارچہ دراز یافتم من — زاں جعد نشد خلاص ما را
بو الفتح غمی است ز چہ پرسی — یاری نہ کند کسے وفارا
تو منکر عشق را چہ گوئی
خار یست و خر یست و سنگ خارا

پرسی
گادیست

نشان دہ خانہ خمار ما را — بہ از صد مخزن اسرار ما را
مبارکباد اے جمع خرابات — شہود ذوق من مستی شمارا

نشان خانہ

تو خالی ذوق و مستی را چہ گوئی | ستوری یا خری یا سنگ خارا
توئی سلطان شہر خوبرویاں | ولیکن ہیچ نہ نوازی گدارا
شمارا جنت الفردوس باوی | منم خود مستعد درد و بلارا

محمد مرد عشقش جز تو کس نیست
کہ نوشی دمبدم جام جفارا

نمی بازند خوباں جز جفا ہا | نباشد عاشقاں را جز وفا ہا
گر از مرغے شکستہ است بال شہپر | کجا باشد ہوائے آں ہوا ہا
کشیدہ دامن او از ناز ہیر فت | ز ہر سو مرداں گفتہ دعا ہا
اگر تو نرد عشقش را ببازی | ضرورت برخوری از وے دغا ہا
کجا بر روئے او افتادچشم | از و دیدم ہمہ رنج و بلا ہا
مرا شاہد نمی بخشد کنارے | مرا مطرب نمی سازد نوا ہا
بدر[د] و درد ہجراں ساختم من | اگرچہ وصل تو ندہد صفا ہا
ز درد عشق در مانے بجستم | برائے آں بہ رفتم تا کجا ہا
ہمہ کس یک زباں مارا بفرمود | کہ درد عشق را نبود دوا ہا
زلطف و دوستی دشنام فرمای | برآید تا زجاں من دعا ہا

بلائے درد

محمد گر بدرد و غم بسازی
زرنج عشق یابی بس شفا ہا

اگر زلف تو می کند ستم ہا | لعل لب تو کند کرم ہا
از لعل تو قطرۂ چکیدہ | در جوش ازاں شدند خم ہا
از سینہ و دل گذشت یا رب | بر گشت ازاں ہلے شکم ہا
واللہ کہ نسیم از تو غافل | بر باد رخت ز نسیم دم ہا

لعل تو کند بسے کرم ہا

از حاصل عشق نقد این شد — بستیم گره بدرد و غمها

در کوچهٔ شاهدان گذر کن — می باز دران گذر درمها

وز نی بخرد به نیم جو هم — گر هست امیر با علمها

ابروی تو هم یکی بلاهاست — هر چه زده است ورنه خمها

میخواند مردمان دین را — نعزانداو از آن قدمها

بردند گمان مگر که قبله است — در مسجد و شدند با نف و فمها

بوالفتح حدیث عشق برخوان
در کار بدار هم قلمها

ساقی بخواب آلوده ام غرقاب کن پیمانه را — شاید ز مستی گم کنم هر آشنا بیگانه را

گر بر معنی عاشق شدی بنیاد دین را کن خراب — وانگاه آبادان بکن معمورهٔ میخانه را

عاشق غزالی گشته ام شد خاطرم وحشی صفت — اکنون نمانده است چاره مسکن کنم ویرانه را

یارب چه چیز است آن عدو دعوی خدائی میکند — در خانه مسجد ساخته است در کعبه بتخانه را

شبها منم با محرمی گویم حدیث زلف تو — شبها بپایان میرسد پایان نشد افسانه را

در خواب دیدم گوئیا جعد تو بر خود می کشم — بودم پریشان خاطری باشد چنین دیوانه را

مرغ هوا اندر قفس افتادهٔ بی دانهٔ — بی دانه کافتاده بی مغز دان آن دانه را

ای صدر پایش گیر تا سر جعد را شانه کند — شاید خلاصی میدهد بیچاره بتخانه را

بوالفتح میسوزی همی از غیرت شمع رخان
کان شاهدان ماهرو سوزند هر پروانه را

ذوفنونی ذو شکای دلربا — برد جان از تن چو که از کهربا

آن یکی شاهی قباپوش و کلاه — با وجودم کرد پیراهن دوتا

آمده هم جان خدمتی آورده ام — او دهد دشنام جای مرحبا

ن نعز بدین

ن بالش
ن شاید خلاصی هم دهد بیچاره پروانه را
ن میسوزد

ن کله دار

ن آمدم

ای اجل یک لحظہ صبرے بکن | تا بہ بینم روئے آں وفضل خدا
بت پرستے مشرکے ہمچوں منے | کیست مطلق کہ مقید لا ولا
شاد باش اے مجلس روحانیاں | گر تماشایش شدم سرمست سا
مرداں سے مے را پیالہ می کشد | من ببوئے گشتہ ام مست و فنا
خوب را دیدن نداند سر کسے | اہل دل را شد محمد مقتدا

پیشوا اے عشق بازاں نہاں
عشق بازے کہنہ ور اختفا

مادرم عشق باز زاد مرا | شیر اندوہ و درد داد مرا
منکہ پروردۂ بلا و غمم | ہم بر آں خاطر است شاد مرا
اوستاد و معلم مشفق | سبق تسلیم یاد داد مرا
دوستانم یکے بگویندم | مادرم از پی چہ زاد مرا
لاجرم خاطرے شکستہ شوم | شیشہ مے ز دست فتاد مرا

دل بو الفتح ہم بریں آسود
راضیم ہر چہ دوست داد مرا

اے عکس رخت بردہ فروغ قمر ما | افگندہ لب لعل تو خون جگر ما
رشک لب تو آرزوئے جان و دل ماست | درج دہنت حقہ لعل و گہر ما
سرگشتہ کنی دل ز خم زلف پریشاں | چوں سرو رواں گر گذری از نظر ما
پروانہ صفت جاں بدہم خرم و خنداں | آنشب کہ تو چوں شمع در آئی ز در ما
روشن شود از سوز دل عاشق مسکیں | روزیکہ بہ عشق تو نہ باشد اثر ما
غافل مشو از سوز دل سوختہ یارب | اندیشہ کن از نالہ زار سحر ما
یاد آوری از دیدۂ گریاں محمد | گر باشدت اے دوست گذارے بسر ما

ردیف ب

هر کسی را در ازل شد قسمت رنج و طرب — نام من عاشق نهاد و دردمندی شد لقب

عالمی را استعاذه باشد از رنج و بلا — عاشقان را خود نباشد جز همین قسمت طلب

سرو را ما را سرفرازی همچو طوبی شد بلند — راست وعده نیست لیکن خلق نازد بی سبب

آرزوی داشتم در سر که عمری یک دو بار — بوسه از ذوق مستی یک دوگانی هم بلب

لاف احیا و اماتت چشم و لعلش میکنند — مردمان گویند آمنا ولی من در عجب

عشق آمد نکتهٔ توحید را تعلیم کرد — من هم از تعلیم او کردم همه هستی سلب

(هستی طلب)

ای محمد هر بلائی کز رهش آمد ترا
گر دمی از تو بر آید رفتی از شرط ادب

ای خدایا خانهٔ خوبان خراب — زانکه بنیاد مرا دادند آب

خوش بود خمری که باشد بی خمار — مستی لعل لبش باشد شراب

خواستم گر از لبانت بوسهٔ — یک دو ذوقی را بزن فرما جواب

(بوسے)

بر لبش بردم گمان آب لیک — چون قریب او شدم دیدم سراب

لعل میگون ساقی که هم اعجوبه است — هم شراب و هم حریف و هم کباب

(لعل میگون هست که اعجوبه است / لعل میگونش ز بس اعجوبه است)

بی تو ار زنده بمانم یک نفس — می سزد بر ما کنی گر صد عتاب

ز آتش هجران تو من سوختم — سوختم بس سوختم رفتم ز تاب

(ز تاب)

بر سر پی وعدهٔ تو دستی زدم — مردمان را شد گران بلکه عجاب

وعدهٔ کشتن که دیشب کردهٔ — گفته اند الخیر ای جان می شتاب

(کردهٔ)

لعل با آب دهن آمیخته است — شکری حل گشته است اندر گلاب

ای محمد عشق را مداح باش — مدح او میگو به هر فصلی و باب

زخوباں ہرچه می آید همه خوب | جفا و جور ایشاں محض مطلوب
سرشت شاں هم از حسن و نمک هست | همه هنجار ایشاں است مرغوب
وفائے کن بوعده یا خلافے | که از محبوب باشد جمله محبوب
نظر بر چشم مستت فرض عین است | از و اغماض باشد اکبر الحوب
اشارت بوسه شد آنگه چه ناز است | کریماں ناز کے دارند موهوب
تو کان رحمتی خوش وقت واصل | تو عین مهر و مه بیچاره محجوب
مبارکباد مجنوں را که لیلی | زعقل و هوش او را کرد مشاوب — منسوب
خوش آں مرغے که در دام تو افتاد | بطبعم درد و غم گشت است مربوب

بدست خویش کشتن وعده کردی
محمد را جز ایں خود چیست مطلوب

چشمم پیاله ایست کزو میچکد شراب | لعل تو نقل ماست لباں تنک کباب
ما بوسه خواستیم تو دوشے همی زنی | ایں بهترک نباشد مارا دگر جواب
تو خنده در زناب زنی نغمه سازرا | آهنگ کرده که کنی جان ما خراب
بر گور ما چو بگذری اے دوست ناگهاں | یک خنده بزن که برستم من از عذاب — مزن
لعل تو شهد خالص وصل تو عین مے | جعد تو مشک و عنبر و خوئے تو چوں گلاب
مسکین عشق را نی چو کاندراں | تا دلبرمی به بیند رویت مکن شتاب — دبیرا
از غمزه اش مپرس که خونی است یا نه او | وانگه به چشم خویش به بیں و مکن عتاب
ترسم که خلق باز پریشاں شود چو من | بیروں میا ز خانه بداده بجعد تاب

بوالفتح را مگوی بجز درد مند هیچ
الحق که نیست بهتر ازینش دگر خطاب

ردیف تا

بار گرت بر در خمّار نیست — رو که ترا رحمت حق یار نیست

بار اگر بر در خمّار نیست — خانه خراب است بهنجار نیست

مرد نهٔ تا همه دل خون نهٔ — مرد صفا نیست که خونخوار نیست

هر که نه مے خورد نه مستی چشید — مرد خدا محرم اسرار نیست

هر که شبے با مروتے نخفت — روشنیش عالم انوار نیست

شهر گو منزل ویرانه گو
چونکه درو خانهٔ خمّار نیست

مرا این هر دو دیده جوئبار است — مگر سرو کنار جوی بار است

بیک غمزه دو صد دل بجان شد — پس آنگه تیر نیست این ذوالفقار است

ز شکل جعد او پرسی چگونه است — یکے دامے کمند حلقه دار است

خیال لعل او سرمست کرده است — چه باده است آنکه قطره مست کار است

چو عشق آمد برون خود رفت عصمت — ملامت دردمندی شرط کار است

جمال و جلوهٔ عاشق نه بیند — که در کوی جوانے سنگسار است

بحق الحق ابوالفتح آنچه گوید
محمد همچو احمد حق گذار است

چو کار عاشقان رسم دوتائیست — بلائے سخت بس خوف خدائیست

اگر یکتا شوی با عشق و باده — دوتائی شد همه یکتن نمائیست

امید وصل و ترس هجر برخاست — یکے شد با من و مائی کجائیست

بزن دستے یکے نعره بر آور — بکن رقصے نوائے خود ستائیست

ن: شهر یکے منزل ویران بود

ن: تیر نه

ن: یار

ن: به بیند

ن: یکے شد با یکے مائی کجائیست

ترا بیگانگاں مقصود و مرضیٰ — گناه آشنایاں آشنائیست
صباح الخیر روئے مہر افروز — مسا الخیر جعد شب نمائیست
ترا در سر ہوائے پادشاہی — مرا ہم افتخار من گدائیست
وضوئے عاشقاں از آب خون است — بتے را سجده در دعوی خدائیست

محمد عاشقی بیہوده کارے است
و لے آفت درین عالم دو تائیست

ایں فصل بہار بوستاں ہست — ایں گاه نوای بلبلان است
ہنگام کنار و بوسہ اینست — ایام وصال دلبران است
ایں دور شراب وقت ساقی است — ایں روز حضور دوستان است
ای مرغ ز جفت خویش یاد آر — ایں شرط نشان آشنان است
گر یک نفسے شود میسر — با یار عزیز عمر آن است
ور در سر آں نفس بر آید — جان و دل و تن تگو زیان است
از ساقی ساده لعل میگوں — یک بوسہ حیات جاودان است
یک بوسہ اگر شود اشارت — از لعل لبش ہماں جہان است
بوالفتح شدی تو پیر لیکن — میل تو سوئے بتاں ہمان است
ایں شیفتگی ہنوز بر جاست — ایں نعره و سوز ہمچنان است
گفتی شده ام صبور ہیہات — ہم جان و سر تو کایں گمان است

ایں شیوه تست بیوفائی
بوالفتح اسیر جاودان است

اے محمد عاشقی کار تو نیست — زانکہ درد و رنج و غم یار تو نیست
کیست کو عاشق نشد بر روئے تو — وانکہے در کوئے تو خوار تو نیست

رسم ما حفظ وفاداری بود — جز همین جور و جفا کار تو نیست

بر جبین جان هر بیدل به بین — باشد این هم داغ افکار تو نیست

ج باشد این

آن رقیب بدگهر گوید مرا — باز گرد از در بر و بار تو نیست

ای محمد آه و ناله از کجاست

درد مندی هیچکس یار تو نیست

در دیده بجای خواب آب است — دیده پی دیدنش شتاب است

گر نیست شراب و ذوق مستی — نزد دل من جهان خراب است

معشوق بچشم جانبی دید — بر عاشق بیدل این عذاب است

گر ترک مرا هدف خطا شد — باز و شش قوی همین صواب است

گلگون مرا ز چشم غرق شد — آن قطره که میچکید گلاب است

دشنام ده و بزن قفائی — جانان سبب ترا ثواب است

بوالفتح تراست نام عاشق

هم سید مبتلا خطاب است

قدح ساقی چو مالامال کردست — بسوی من ز لطف اقبال کردست

سوار مست من در یک قلاچی — چو من موران دو صد پامال کردست

ز دور او میرسد تیغی کشیده — دل و جان پیشش استقبال کردست

بشارت میدهد طایر بخونم — که ریزد یار نیکو فال کردست

خطاب عشق شد او را مسلم — که بذل نفس و جاه و مال کردست

خیال لعل او در وهم کس نیست — زبان عاقلان را لال کردست

پریشان کرده زلفین خود دید — محمد را لقب ابدال کردست

جمیل من جمال الله رویش — جمال او حدیث اجمال کردست

رُخش سُرخ و سپید است ابلارا　　که این شیوہ چندین سال کرد است
ابوالفتحا ترا نامے بلند است
مگر سروے ترا پامال کرد است

مرا ناجاں بود در تن محال است　　که گویم جز توئے را ہم جمال است
اگر ساقی تو خواہی بود مارا　　بدہ بادہ کہ مے خوردن حلال است
دگر بارے بدست خویش میدہ　　ترا تقوی دریں صورت وبال است
نباشد عشقبازی را نشانے　　مگر کہ ترک جاہ و بذل مال است
نخواہم پردہ بر روئے تو ہرگز　　صیانت لیک ازعین الکمال است
بنا باطول عمر و عشق بازی　　کمال اندر کمال اندر کمال است
ترا ہر روز بر سرے توفست
مرا ہر دم نزدل ارتحال است

بروئے خوب دیدن اعتبارے نیست　　بزلف یار بستن کاروبارے نیست
نظر بر روے خوبان نیست نہی　　سخن در بوسہ جز یک کنارے نیست
قد و بالاے او سرو درست است　　سریں و جعد بر کہ شستہ مارے نیست
ہوا در نفس عاشق حاش للہ　　بلائے او خیال وصل یارے نیست
درون شیشہ رنگ آمیزی نیست　　مگر بر لوح دل نقش نگارے نیست
جہاں در ذوق مستی و تمتع　　دل مسکیں گرفتار نگارے نیست
مسلماناں مرا فریاد فریاد　　ازاں بد خوے خود بین شہسوارے نیست
تو می نازی جمال و جاہ و خوبی　　مرا در فقر و خواری افتخارے نیست
محمد پیر شد در عشق بازی
کہ او را عشق بازی اختیارے نیست

عشق بازی خطرکہ برجان است | عشق بازی تمام ایمان است
سرِمن زیرپاے یارمن است | جانِ من خاک راہ جانان است
یار مارا دگر مثالے نیست | روی او عین روی احسان است
مردمان دیدہ اندر چشمم | باصرہ گشتہ عین انسان است
قد او بس بلند جعد دراز | وصف او را نہ حد امکان است

ای محمد ترا مبارک باد
دل و جان و تن تو جانان است

مبارک فرقتے باشد کہ بعد از وے وصالے ہست | چہ پر لذت وصال است آنکہ بعد از ماہ و سالے ہست
نداری آگہ از حالم چہ دانی درد و سوز من | ز صاحب حال او داند کہ او را نیز حالے ہست
چہ لذت دارد آں حلوا کہ خوانند آشتی خوارہ | خوشی دل را خورند یاران کہ بی وہم ملالے ہست
مرا گوئی بیا بر من وے بگذار خود خود را | اطاعت را ہم گردن ولے شرطے محالے ہست
مرنج از من نگارینا کہ بے از رحمت سودن | زلعل شکرین تو یکے بوسہ سوالے ہست
اشارت بوسہ کردم چہ افتد در دہان تو | نگارا خوب بگوی وے مارا خیالے ہست
ز تنگی دہان تو کہ شکر بار می ماند | نشانے من نمی بینم ولیکن قیل و قالے ہست
مرا بردار فرمودی مراد شام ہا دادی | میان عاشقان تو مرا اجر جمالے ہست

مسلّم دعوی عشقت نباشد جز محمد را
کہ ترک جاہ خود کردہ است طلبے ہم نہالے ہست

آں یار یار نیست کہ از وی نگار نیست | آں بادہ بادہ نیست کہ دردی خمار نیست
ہر تیر غمزہ کز طرف چشم او کشود | جائے عزیز نیست کہ او را شکار نیست
افتاد تا تعلق با جعد او مرا | ہموارہ جان پریشان دل را قرار نیست
اندوہگیں چرا ای گریہ ز بہر چیست | آں را کہ دوست دارم او در کنار نیست

رخ حسن
آتشی
آخر کمالے ہست

بوالفتح را چه پرسی حالش چگونه گشته — جز درد مند مسکین زار و نزار نیست

او پیر گشت و دهر جفا ها بسے نمود — امروز جز بکاہے و آہے بکار نیست

بسیار دل طپیده و ہم ہر طرف دوید

حاصل بجز تکاپو و درد و فگار نیست

(ن ۳: طلبید و ہم بہر طرف دوید)

شهر نباشد که درو خانهٔ خمار نیست — گبر نباشد که برش رشتهٔ زنار نیست

باده نه نوشد مگر آن سوختهٔ درد مند — بد من مخمور نباشد که جگر خوار نیست

ہیئت اگر علم بدستار و تکبر کشد — ذیلش و دستار کو حریف آن زنار نیست

درد که درمان نمود سوز بسازد کشد — بهتر و خوشتر بود کو رخ اغیار نیست

دل که درو چاشنی سوز دل افروز نیست — نیست دل و داد گل است و خرمدار نیست

(ن ۳: مگر سوخت؛ ن ۳: بدستار تکبر؛ ن ۳: ذیلش و دستار کو جز تو در کار نیست؛ ن ۳: ...)

من همه شب خفته ام یار مرا در کنار — فارغی از دے و بار در غم بیزار نیست

خواجهٔ بوالفتح را گو که سلام علیک — نو مهٔ آسوده کمبت ز رحمت بیدار نیست

صبح قیامت دمید نفخ بصور آمده — صبح کجا نفخ کرد در پی جز یار نیست

سید گیسو دراز شد سخن تو بلند

کوته کن چون کسے محرم اسرار نیست

شراب لعل بین شیرین شرابیست — لبانش بین عجب نمکین کبابیست

چه جائے طعنه عاشق مبتلا را — که بے خویشے و سرمستے خرابیست

سوالے بوسه کردم او بزد دو دشش — چه بس مرغوب و شیرین تر جوابیست

چو ترک غمزه تیرے بر خطا کرد — بزد بر دل خطائے با صوابیست

زبانش را بجوشیدم لعابش — شکر دانے حلاوے یا گلابیست

چو حرف عشق خواندم گشت مرقوم

محمد را کتاب عشق بابیست

معشوقهٔ من ز نسل آدم نیست / حوری ست پریست یا خود آنهم نیست
روح القدس است روح روحیست / نوری متمثل است مجسم نیست
در وصف چگونگی و چونی / جز نقطهٔ سر اسم اعظم نیست
خال و لب او شب است و روز است / دیدی شب و روز را فراهم نیست
شادی ز پس غم است و غم از پس او / هر یک ز دگر جدا و باهم نیست
ما را همه غم است و شادی نیست / او را همه خرمی است غم نیست

ہاں بوالفتح شاد باش و خرم
معشوقهٔ من ز نسل آدم نیست

کمند جعد او دام هوائیست / دو گوشه ابروان کنج بلائیست
رخ تابانش شمع شهر افروز / لب خندانش چو میخانه جائیست
کنار غرق دریای محبت / نشسته درد و غم چون آشنائیست
چه پندم میدهی ای خواجه زاهد / بروی خوب ما را ابتلائیست
نظر کردن بخوبان دین سعدیست / محمد اهل دل را مقتدائیست

اگر سعدیست مے چشم بازے
سفیر الله محمد رهنمائیست

امروز[۱۵] ز ماه من بطریقی در آمده است / گوئی که آفتاب ز مشرق بر آمده است
سلطان خوبرویان و سالار دلبران / حسن و فریب و نمک چاکر آمده است
از صحبتش بیشتر صبری نمی شود / آئنده نازنین است خلقش سر آمده است
خوب از کسی نه بیند خوش نغمه نشنود / از ما در ازل همه کور و کر آمده است
هجران کسی نخواهد ناگه گر افگندش / با درد و سوز بودن مشکل تر آمده است
انکار درد عشق و محبت کسی نه کرد / الا که زاده بود کسی از خر آمده است

۱۴ - بروز دوشنبه بست و هفتم ذی قعده سنه ۸۰۲ هجری فرموده شد
۱۵ - بروز دوشنبه نهم ذی الحجه سنه ۸۰۲ هجری نقلم در آوردند

یاران عشق باز یکے تحفہ بشنوید — سیمیں تنے بہ نقرہ وزر در بر آمدہ است
اسرار درد عشق ابوالفتح را بپرس — کو کہنہ دردمند است عاشق سر آمدہ است

مرغ دلم بدام محبت اسیر شد
باز او ہوا نگیر در زفتہ بر آمدہ است

شراب عشق را لعل تو پیمانست — بہر کہ پردہی سرمست و حیرانست
سر زلفت کہ دام صید دلہاست — جہاں سرگشتہ دیوانہ پریشانست
لب لعل و سیہ خالے بران لب — دریں صورت جمال کفر و ایمانست
تو در عیش و خوشی احسنت انصاف — مرا گوئی کہ در دت جاے درمانست
ترا با من ہمیں عکس و عداوت — مرا دل ہر نفس ای یار خواہانست
بلاے من دریں پیری دگر نیست — مگر کہ دل گرفتار جوانانست

محمد پیر شد عیبش ہمیں است
ہمیں با کودکان در گوے و چوگانست

گرداده حق ترا فراغ است — امروز ہوائے گشت باغ است
جز دلبر دیا حکایت او — وہم است و خیال و ہزل و لاغ است
وہ دیدن سوے روے اغیار — بر سینہ بار سنگ و داغ است
جز بر در تو سرے ندارم — بر کرسی و عرش ہم دماغ است
مرغ دل من بدام شخصے است — طاؤس بہ نسبتش کلاغ است
ہم سرو بلند پا سمال است — ہم کبک بدان خرام زاغ است

بو الفتح بہ نقد وقت خوش باش
گرداده حق ترا فراغ است

کف پایت ملاے باجلالت — لب لعلت شراب بے ملالت

سہ - بروز یکشنبہ بست و سوم ذی الحجہ ۸۳۲ سفر مودند
ع - یہ جمعہ دوازدہم محرم ۸۳۳ مرقم فرمودند

حکایت امرد شاب احسن الوجه   نباشد جز وجودت را مثالت
جهان تا بود خوبان نیز بودند   نه بوده است هیچ خوبی بر کمالت
نباشد سرو زان حسن رفتار   نباشد قامتی بر اعتدالت
سبی حور و پری دیوانهٔ تو   سبی انس و ملک هم در خیالت
دمی بی تو حیاتی حاش لله   زمانی بی تو بودن وه خجالت
ترا علمی که روی یار ننمود   مخوان علمش که هست عین جهالت

شبی با ماه روی خوش غنودم
محمد بوده ام در ذوق و حالت

مرا با عشق بازی عشق بازیست   نه با هجران و وصلت کارسازیست
جمالش عشق ما را مبتلا کرد   چه باشد وصل هجران این چه بازیست
اگر با درد درمان هست کاری   حقیقت دان که این عشق مجازیست
ز عاشق گریه و عجز و تأسف   ز معشوقه تکبر سرفرازیست
فدای یک نظر هر دو جهان باد   بر آن غمزه که غمازی نه غمازیست
کنار و بوسه عاشق را هوس نیست   وگر هست عشق نیست این دیر گدازیست
لب تو با لبم آلوده گر شد   نگارا نیست غم جانم نمازیست
حدیث عشق عاقل را چه نسبت   چه عقل بوعلی و فخر رازیست

محمد عشق کلپا کبازان است
محمد عشق بازی بی نیازیست

میگوں لب مرا صفا نیست   آن یار عزیز را وفا نیست
گر تیغ زند حلال او راست   ور دم بزنم مرا روا نیست
ای ترک ز غمزه تیر برکش   سینه هدف است ترا خطا نیست

٭ حضرت اکبر حسینی این غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز سه شنبه بست و پنجم ربیع الاول سنه ۸۰۳ ه شریک کردند۔

عشق آمد و عقل رخت بربست | درد آمد و طایر هوا نیست

فریاد ازاں جوان خود کام | میگوید نیک را جزا نیست

میگوید کہ نیک

من عاشق و مبتلاے اویم | هر چند ازو بجز جفا نیست

تو وعده بکن خلاف مباز | کایں وعده بجز براے ما نیست

آں بہ کہ سر رہن وجود در بر | در عالم و ہستی دوتا نیست

بو الفتح اگر تو عشق بازی

در نزد حریف جز دغا نیست

لب میگوں او پیمانہ ماست | شکال جعد بند بخانہ ماست

شکستہ خاطرے دارم خرابے | کنوز غیب در ویرانہ ماست

خیال زلف در شب ہائے تاریک | بہ تنہائی سر افسانہ ماست

سرافرازی چہ می بازی بریں جعد | فراہم زلف تو از شانہ ماست

نباشد سرورا ہرگز گل و بار | وے با بار و گل در خانہ ماست

اگر عشاق را دانی نوائے | کمال نغمہ در فرغانہ ماست

بهر جا کہ لطیف و خوب طبع است

محمد عاشق و دیوانہ ماست

دل و دیں در خیال آں جوانے است | گزو تاراج شد هر جا کہ جانے است

زگردش چشم او ایں دیدم آمد | کہ هر لحظہ شفائے ناتوانے است

درون خانہ خمار بہ نشیں | کہ از اندوہ و غم دار الامانے است

اگرچہ غمزہ اش ترکیست خونریز | لب میگونش شیریں زبانے است

گر از زہرہ کہ رویت نیز بیند | کہ مژگان ناوک انداز و کمانے است

ہلال ابرواں دیدم بشامے | کہ قرص بدر نزدش نیم نانے است

یقین زاں سر و لب برہم نہادہ | شدہ بے شک گمانے در گمانے است

لب و دنداں و آں رخسارۂ او | گواہی میدہد کز حق نشانے است

محمد پند داد بوالفتح خود را | خدارا در نہاں پیدا جہانے است

عجب دارم ازیں مردم کہ گویند | کہ در چشم بتاں سر نہانے است

بحق الحق و دیدم آشکارا

کہ مردم چشم من عین فلانے است

مرا با ایں جہاں کارے نماندہ است | خراب است شہر و خمارے نماندہ است

ہمہ عالم گرفتہ است درد و اندوہ | جوانے مست و میخوارے نماندہ است

ازیں وحشت کہ راہ جانم گرفتست | دلم را مونس دیارے نماندہ است

نہ بینی خوبرویاں را وفائے | بجز یارے جفاکارے نماندہ است

درخت خوش وے از بیخ افتاد | دریں گلبن بجز خارے نماندہ است

نمی کارند جز خار مغیلاں | بجز خار خسک بارے نماندہ است

نہ بینی شادئ در دف و در چنگ | رباب شکستہ را تارے نماندہ است

جہانے خفتہ اندر خواب غفلت | دلے ہشیار و بیدارے نماندہ است

دکان دعوت و ارشاد بر بند | ضرورت شد خریدارے نماندہ است

بجز وضع و دروغ و افترا نیست | بلے دنیا و دین دارے نماندہ است

دریں ظلمت سرا روشن چنیں شدہ | محمد ہیچ رہ کارے نماندہ است

ابوالفتحا ازیں عالم سفر کن | دمیدہ است صبح اسحارے نماندہ است

الا گیسو دراز اطول و عرضے

جہاں را ماندہ است آرے نماندہ است

دہان تنگ او رازے کشادہ است | کہ ہر لفظے شکر پارے فتادہ است

ن ۲ گرفتہ درد

ن ۳ اشکستہ

ن ۴ دینے

بسے پیر فلک را بود تولید | ز گیتی چوں تو فرزندے نزاده است
شکال جعد او مشکل بلائے | که پائے دل کسے زو کم کشاده است
خوشم از دل ترا کیں دوست دارد | خوشم از چشم کو عین وداد است
زبانِ من چه بس شیریں زبانیست | همیشه نام تو در گفت و یاد است
بگو دشنام یا فرما ثنائے | که عاشق را ازیں خوش اعتیاد است
پناهِ کُه سپہری چوں نگیرم | که تکیه اوست بر وے اعتماد است
به نخل سرو قدے راستم من | بلند است او که با وے اتحاد است
ابو الفتحا تو نرد عشق می باز | بگرداں مهره بر نو اعتقاد است

محمد را ز تو نَے آرزوے
گر بینی که سر بر در نهاده است

مارا نظرے براں جواں است | کو چشم دل است و عین جان است
لعل لب او دمے مکیدم | از آب حیوة خوش نشان است
شیریں سخنے است آں جوان را | گوئی شکریست بر دهان است
از شهد و شکر که باده سازند | از لعل لبش همیں چکاں است

غلطیدن چشم او نظر کن
مخمورے مست و ناتوان است

هر کرا جانش نیست جاناں نیست | هر که باده نخورد مستاں نیست
عشق بازی چه خوب و خوش کاریست | لیکن ای یار سهل و آساں نیست
عشق بر خال و خد مذهب و دین است | هر کرا عشق نیست ایماں نیست
در نیابد حریم عشق کسے | آنکه بیروں ز خویش و خویشاں نیست
کو که تن را سپرد پر چوگاں | جز که مشتاق زخم چوگاں نیست

۲ ن: ترا می دوست دارد

۳ خط

نیکواں رحمت خدا ہستند | باب رحمت کشادہ دربان نیست

لعل او خسم سلسبیلے داں | بر سبیل است فلاں و مہمان نیست

نیست کس را بداں سبیل سبیل | آنکہ او پست نیست و بجان نیست

آنکہ او پست نیست بجان نیست

برہمن وشش بہ بہشت جان آرم | حکم دوست را چو فرمان نیست

ایں سرین ملبند و جعد دراز | جز کہ مار سیاہ و کہساں نیست

سیاہ لعناں

جعد او بر سرین چوا بدائے آیت | طور را برشدہ پریشاں نیست

درد بر درد بہ ترا ہمہ درد | ہیچ گونہ امید درماں نیست

گرچہ پیری ز عشق توبہ مکن | منکر عشق جز کہ ناداں نیست

ای خوشاں مرد آنکہ گردی کرد | آخر الامر ازاں پشیماں نیست

آنکہ بے منقبش تواں آسود | جز ہمیں روئے خوبجاں نیست

خوبرداں

ای محمد بدرد عشق بمیر
وصل احباب کار آساں نیست

بے درد و سوز عشق ترا اعتبار نیست | آنرا کہ درد نیست خود او در شمار نیست

با درد و سوز ہست دلم را موانست | بے مونس عزیز دلم را قرار نیست

از لذت وصال نصیبے اگر رسید | رنج بداں لذید و بے نگار نیست

مرد قمار باز کہ جان و جہاں بباخت | بازندہ اوست جز بزباں افتخار نیست

جز کہ بداں

کشمیر و یا چگل کہ بخوباں نشاں دہند | جائیکہ زاد تست مثالش دیار نیست

تا چند ہمچو سرو کسے سرفرازے | دانم کہ شاخ ایں شجرت زیر بار نیست

گر بوسہ دہی ز جمالت چہ کم شود | بخلے مکن کہ حسن و نمک پائیدار نیست

بر حسن خویش بیش مناز ای جوان من | حسن و شباب را بخدا اعتبار نیست

در وصف جعد او چہ زباں را کنم دراز | زیرا حدیث زلف ترا اختصار نیست

بوالفتح پیر گشتی و شرمے نمی کنی
جز عشق روے خوب ترا ہیچ کار نیست

سرو را ہر بار سر افراز چیست	چنگ را این ساز و این آواز چیست
گر بخواہم بوسۂ از تو بدہ	بر خیال و ہم چندین ناز چیست
ایں جہاں را سربسر دیدم نگوں	سفرۂ بی مائدہ واست در باز چیست
گر زمہری و وفا بو سے زدی	خوب کردی وانگہے ایں کار چیست
جز خدا اگر نیست دیگر را وجود	ہر چہ باشد استتار راز چیست
عشق گر عین وجود ما بود	عاشق و معشوق را انباز چیست
گر زما با یار خود شد اتحاد	آں توئی وایں منی را راز چیست

لب بلب ہم دم تنک تر بس ببک
قل محمد لا یجوز و جاز چیست

ہر کہ آمد دید چشمت مست رفت	ہر کہ دید آں مست را از دست رفت
دل کہ بت رویاں ز من بر بودہ اند	بر مثال ناوکے از شست رفت
ہر کجا سرو سے بہ بستانی برست	پیش بالایت چو آمد پست رفت
دل مرا صید دو گیسویش شدہ است	مرغ جانم از قفس بر جست و رفت

شب خیال لعل او آمد رواں
ہر چہ جز تو بود از دل شست رفت

دولت عشق را زوالے نیست	وصل معشوق را ملالے نیست
عشق را شبہ و با نظیر مداں	عشق را صورت و مثالے نیست
عشق ہم خویش خویش را زادست	پدر و مادر عم و خالے نیست
عشق را در تہ الیتیمے داں	صدف و بحر در خلالے نیست

عشق را عیب عین علتی نیست | عشق را با دوئی و بایی نیست
عشق را مامور زامری نبود | عشق را حرمتی جلایی نیست
از لبش بوسهٔ بخواهم من | وه چه خواهم که جز جفایی نیست
هر دو لب حلقه و خط وسط | قاب قوسین جز این مثالی نیست
آنکه از خویشتن بدر شده است | دعوی وصل از و مجایی نیست
منم آن عاشقی که بی غرضم | جز یکی بوسه ام سوائی نیست
حاصل عشق هست بیهاستی | طلب عاشقان وصالی نیست
عشق از وصل و هجر بیرون است | عشق را فصل و اتصالی نیست
عشق مرغی است از قفس بیرون | جز که او صورت و شکالی نیست
آب اندر سحاب ژاله بسیست | صورت فعل و انفعالی نیست

ای محمد سخن ز عشق مگوی
عشق در رسم قیل و قالی نیست

مرد معنی از جهانی دیگر است | گوهر لعلش ز کان دیگر است
زاول شکرانه سر دارم به عشق | تا نگوئی کین فلانی دیگر است
یار ما را روی چون ماه تمام | بر رخ زیباش نشانی دیگر است
جهد گویم کار سربازیست عشق | عشق بازان را نشانی دیگر است
عشق حاصل نیست از تعلیم کس | این سخن را هم بیانی دیگر است
بر سر هر کنگر زلفش سریست | چون همی بینم جوانی دیگر است
کی توان گشتن بگرد زلف و روی | زانکه شانه را پاسبانی دیگر است
آنکه در راه یقین سر سوده اند | هر سری صاحبقرانی دیگر است
کشتگان غمزهٔ معشوق را | هر زمان از لطف جانی دیگر است

ن عشق مامور
ن هر دو لب حلقه ایست خط وسط
ن قوسین را جزین

عالمے را دل بشد از غمزۂ · این چنین تیر از کمانے دیگر است
با گروہے شد محمد خوب دید
کاں عزیزاں را نشانے دیگر است

این ناز و کرشمہ ات کہ آموخت · صد پارہ دے شدہ کہ اندوخت
من سوختہ ام ز مہر شمعے · این آتش غم دگر کہ افروخت
تن چوں نے خشک شد ز ہجراں · دل ز آتش درد خویشتن سوخت
لیلے نہ خرد بہ نیم جو ہم · مجنون دو جہاں اگرچہ بفروخت
با حسن و نمک بداست مخلوق · آں شیوہ و شکل را کہ اندوخت
این دو کش زدن بناز و غمزہ · لب خندہ کردنت کہ آموخت
جانے کہ ز عشق باز باشد
بوالفتح گلے است یا کہ کیموخت

تن چوب کہ خشک شد ز ہجراں

شراب عشق در میخانہ نیست · کہ او را جامے و پیمانہ نیست
بود جائے یکے حیدے دراز · کہ او را عاشق دیوانہ نیست
سرود عشق را چوں قول عشاق · نوائے نیست ہم فرغانہ نیست
در یغ آید کہ خوبے شستہ بازار · چرا مرغ دلم را دانہ نیست
ضرورت میشوم رسوا بہر سو · جز ایں چارہ دگر بہانہ نیست
بود شمعے کہ در عالم برافروخت · کہ بہر سوختن پروانہ نیست
زہے حیدے کہ دارد شہسوارم · کزاں افسانہ خالی خانہ نیست
دو سہ قطرہ ز لعل او چکیدست · خمے نہ بود کز و نیشانہ نیست
مرا دیدہ شدہ زاں چشم غلطاں · کز و در ہر طرف مستانہ نیست
کسے از جور یار خویش نالد · مگر حیدریست غم مردانہ نیست

بر

با بہانہ

محمد تاب آں گیسو ندارد
کہ تارمو ے اورا شانہ نیست

مائیم خرابی و خرابات | مائیم شراب و یار وطامات
خوش نشستہ شرابہا بنوشیم | لا فیم زنیک وگزتر ہاست
صد تقویٰ و زہد را فروشیم | یک جرعہ خوریم از غموغماست
نوشیم چو مدام بادہ گرم | لابد کہ بلا فسم از کرامات
در حالت بے خودی و مستی | گوئیم اگرچہ صد دلالات
جز وصف لبت ہر انچہ باشد | از ہر دہنے کہ ہست خرفات
جز قامت او کہ چوں الف ہست | قدّ دیگر نیست عین الایات
دستے بمیان او نہادیم | جیز ے بمیاں نہ بود ہیہات
دیدم کہ گلستان و گلخن | پس گلخنیاں شدند سادات
بر خواجہ مے فروش رفتم | گفتم قدحے سبوئے ہاہات
خندیدہ بسحر گفت بامن | دستار فروش و این وفات
آں مسجدے نیست در کشادہ | تا ائی تو بخمس اوقات
این شاہد مے بنام خویش است | می بایدت باخت اختیارات
تقوی و صلاح و کفر و ایماں | یکجانہ شوند خالق و لات

بوالفتح محمدی تو آخر
بر شاہد او سلام و صلوات

یکدم بیا در برش ازدل ثنا ہا خواستست | بہر مزید حسن تو از جاں دعا ہا خاستست
زاں چشم مست او نگر غلطیدہ مردم ہر طرف | واں غمزہ را بنگر کز و ہر سو بلا ہا خاستست
ای شمع رخسار کش ترا کز تو جہاں روشن شدہ | وے لعل میگونش چو گل از تو صفا ہا خاستست

لا س ۳ فنے

تو ر یا

انگور بتانش به بیں با لب حکایت میکند — ہردم بہم آمیخته از سر ہوا ها خواستست
تو مهره ازی میکنی دانم مقامی بیشئه — اکنون نمانده معتمد از تو دعا ها خواستست
سر در کنار را و بنه با آنکه چنگے میزند — تا گوشمالی را زند از من نوا ها خاستست

[حاشیه: مقام / نماند]

بوالفتح گر عاشق شدی بسوز اکنون دمبدم
از سینه عاشق ہمیں درد و بلا ها خاستست

قربان آں کمانم کو عین ابروان است — سرگشته آں لبانم کو صاف مے چکان است
چشمش چه شوخ دیده است ہر لحظه ہر طرف بیں — مردم خراب کرده است او فتنهٔ جہان است
من گلبنے نه دیدم بے رنج زخم خارے — کبکے چنیں نه باشد سروے مگر روان است
سیلاب چشم عاشق غرقاب آب طوفاں — کوہ سرین جودی آنجا قرار جان است
مینوش باده ہردم بر سینه شاہدے شاں — زندیق و ملحدے شو دنیا ہمه چناں است
جز ایں دگر نه دارم حاصل ازیں جہان من — ایماں میان سینه جاناں میان جان است

در دل مرا خیالے لب بر لبش نہادم
بوالفتح را بپرسی گوید ہماں گمان است

مست و خراب نیم شب سینه کشاں در آمدست — جامه بہر گشاده تر خوے چکاں بر آمدست
سرو بہار آمده است سیب و انار بار او — ہر که بدید در روش از ته پا سر آمدست
بر سر که سرین او داروے دلبری طلب — مہر گیا وراں زمیں ہر طرفے بر آمدست
ہر که نه دید وے او ہیچ ندید در نہاں — ہر که نیافت عشق او کورے و ہم کر آمدست
طعن چه میکنی فلاں سید دردمند نیست — ہر چه بگو ہیم بگوئیں سخنم در آمد است [حاشیه: تست]
عشق ببازی و ہوا جمع نمی شود بتا — ہر که ہوا طلب کند کوز خرے بر آمدست

گر تو محمد حسنی منکر عشق ما مشو
مرد که عشق باز نیست بنده مدست خر آمدست

[حاشیه: او زبانه خر آمدست]

جامے کشیدہ ایم کہ گاہے صفا نداشت | یارے گزیدہ ایم کہ وقتے وفا نداشت
تیرے ز ریشئے درون سینہ و دل کینہ پر شدہ است | درد دل بجینہ تر... شدہ است | در روے بر آمدہ است کہ یکدم دوا نداشت
ای زاہدا مگو کہ تو از خوب چشم بند | تکلیف لایطاق خدا ہم روا نداشت
از جور یار گر تو بنالی روا نبود | معشوقہ نہ بود کہ جور و جفا نداشت
خوش باش ای عزیز کہ از درد و غم منال | این عالم فناست وقتے بقا نداشت
از تکیۂ سر نیست کہ کوہے است قایم | جز این دگر وجودے پیش التجا نداشت
بیچارہ لوی کہ سرو پاش برہنہ است | وقتے کلاہ بر سر و در بر قبا نداشت

بو الفتح را خطاست تمنائے وصل شاہ
بیچارہ مفلسے کہ جز این ابتلا نداشت

عاشقان را شراب بیہودہ است | عاشق از لعل یار آلودہ است
ہر کہ جان را بدست یار سپرد | فارغے بے نیاز و آسودہ است
از پئے وصل یار ہر چہ کشید | صدق و یا کذب جملہ محمودہ است
ہر کہ عاشق نشد قبول نیافت | مردک خوار و زار و آلودہ است
جور محبوب و طاعت عشاق | دین دیرینہ رسم معہودہ است
ترک من مست نقل می جوید | ہم جگر نخچہ پیش موجود است

ای محمد تو ملحدے شدۂ
روے امرد ترا چو معبود است

عالم حسن را بقائے نیست | شاہد شوق را وفائے نیست
طالب وصل مرد بے شرم است | کہ از و تلخ تر گدائے نیست
درد آشنام را چہ لذت و ذوق | جام فخار را صفائے نیست
زاہد بیر ہست بے تدبیر | کودک طفل را رہائے نیست

شخص طاؤس وجان روبه را | جز وجود دگر بلائے نیست
چنگ شکسته را رباب مساز | مطرب کهنه را نوائے نیست
هر که ناپخته سوخت خام بماند | بار دیگر ورا بہائے نیست
آئینه گشت ہمچو تیغائے | مصقله ضائع است جلائے نیست
پارسائی و عاشقی ہیہات | عاشقی جزکہ ز از خوائی نیست
ہر کہ با درد ساخت و زار بمرد | درد او را دگر دوائے نیست
زینہاراں تو نرد عشق مباز | شیوهٔ آں بجز دغائے نیست
شارب خمر را خمار بلاست | جز خموشی دگر دوائے نیست
گر بمیری بدرد عشق بمیر | مرغ جاں را جز ایں ہوائے نیست

اے محمد ترا خدائے ہست
جز خدایم دگر خدائے نیست

ہر کہ با خوباں بدخو آشناست | غرق در دریائے رنج و ابتلاست
سرو من من راست میگویم ترا | مبتلائے غمزہ در عین بلاست
بیدے گر نالد از تنگی دل | دار معذورش کہ درویش را دواست
پاکبازانے کہ می بازند عشق | در جمال حق نظر دارند راست
حلیه سبوح و قدوس است عشق | من کجا و عشق بازی از کجاست
دوش میگفتند مستے می گریست | گاہ مستی را نمی بینم بقاست
عشق را گر صورت و معنی بدے | صورت او آدم و معنی حواست
ای ابوالفتح محمد عشق باز | جملہ محبوب اند عاشق را لقاست

در مندے گر کند فریاد و شور
قول الامن ظلم گوید رواست

شراب عشق را پیمانه نیست — حدیث درد را افسانه نیست
عجب باشد اگر شمعی برافروخت — که گرد او یکی پروانه نیست
ز شهر خویشتن وا زیار دورم — خراب از خاطرم ویرانه نیست
کسی کو قدِ موزونِ ترا دید — عجب باشد که او دیوانه نیست
عجب جامی است این لعلِ لبِ تو — که بی او هیچ خم خمخانه نیست
سرای خوبرویانم گذر شد — تعالی الله چو تو بتخانه نیست

محمد درد مینوشی مخور غم
درین محفل چو تو مردانه نیست

میان جان من جز تو دگر نیست — زهی ذوقی که کس را زین خبر نیست
بجز عارف که بیند روی خوبان — چه بیند آنکه را نور بصر نیست
عجائب خلوتی دارم میسر — من و آن یار هست و کس دگر نیست
حدیث قد و جعد آن جوان مرد — چه گویم قصهٔ او مختصر نیست
گر او در بر ترا باری نبخشد — ترا مردن بجز که پیش در نیست
بترک مست من گفتم که نقلست — بجز دل هیچ شیئی حاضر نیست
نباشد عاشقان را هیچ محرم — که تن را از وصال دل خبر نیست
نصیحت گوی نادان را چه گویم — که مولانا بجز که کور و کر نیست

محمد عاشقی و پارسائی
محال است حاش لله او بشر نیست

هر که دل را بزلفِ یار نه بست — از بد و نیک هر دو کون برست
هر که از لعل یار جامی خورد — هر نفسی همچو من بود سرمست
هر که بندِ شکال جعدی شد — گره عقد عقل را به گسست

از سرِ صدق ہر کہ زد قدمے | دست ز آفات رنج و فتنہ بہ بست
گشت در باغ و گلبنے کردم | چوں تو سروے دراں طرف کم رست

ہر کہ جاں را بہ عشق جاناں داد
ہمچو بوالفتح با فراغ نشست

ردیف حا

نظر بر نیکواں نیک است ممدوح | نباشد منکرش جز زشت و مقبوح
امانے مے بدہد لعلِ لب او | مرا کہ غمزہ اش کردہ است مجروح
بشوخی بر لبت دستے نزد ستم | نبودہ است جز گماں و وہم ممسوح
تو اے زاہد مگو عشاق را پند | کہ بد دین می شود آں شخص منصوح
چرا مجنوں خوشانست فارغ از غم | مگر لیلی عروسی گشت منکوح
غریقِ عشق را باکے نباشد | ز طوفانِ بلا و فتنۂ نوح
مرا روح القدس داد ست پندے | کہ شو با قلب و قالب جملگی روح
جمالِ ماہ و مہر حسن حور را | بہ پیشِ بت رخِ من جملہ مقبوح

محمد را رہ راحت بہ بستند
درِ درد و بلا کردند مفتوح

نباشد

ردیف دال

مرا سود از زلفش کرد ایں سود | کہ جان و دین و دل شد نیست و نابود
مرا از حاصلِ عشقش چہ پرسی | کہ جز درد و بلا و غم نیفزود
زہے لعلے کہ آں سرمست دارد | دو صد جرعہ ز ہر یک لعل بیمود

سودائے زلفش

گوئیا — دو چشمش گوئی عین پیاله است ‌ که مردم سرخوش است و دل بیاسود
خیال شمع رخسارے جگر سوخت ‌ چو پروانه برآورد از دلم دود
گدائے بر در شاهِ جهانگیر ‌ گدائی کرد و سلطان صدقه فرمود
قفائے چند باد شنام بسیار ‌ گدا را عزت و دولت بیالود
سرین و جعد او دیدم بلا شد ‌ کمر شکست و عقلم نیز فرسود
دو چشمش دیده شد مردم بحیرت ‌ بشوخی هر کجا جانے است بربود
دارم بلا — محمد یار وعده کشتنم کرد ‌ بکن یک منتے یار ابتلا زود
محمد عشق بازی پاکبازی است
که هر که جان و دل درباخت آسود

میگون لبان صفا ندارند ‌ شیرین سخنان وفا ندارند
از دل شدگان چه باز پرسی ‌ دردے دارند دوا ندارند
در سینه بجز خیال معشوق ‌ چیزے دگر روا ندارند
معشوق اگر چه داد دشنام ‌ جز مدح و ثنا دعا ندارند
در پنجهٔ زلف او اسیراند ‌ امید شدن رها ندارند
جاں را تو فدائے خاک پا کن ‌ ایں سنگدلاں رضا ندارند
پروردهٔ عشق خویشتن را
جز منتظر بلا ندارند

دو چشمِ ناتوان او مرا رنجور میدارد ‌ دو لعل مے چکان او مرا مخمور میدارد
دو گیسوے دراز او که کرده است خانها ویراں ‌ مرا دیوانه میسازد پریشاں دور میدارد
دو کوهان سرین او گراں سرمایهٔ ذوق است ‌ شکسته خاطر خسته بداں مسرور میدارد
می بیں — قد و رفتار او بنگر لب و رخسار او بنگر ‌ خرابی دل ما را بداں معمور میدارد

نمی خواہم دل خود را کہ گردد مبتلائے کس — ولیکن نرگس مستش مرا مخمور میدارد

ندارد آگہی از دل ملامت گوئے بیحاصل — ولیکن مردم عاقل مرا معذور میدارد

محمد خوب می بینی نہانی عشق میبازی

مگر کہ جاہ شیخ تو ترا بر زور میدارد — ن جادہ شیخی

سرو ایستادہ ماند چو رفتار تو دید — طوطی خموش گشت چو گفتار تو شنید

وان خط مشک وام کہ شد گرد روی او — روشن مگر کہ سبزہ تر گرد گل دمید — ن خام

جعدش کہ گذاشت بست بر سر — مارے سیاہ ہست کہ بر کوہ سر کشید — ن کر

نور صفائے عارض آن مہ کہ بخط کرد — صبحے بہ صدق و صادق روشن چو روز دید

شمع رخے چو دوش صفائی خود نمود — پروانہ وار گرد سرش جان من پرید

لعل لبش بہ بین کہ چہ مدہوش میکند — از مے فروش پرس کہ مے از لبش چکید

بیمار بودہ ام صنما کشتہ فراق — عیسی صفت خیال تو روحے بدل دمید

ایمان و کفر ہر دو گہے یکقدم شوند — ما را ز لعل و خال تو اکنون خبر رسید

بو الفتح وار ہر کہ شد او عاشق بتے

صد گونہ رنج و محنت درد و بلا بدید — ن کشید

نسیم صبح گل را تازہ جان داد — عروس درد را رو بند بکشاد

بہار آمد جہان را تازہ تر کرد — ز رنگینی گو کسے فرزند نوزاد

سلام اللہ علیک ای خواجہ خمار — بہار آمد رواج کار برداد

گرو کانے بذیل مطربان است — نوید وصل بر شاہد فرستاد

رفیقان را ہمی آگاہی کن — شراب و شاہد و ساقی شد آباد

بیا پے کردہ پیمان پر بیا شام — ز بہر ذوق مستی را کن ایجاد

بوصل دلبرے بسپار جان را — نگہ کن تا شوی از خویش آزاد

چنان آسوده و فارغ همی زی — مثال کهنه پیرے خورده الحاد
کجا کارش کشد واللہ اعلم — نشد بارے به نقد وقت دلشاد
همه رنج و بلا و محنت و غم — نصیب ما شده است اے خواجه فریاد

خبر بر دوستان ما رسانید
محمد بیر شد والعشق یزداد

محمد عشق می بازی خوشت باد — بذوق درد می سازی خوشت باد
ترا از کودکی عاشق شده است نام — خطاب سوز بر سازی خوشت باد
مرا در عاشقی نامم بلند است — تو خود سرو سرافرازی خوشت باد
مرا در درد و غم لا فے تمام است — تو بر حسن و نمک نازی خوشت باد
اگر از اہل دل ہستی نظر باز — وگر با خوب ہم رازی خوشت باد
شبے و ماہروے و کنج خلوت — یکے از دیگرے رازی خوشت باد
میسر گر شود بوسه سبک تر — نهی دندان و لب گازی خوشت باد
جهان را روشنی از جبهہٴ تست — بماه و مهر انبازی خوشت باد
شکار تو همه شیران خونخوار — بترک غمزه می نازی خوشت باد
توی سرمست یار تو در آغوش — چه راحت ها که پردازی خوشت باد

نهادی وصل و ہجران را بیک سو
بنقد وقت میسازی خوشت باد

آنانکه بجام عشق مستند — بیهوش ز بادۂ الستند
گه در ورع و نماز کوشند — گه باده خورند و بت پرستند
بر لوح وجود هرچه دیدند — جز نقش نگار پاک شستند
از کرسی و عرش درگذشتند — در غرفهٔ لامکان نشستند

شده تا

ازرد و قبول ننگ دارند   از ہجر و وصال دست شستند
دیباچۂ دفتر وجود اند   عنوان ازل ابد شد ستند
از کن فیکون رستگانند
آیند و روند خویش ہستند

فروغ شمع را پروانہ باید   سلاسل جعد را دیوانہ باید
حریف مجلس ما سادہ بہتر   ندیم و شاہد شترگانہ باید
نوید کشتنم گر کرد معشوق   مبارک باد این شکرانہ باید
مرا بروجہ خوباں دہ براتے   تو صاحب دفتری پروانہ باید
چگونہ مدمن می مست گردد
محمد ملک او میخانہ باید

سجودے پیش سر بت رونشاید   نہادن سر بہ پیش یار باید
زپس اندازچوں جعد و سرینے   سوی المحبوب انچہ پیش آید
بیا تا کید مے ذوقے برانیسم   نمیدانیم فردا تا چہ زاید
شکال جعد را محکم چہ بندی   ہمی ترسی در فتنہ کشاید
اگر عاشق شدی ای خواجہ عاقل   ہزاراں درد و غم محنت فزاید
خنک شامے و بس روشن صباحے   کہ سرخوش مست یار از در درآید
نظر بازی محمد اہل دل راست
دلے دارای کہ تا خوبی رباید

بحمد اللہ امید ما برآمد   صباحی مست یار از در درآمد
بہ بستہ در کشادہ بند یکتا   برغبت با فراغت در برآمد
قدم آنجا بسر شد اے بت من   سراسر آرزوہا در سر آمد

۲ پشت
۲ اگر تو عاشقی
۳ باید

چہ می پرسی مرا بت می پرستی — بت من بت گراں را بت گر آمد

ابوالفتح ال عشق چوں در دید

مرا معشوق من عاشق تر آمد

چو دردِ عشق درما نے ندارد — مزید شوق پایا نے ندارد

تو منکر عشق را اے مفرما — کہ ایں گمراہ ایمانے ندارد

ندا اند طعم غمسہ وذوق مستی — مغ و ترسا کہ پیمانے ندارد

پریشاں کرد کرد جعد و سر سینے — پس افتادہ است سامانے ندارد

بیاید داد دل باداده دل را — کہ بے جانیست جانانے ندارد

بود زیبا زپیرایہ معطل — چو صاحب حسن احسانے ندارد

اگر چشمے نہ بیند مردم خوب — بہ بیں کاں دیدہ انسانے ندارد

چگونہ چشم بر بندم ز خوباں — کہ باب القلب دربانے ندارد

محمد میکند دعویٔ محبت — بریں گفتار برہانے ندارد

ابوالفتح بغیر بذل و ایثار

وصال یار امکانے ندارد

ہر کہ از دردِ من خبر دارد — دست بر سینہ یا کمر دارد

آہ من ہر کہ در سحر شنود — تا دم صبح چشم تر دارد

شوخیٔ چشم و فتنہ باز بود — ہر کہ در کوئے او گذر دارد

ہمچو من مبتلا شود یکبار — ہر کہ بر روئے او نظر دارد

ترک غمزہ اگر کشاید تیر — سینہ را اہل دل سپر دارد

کبک رفتار اگر بلند پری — مرغ دل را پریدہ پر دارد

جعد او با سریں چہ می بازد — مار بر کہہ کشیدہ سر دارد

[margin notes: شوخیٔ چشم با زور؛ از؛ می بازد]

[illegible] بہ پنجم ذی قعدہ سنہ ۱۲۰۳ از زیب قلم شد

ای ابوالفتح عشق را بشناس
مرد عاشق کجا خبر دارد

دیدگان[1] را شراب خواهم کرد — جگر و دل کباب خواهم کرد
ترک خود میهمان بخواهم خواند — عذر هستی جان شراب خواهم کرد
دست بر جعد او نخواهم زد — خانمان را خراب خواهم کرد
لب او با زبان همی جوشم — شکری در گلاب خواهم کرد
ناصبوری خیال ذوق برد — نام او لعل ناب خواهم کرد
نفس را گر دریغ آید جان — نفس را اغتصاب خواهم کرد

خون دل را ز دیده خواهم ریخت
ناخنت را خضاب خواهم کرد

تا که[2] با ماست جان ما بوجود — یار از ما همی شود خوشنود
من ز اندوه و درد و غم نالم — یار از لطف خود همی فرمود
تو کجا و وصال او نه کجا — هم بر این درد شاد باید بود
وصل را از خیال بیرون بر — هر که با درد ساخت او آسود
راه وصلش درازِ بی‌پایانست — مانده شد هر که راه را پیمود
با تو نقد است درد همواره — نقد بهتر ز وعدهٔ بخلود

ای محمد نه موسی بهتانه یار
هست اندوه و درد و غم موجود

برد دل[3] را جوان ترسازاد — نفس را کشت عشق از مهیب
همه جا عدل راست انصافی — نیست در شرع عشق جز تعذیب
لعل شیرین بکام خسرو ده — که شیرین را سپرد بر فرهاد

[1] این غزل را بروز دوشنبه بستم ذی قعده ۲۰ سنه ۔۔ بقلم آوردند [2] این غزل را نیز بروز دوشنبه بستم ذی ۔۔۔ سنه ۲۰ ۔۔ رقم فرمودند [3] این غزل را بروز پنجشنبه بستم ذی الحجه سنه ۔۔ افاده فرمودند

مرغ دل در دام عشق اگر افتاد | زین قفس می نگردد او آزاد
هست[3] امید راست خواستنش | هر که نبرسش بجور داد افتاد
هر چه او را شود مزید جمال | درد و اندوه من همی یزداد
ذوق دشنام یار برد از من | راحتِ ذکر و لذتِ اوراد

ای محمد بجز تو کیست دگر
بندهٔ[3] وقت باش از همه آزاد

نمیدانم[ے] که آن بدخو برین مسکین چها بازد | سوار مست می آید سمند حسن میتازد
غبار از سینه می خیزد دو خان دردمیسوزد | مگر آن شهسوار من بمیدان گوی میبازد
همه عالم نظر دارد بجاه و مال خود خسر | چه عیب است گر جوان من بحسن خویشتن نازد
تعالی الله نگار[ن] ما چنان موزون و زیبائی | نداند[ن] جز خدای من چنین نقشی دگر سازد
لب لعل و سیه خالی جبش یار و دم یکجا شد | زهی مسکین دل بیدل دو لشکر یکطرف تازد

اجازت بوسه گر یابد محمد عاشق بیدل
همه معذور می دارش ز مستی گر لبش گازد

ترا[ے] از حال من آگه نباشد | سبیل درد را هم ره نباشد
کسی[ن] را گر هدایت عشق کرده است | همی گمره طریداً لله نباشد
بباید خود رود بی موجب عشق | ولی در عاشقی گمره نباشد
بجان و دل اگر حسکی کند یار | حریق سوز غم را نه نباشد
جفای یار بر چشم و سر ماست | ز جور یار ناله ره نباشد
برین شکل و رد دلش سرو ندیدم | چنین حسن و نمک در مه نباشد
چه کو دارد زنخدان تو ما را | بران غوری بابل چه نباشد
به عاشق هر چه از معشوق آید | بجز نخ نخ بجز خه خه نباشد

[3] هست امیدز یست وخاستنش
[3] بنده وقت از جهان آزاد
[ن] نگارما
[ن] نوانه
[ن] کو را

[1] سید اکبر حسینی این غزل را در ملفوظ (جوامع الکلم) روز شنبه بست و پنجم ربیع الاول سنه ۸۰۲ مرور رج کردند
[2] ایضاً ایضاً

اگر طوفان آتش سر بر آرد — بتاب او تنے چوں کہ نباشد

محمد نیستی مردان عشقش

دوائے درد تو جز وہ نباشد

امروز آں نگار جمالے دگر نمود — عارض زدہ است وسمہ و پردہ ز رخ کشود

یک خندۂ کشادہ جہاں را حیات داد — یک چشمکے بہ بست جہاں را نمک فزود

رخسار گلبن است لبش شکرے نمود — اے اہل دل بگوے تو بر مصطفیٰ درود

سوز فراق شمع رخے جان و دل بسوخت — پروانہ وش بر آرد آتش ز سینہ دود

ہر جا کہ ہست اہل دلے مبتلائے او — ہر جا کہ خوبروے او را کند سجود

خال رخش کہ دید کہ از دین خود بگشت — ترسا شود مسلمان مسلم شود جہود

یک بوسہ کہ یافت ازاں لعل مے چکاں — مستانہ گشت ہر دم در رقص و در سرود

گر اہل ہند بیند ترک خطا ختن را — از دین بت پرستی توبہ کنند ہنود

از قامتش چہ پرسی سرو یست راست او — حیدر و سرین چہ گویم باستہ بکوہ جود

یک چشمکے نہانی بود الفتح را بخشش

پے کوری رقیبا علی رغم آں حسود

مرا با ماہ روئے یارئے بود — شبے ہم تا بگہ در شب کاری بود

از و ناز و کرشمہ سرفرازی است — ز من بیچارہ عجز و زاری بود

نباشد بر درش عزت کسی را — مرا بارے دراں کو خواری بود

اگر درباں نہادہ پیش من چوب — و لیکن با سگش غمخواری بود

بیک بوسہ دو جامی پر بہ پیمود — حریف و شاہد و میخواری بود

اگر چہ غمزہ تیرے بر جگر زد — ز لطف لعل او دلداری بود

محمد نیک ژولیدہ خماریست — مگر با مہ رخے بیداری بود

؎ حضرت سید اکبر حسینی ایں غزل را در ملفوظ (جوامع الکلم) روز شنبہ بست و پنجم ربیع الاول سنہ ۸۰۳ درج کردند

درد عشق

حدیثِ عشقِ من افسانه شد | مثالِ سوزِ من پروانه شد
هر آن کو دید زلفِ پاکش آنرا | سر او گشت و هم دیوانه شد
عجب قهرے که دارد عشق یارب | یکایک آشنا بیگانه شد
فلان زاهد لبِ میگون او دید | شراب دردِ پیمانه شد
شبے جعدش بخفیه بر کشیدم | عجائب قصه در هر خانه شد
چنان رنجور از دستِ تن من | که بهر درد و غم نشانه شد

محمد از حالِ او چه پرسی
ضعیفے ناتوان غم خانه شد

گر یار مرا کنار آید | در وقت خزان بهار آید
گر ناز و کرشمه بیازم | او عجز کند کنار آید
بر بسته در و گشاده سینه | هر خنده و بوسه بار آید
مستے بمراد نارسیده | اندر بر هوشیار آید
او خواهد و من نخواهم او را | من عاشق و او بکار آید
کار بستن میانه دو مردم | کز بیو می همه فگار آید

بیومم

یارے که بکار کار ناید
آن یار بگو چه کار آید

مائیم بیک خیال خورسند | مائیم به بند یار در بند
صد شکر خدائے آسمان را | ما را که درین خیال افگند
نتوانم بے جوان خود زیست | اے خواجه مده مرا چنین پند
اے زاهد پند گوے اسکت | نتوانم دل ز یار بر کند
بگذار که روے خوب بینم | زو قے بکنیم روز کے چند

بیہودہ مخور غم جہاں را — روزے دو سہ خوش بباش و مخند

در عشق اگرچہ درد ہجرانست — صد ذوق و خوشی درو ست آگند

بوالفتح بگوے کای محمد

مائیم بیک خیال خورسند

ر آں

مسلمانان مرا فریاد فریاد — نکردہ است آں مرا گاہے دلم شاد

ہمہ کس در خوشی و ذوق مستی — مرا ما در براے درد و غم زاد

زتو جور و ستم تسلیم از من — قضا را ایں چنیں تقدیر افتاد

زمن از لذت دشنام خوباں — پریشاں شد ہمہ تسبیح و اوراد

مرا از آتش ہجراں امید است — کہ سوزد خاک سازد تا برد باد

غبارے اوفتد شاید براں در — بدیں دولت بگردم از غم آزاد

چناں از سقف چشمم میچکد آب — ہمی ترسم فرو افتد ز بنیاد

صفاک اللہ ز درد و محنت و غم

سلام اللہ محمد راست یزداد

جور و جفا و یاری با یار یار باد — درد و عنا و سوزش و غم برقرار باد

آں سرو قد ما را واں مو دراز ما را — عمرے بروز و سال و مہ بیشمار باد

آنکس کہ رنج دارد رنجور خواہدم — شادی بروزگارش و قوت بکار باد

مائیم و درد عشق کہ با وصل نیست کار — وصلش ہوس نداریم و غم برقرار باد

شادی بروزگار جوانان عشق باز — گر وصل ہست رنج و غمت بکار باد

دو چشم آہواں را غمزہ است تیز تر — ما را بسوز و درد و غمت افتخار باد

ہر مدبرے کہ در پس آں کوے سر نہد — در کوے عاشقانش ہمی سنگسار باد

او را ہمیشہ عزت و با سرکشی غنا — ما را ہمارہ بر در او افتقار باد

ے بروز پنجشنبہ پنجم ذی الحجہ سنہ ہ بقلم آوردند

بوالفتح را چه پرسی ز اندوه درد و غم　　　پروردهٔ همین است همیشش استوار باد

آن وعدهٔ وصال که کردی وفا بکن
جان و دل محمد در انتظار باد

دل و جانم فدای آن جوان باد　　　کز و جان و جهانی گشته دلشاد
خرابی های از آن لعل میگونست　　　خرابی ما شود زین باده آباد
ندارم رنجشی از زید و از عمرو　　　مرا از دست خود فریاد فریاد
من آن بنده نیم کز بندگیت　　　بتحریر تو خواهم گشت آزاد
من از تو رو بدیگر کس نیارم　　　تو خواهی جور کن خواهی بده داد
ترا حسن و نمک هر روز افزون　　　مرا اندوه و غم یزداد یزداد

محمد باشد ای زین غم دلی هم
مگر که وارهم زین محنت آباد

ریختے

جعد موزون بدام ما بکنید　　　لعل میگون بکام ما بکنید
گر لبے بوسهٔ زند به لبے　　　بوسه را بنام من بکنید
ای جوانان چو باده بخش کنید　　　فضله زان بکام من بکنید
چشم آهو که کرد شیر شکار　　　حیله سازید رام من بکنید
وعدهٔ وصل کرد چاشت گهے　　　چاشت را زود شام من بکنید
نامهٔ گر بسوئش بفرستید　　　بر سر نامه نام من بکنید
بهر دیدن هلال ابروی را　　　تا توان دیدنام من بکنید
ای جوان پیر را بکن رحمت　　　ذوق مستی مدام من بکنید
شاهدے را کنیزکم سازید　　　مے فروشے غلام من بکنید
تا زید مست غوش محمد تو　　　لعل میگون بکام من بکنید

درخت عشق بے گل بار نبود | ثمر تلخ است گل بے خار نبود
بوقت کارگر یاری نکرده است | تر آں یار ہرگز یار نبود
شبے گر مہ رخے در بر بغلطد | بجز ذوق و خوشی درکار نبود
عجب کارے اگر عشقے ببازی | پس آنگہ درد و غم انکار نبود
کسے کو عاشق است فارغ نباشد
خوشی نشستہ محمد وار نبود

مرا زلف تو ہر بارے دہد بند | کہ ہم دربند شاداں باد و خورسند
دہم دشنام مارا گو ثنائے | ز نم چندے قفا تو خوشتر ے خند
بدست خویش اگر تیغے برآنی | بفرق تو شود بر دست اسپند
من از غم بوده ام ساحل گرفتہ | بیاید عشق و در غرقاب افگند
دل من مبتلائے آں جوانے است | کہ سرو راست رفتار است گز بند
محمد بیرگشتی تو ئبہ کن | ترا تا کے بجہ بازی و تا پند
چہ گویم با تو من اے مردناداں | ندارم من دل و جاں آرزومند
مگر کہ گاہ مردں آید م خصم | بصورت امردے خوبے خداوند
کشیدہ آستیں بالا بخصمی | کمر بندے ز زر کرده کمر بند
زہے جاں کندن شیریں در آنحال | چنیں جاوید دولت بر کہ بخشند
اگر جاں را بدست او سپارم | زہے عاشق کہ من باشم خرد مند
مرا در گور مونس نیست جز دوست
کہ از وے جملہ غمہا شد پراگند

دل استاد من ہر چہ مرا از لطف فرماید | بداماں گیرمش در بر کہ ہر چہ از دوست می آید
چنیں حسنے کہ تو داری نمک چندیں کہ اکہ ہست | ہمہ عالم فدا سازی بحق الحق ترا شاید

افگار
پیوند
باش
برآنم
جوانی است

بحمداللہ چنانستی ہمہ کس در ثنائے تست | وگر نادر رود جسمے کہ خوباں این صنعت باید
وگر عاشق کہ از گاہے بیار دنا زبا زیؔ | ندانی کوز نوسیرت ز فرط عشق گر ز اید
ملامت گوئے بیجا صلؔ نہ زیدا ست حسن و زیب نو | زباں آلودہ تر دار د بدانکہ زاثر مینما ید
بہر ساعت کہ می بینم مزید ابتلا باشد | بلائے در دو غم لا بد بہر رو نے دگر آید

اگر عاشقؔ کرہ از گاہے نیاز نازبازیؔ

محمد مرد غفلتی چرا دیوانہ عشقے

کہ ترک جان و دل گفتن مرا خواجہ بفرماید

دل از سودائے زلف یار نا سود | ازیں سودا ندیدہ ہیچ کس سود
زبانش را خوش آنکو سود بگرفت | مگر آں شخص ازیں سودا بیاسود
نظر بر چشم خوباں فرض عین است | کہ روشن می نماید عکس مقصود
زہیبتؔ عشق از دو رخ مداں کم | بر آرد از دمار عاشقاں دود
پناہ سایۂ سروے نشینم | کہ سدرہ ہست ہمہ آں ظل ممدود
ترا گر حسن ہر روز است افزوں | مرا ایں درد و غم اندوہ افزود
ز وصل او زمانے برنخوردیم | ولیکن درد او ہمواره موجود
محمد عشق بازی شیوۂ تست | شود ہاں عاقبت کار تو محمود

ہیبتؔ

نود گشتہ است عمرت اے ابوالفتح

رسیدہ با نودؔ در حکم مقصود

نابود

یار من شرمگیں است چہ تواں کرد | کودکے نازنین است چہ تواں کرد
طلب وصل زو میسر نیست | دلبرے پر زکین است چہ تواں کرد
او ندانَد کرشمہ کردن لیک | خلقشؔ ایں چنیں است چہ تواں کرد
بوسۂ چوں بخواہم از لب او | غمزہ اش در کمیں است چہ تواں کرد
چشم از آں رخ چہ گونہ بر بندم | دیدنش عین دین است چہ تواں کرد

خلقؔ او

پند گویا ز پند خود باز آے — بے رخش دل حزین است چہ تواں کرد

نقش او بر جبین جان و جہاں — ہمچو خاتم نگین است چہ تواں کرد

عالمے از جمال او بر خورد — خواجہ شیطان لعین است چہ تواں کرد

از پئے کہ سرین و جعد دراز
میر ما و اسپین است چہ تواں کرد

خوبرویاں اگرچہ بسیار اند — شیوہ و شکلہا بسے دارند

ہر کسے شد اسیر ہر شکلے — ہر یکے در خیال و پندار اند

آنکہ عاشق جمال مطلق شد — از تعین شخصے بیزار اند

(حاشیہ: ن شخصے)

جز یکے در میاں نمی بینند — واں یکے در یکے یکے دارند

خال و رخسار او فریب دہند — کفر و ایماں ہمارہ درکار اند

(حاشیہ: ن ببیں دہند / ن فریب دہند)

دیدۂ اہل درد و غم زدگاں — ہمچوں ابر بہار می بارند

اے محمد تو عشق باز نہ
عاشقاں ہر نفس گرفتارند

ہر کہ در بحر عشق غرق افتاد — گوہر شب فروز دستش داد

نام مجنوں بلند لیلے کرد — حسن لیلے رواج مجنوں داد

خوب را اے خدا اے خوار مکن — شاید سے مفلسے رسد بمراد

در فغانم ز دست آں خود کلم — می کند ظلم و می نہ بخشد داد

عشق آمد مرا ز دولت او — محنت و درد و سوز و غم زدہ داد

می کشم جور و می خورم اندوہ — پیش ہر کس نمی کنم فریاد

با چنیں روے خوب و خلق دگر — مادر دہر کودکے کم زاد

نیست جائے کہ نیست از و خوشنود — نیست آں تن کہ نیست از و دل شاد

اے محمد زکن مکن بگذر
باررا بندہ باش خواہ آزاد

شراب عشق را خفیہ بنوشند | متاع زہد را پنہاں فروشند
زمانے خوش بوقت خویش باشند | برائے دین و فردا ہرچہ کوشند
چرا بجرے بوقت خود نگردند | چرا چوں چشمہ کوہے بجوشند
زہے ذوقے عجب مستی ملے وقت | کہ مے با یار نوشند و خروشند
برائے یک نظر بر روئے خوباں | بسے پیتان محنت را بدوشند
دلا برخواست حق میدہ رضائے | کہ بر راندہ قلم بیہودہ کوشند

محمد یک نفس آرام و انجام
کہ پستان عقیمہ را ندوشند

خداوندا خداوندا بدہ داد | مرا از دست من فریاد فریاد
جہاں جملہ بکام ما عجب نیست | ہمیشہ درد و غم یزداں یزداد
خیال جعد او بس کنج شیں را | پریشان میکند از کار و او راد
دلم تا شد اسیر آں دو گیسو | ز بند بندگی شد پاک و آزاد
ز دم دستے بسودم نار پستان | ازیں راحت دلم با سینہ بکشاد
تعالی اللہ کہ عشق سرو قداں | بگویم راستی بو الفتح یزداد

ہمہ عالم بذوق و خورمی خوش
محمد با درت از بہر غم زاد

کش بر من قرار آں دل نماند کش سرا من و قرار بود | گوئی ہمیشہ غم زدۂ روزگار بود
لب بر لبش زدم کہ ازاں برخورم مگر | آنجا ہمہ خیالے و وسہے بکار بود
از حاصل محبت و عشقش چہ پرسیم | درد و بلا و محنت درنج و فگار بود

خیال جعد او بس کنج شیں را — خیال جعد او بس نازنیناں را (حاشیہ)
زہے ذوقے — زہے ذوقی خم مستی (حاشیہ)
کش بر من قرار — بود (حاشیہ)

در بوستان عشرت خود کرده ام گذر میوه گلے نبود ہمہ خار خار بود

بودم بیک شراب کہ یک بوسۂ لبت مست و خراب کرد ترا خود خمار بود

تیغے کہ دوش بر سر من بر زدی ز خشم کاں سر ز تن برفتہ دریں انتظار بود

عمرے کہ بر در تو ابوالفتح خوار زیست

باللہ کہ سروری و ہمہ افتخار بود

شمع رخسارے مرا پروانہ کرد لعل میگونے مرا مستانہ کرد

جورِ او بشنید ہر کہ در زماں دفترے بنوشت خوش افسانہ کرد

اے کہ می پرسی چرا دیوانہ زلفِ خود را گو چرا دیوانہ کرد

آشنائی با فلاں کس کم کنی کاشنا را او ز خود بیگانہ کرد

من سرود حجلہ میگفتم شبے آں عروس مست من فرغانہ کرد

کیست کو جانہا پریشان می برد یار دانم زلفِ خود را شانہ کرد

من نخوردستم عرق نے آب جو

ای محمد لعل او مستانہ کرد

محمد عشق را ہنجار باید طریق جادہ بس ہموار باید

بروں شد را بہ بیند و دروں ہم گریزگاہ را در وار باید

اگرچہ خوبرویاں نیک خوبند جفا و ناز ہم در کار باید

ازاں لب بوسہ گر شد اشارت ازیں سو کار بے افگار باید

مرا شیریں زبانی ازکجا شد لب معشوق شکربار باید

محمد عشق بازی شرط کار است

ولیکن عشق را ہنجار باید

جز جعد تو اے جوان دلبند در خانۂ دل بلا کہ افگند

نسخہ: بہ بیند حول درون ہم

شمع رخ من همواره می سوزد | جان و دل من فدات که اسپند
هر شام مراست گریه و رنج | تو صبح صفت کشاده می خند
آن جعد و سرین است کوه و مار است | مار است سیه بکوه الوند
این مردن من ز عشق تا کے | وین ناز و کرشمهٔ تو تا چند
با ذیل تو دل چنان به بستم | چون خرقهٔ صوفیان به پیوند
تو عیب بتان چنین مبینی | گزشت مزاج تنگ چشم اند
حسن و نمکے که در تو افزود | سوز دل من بکرد صد چند

بو الفتح سخن ز لعل کم گو
بنراد آنچه هست در آوند

حسن تو اے نگار مرا عشقباز کرد | شکل تو اے سوار مرا ترکتاز کرد
اے هر که دید قبلهٔ ابروے آن جوان | از قبله باز گشت بسمتش نماز کرد
آن قد همچو سرو رخ لالهٔ فام تو | از کشت و باغ هر دو مرا بے نیاز کرد
وی باده خورده هست و پریشان همی گذشت | دنبال او نمودم و او احتراز کرد

الطاف دست عام ولیکن مرا خصوص
دشنام چند داد و ز خلق امتیاز کرد

اگر یار ما هستی خردمند | مده دیوانه و سرمست را پند
مرا در گریه و اندوه میدار | تو با بیگانگان خوش باش می خند
ز من آسوده تر دیگر نباشد | که هستم من بدرد و رنج خورسند
سکان جعد تو بند نیست محکم | که در هر پیچه اش چند نیست در بند
کمند جعد تو دامے دراز است | بهر حلقه و صد شهباز افگند
جفا و ناز تو این گریهٔ من | نظاره کن میان روزکے چند

سرینت
فامت
گرچشم
ابوالفتح را

نہ من مانم نہ تو نے ناز و گریہ | بماند جز کہ بوے از عود و اسپند
شدم پیر کہن در عشق بازی | مرا توبہ نمی بخشد خداوند
اگرچہ آشنائے بحر عشقیم | ندیدم عشق را اندازہ آوند
سرم در گرد پائے مادرے باد | کہ زادہ چوں تو زیبا روے فرزند
چو مرغ وحدت اینجا کرد پرواز | ہمیں کن را بیکبارہ پراگند

یکے کفرے دگر بنگر نہانی
محمد با بتاں خوش ہست و خورسند

کہ دید آں چشم تو وانگہ نہ غلطید | کہ زود ستے بجعدش نیش نہ پیچید
کرا با جعد تو افتد سروکار | ہمارہ چوں سیہ مارے نہ گردید
کہ زد بوسے بہ لعل تو نشد مست | شدہ دیوانہ در میخانہ گردید
گدائے بر سر کویت گذر کرد | کہ از ہر دو جہاں یکبارہ برید
حریف من شبے سرمست آمد | سرے بر زانوام بنہاد و غلطید
بخفت و بخت من بیدار بودہ است | چگویم تا چہا چشم دلم دید
شدم در باغ و باغی خفتہ بودہ است | چگویم تا چہ گلہا جان من چید
ہمہ دیدم صفا و روشنائی | مگر نورے ز روے یار دزدید
محمد را بپرس از عشق بازی | کہ او از جد خود احمد بپرسید

بگفت ای کودک شائستۂ من
زہے کارے کہ آں فرزند بگزید

آں جواں من جواں ارجمند | من یکے محتاج و مسکیں دردمند
من کیم تا لاف یاری آکش زنم | ای ہزاراں بر رخش چوں من سپند
رسم رسوایاں مرا خوش آمدہ است | نیکنا مازا ہدا بر ما بخند

ت عشقیم

ن زادہ دارد

ت کہ جعدش سر نہ پیچید

کیست کو بر پائے سروے پست گشت | تا کرا باشد چنیں بختے بلند
ذل و خواری کس نکردہ است اختیار | بر درت تقدیر حق مار افگند
عشق بازی اختیار من نبود | ہر کجا خواہند سر خود نہند
ما بہ پیش کس فرو ناریم سر | لیک جعد تو مرا شد پائے بند
ہر کہ عاشق می شود دیوانہ ایست | تو بزنجیر سر زلفش بہ بند

ہر کرا خواہند بر سر می نہند

است

سید بوالفتح یا وہ مے رود
گرد آور زان وجدم چوں کمند

گرچہ ہستم سر فرازے ارجمند | بندہ گشتم من ترا اے دل پسند
دوستی سرو قد گلعذار | گلبن عیش مرا از بیخ کند
من اسیر و مبتلائے ماندہ ام | نیک خواہانم چہ می گویند پند
بہر مردے عاشق یک کودکے است | بالضرورت گشتہ است او ریش خند
مرداں خود جان خود در باختند | بر رخ خود برقع میداری تو چند
از خیال خال زلف و روئے تست | صوفیاں کاندر سماعے می جہند

سر فراز و ارجمند

ای محمد گر تو عاشق گشتہ
ہمچو من دیوانہ باش و ہم لوند

آتش عشق و محبت در دلے کافروختند | جان و تن با سینہ و دل ہمچو کاہے سوختند
در بر ہر کس قبائے و کلاہے بر سر است | ژندۂ درد و بلا را بہر ما ہم دوختند
اوستاد عشق و پیر درد از مہر و کرم | صبر بر جور و جفائے دوستاں آموختند
اے خوشا مرداں جوانمرداں ساہ عشق او | از برائے درد و غم را دین و دل بفروختند

ای محمد ہمچو پروانہ بسوز از شمع رخ
آتش عشق و محبت در دلت افروختند

بیچاره دلے که مبتلا شد — قوتش ہمه محنت و بلا شد

اے ہر چه که بود ناسزایش — عشق آمد و ناسزا سزا شد

عاشق نه بود به شرع ماخوذ — عشق آمد و ناروا روا شد

ایں آتش عشق سوخت جمله — یا رب ہمه خیر و شر کجا شد

اے ہر چه که بود درد و تاریک — عشق آمد و روشن و صفا شد

ما جمله جہاں بیک پیاله — وادیم که درد را دوا شد

یا رب که چه دارد آں عشق — بیگانه که بود آشنا شد

مرغے که صبور بود و زاہد — عشق آمد و مرغ در ہوا شد

عشق آمد و رفت ہر چه با ماست — کاں غم و محنت و بلا شد

اے یار بیا که من برفتم — جان و دل و دیں ہمه ترا شد

اے ہر که نباخت عشق بازی — او زاده ز مادرش چرا شد

تا لذت درد عشق گیرد — بر زینت خمر ابتلا شد

گر دار زبان خود محمد
کایں قصه حریم کبریا شد

شرابے خورد و خوبے خوب تر شد — ہر آنکو دید او را بے خبر شد

ز شوخی چشم مستان است غلطان — رخش چوں لاله تر تازه تر شد

خراماں میرود سینه کشیده — ہر آنکو دید دستش در کمر شد

سیه خطے که گرد رو بر آمد — تو گوئی سبزه گرد غنچه بر شد

دگر ہم نسبتے کردم تو بشنو — تو گوئی کلفه بر روئے قمر شد

ہر آنکو قبلهٔ ابروئے او دید — در محراب بر سمت دگر شد

گر از لعلش چکید یک قطره مے — جہانے مست و بیگانه بے خبر شد

هر آن تیرے کہ زاں غمزہ کشاید جگر نیشانہ سینہ چوں سپر شد

جمالِ تو دگر حسنے نمودہ

محمد را غزل وزن دگر شد

ز چشم مست تو عین الیقیں شد کہ ہر کہ دیدہ اش بے عقل و دیں شد

ہزاراں آفریں بادا بریں دل کہ با درد و غم تو ہمنشیں شد

اگر لطفے کند لعلِ لب او چرا غمزہ ترا اکبری و کیں شد

ز بوے جعد و جیب و دامن او چمن با مشک و عنبر شہ نگیں شد

سلام اللہ ای ساقی غمہا بدہ پر پر کہ قسم ما ہمیں شد

من از سودائے ایں خود سود کردم زیان جان و جاہ و مال و دیں شد

محمد از کہ شد رنجور و لاغر

غمم شاد یست و رنج من ہمیں شد

دل عاشق اسیر یار باید تنش آزردہ و افگار باید

لبش خشک و دو چشمش تر بہ بینی برنگ زعفراں رخسار باید

باہ سرد و سینہ گرم یابی تنش لاغر نزار و زار باید

غذائے او نباشد نان و آبے بخوردن خون دل درکار باید

ہوائے گلستاں او را نباشد خوشی و گشت او و رخسار باید

دلش غمگین و سینہ پارہ پارہ تنش رنجور و پر آزار باید

بیاید تا کشد او جام مستی برائے درد و غم ہشیار باید

ہمارہ عاشقاں صائم بمانند بخر مائے لبت افطار باید

محمد عاشقاں گمراہ باشند

برائے گمرہی سرکار باید

پر از کبری

تعالی اللہ چنیں بر من خدا کرد | کہ محبوب مرا از من جدا کرد
چگویم بر کنا لم از کہ پرسم | نہم گردن کہ ایں جملہ خدا کرد
مسلماناں مرا فریاد فریاد | خزینے ہم بدرد من دوا کرد
شبے با ماہ روے بودہ آم خوش | طلوع صبح ما را در بکا کرد
فراق آں کلہ پوش قبا دار | قمیص ہستی ما را دو تا کرد
ز درد و غم نبود ستم شعورے | وے آں نظرۂ الاوے بلا کرد
ہوائے وصل تو ما را سبک ساخت | لطیفہ ناز کے مثل ہوا کرد
نکرد ست ہیچ کس با من وفائے | مگر کہ درد و غم با من وفا کرد

ز درد و غم محمد برخوری تو
بہ برخورداریت ما درد عا کرد

آں چشم مست او کہ دلم را خراب کرد | تن را نزار ساخت جگر را کباب کرد
چشمش نگر کہ ہر طرفے لحظ می کند | غلطید نش بہ بیں کہ جہاں را زار کرد
یکبوسہ با کنار از وکردم التماس | دو شے و چشمکے زد و ہر دو جواب کرد
از لطف خود نہاد زباں در دہان من | آوند خشک سوختہ را پر گلاب کرد
وعدہ بکشتنم کہ نمودی در نگ چیست | رحمت خدا بر او کہ بکارم شتاب کرد
تیرے کشادہ بود بسمت شکاری | بر سینہ ام خطا شد و ترکم صواب کرد

اے چشم رو سیاہ چہ تر داس شوخ
بوالفتح را بیک نظرے بیں خراب کرد

یار آمد بوسہ ستم زد | شہ آمد و طبلکے کرم زد
خوش وقت کسے کہ جام عشقش | بہ خورد و پیالہ دم بدم زد
سر ہر کہ بدرد و غم برافروخت | در ملکت عشق او علم زد

ن کہ مرضیم
ن خوش غنودم
ن قباپوش وکلہ دار
ن خراب
ن این

اے ہر کہ بدید لعل میگونش | خمارہ تمام را سلم زد
او ذوق عشق ہر نوردیست | بر ہستی و نیستی قلم زد
او قایل صدق و راستکاریست | آنکس کہ وجود بر عدم زد
معشوق بہ پیش او خود آید | در عشق کسے کہ یک قدم زد
از لطف سکے کنار بخشید | وانگہ لب بر لبم بہم زد
از صحن ہنبرد گوے او برد | خود را کہ ز کمتر انش کم زد
ما ہیچ حدیث را ندانیم | عشق آمد و جملہ را رقم زد

بوالفتح مست آں خیالم
دوست آمد و بوسئہ ستم زد

دلت تا بر رخے چوں مہ نباشد | ز درد و سوز غم آگہ نباشد
ہمہ در میہمانی یار گردند | بوقت درد یک ہمرہ نباشد
اگر با کودکے پیرسے ببازد | بر یشش جز ہمہ قہقہہ نباشد
پس از دیرے وصال یار یابد | ز بس لذت بجز خرخہ نباشد
گزینند گر بکار ما جدائی | بجز اندوہ و درد وہ نباشد
جہاں ایں چنیں بے عاشقے نیست | عروسے ایں چنیں بے شہ نباشد
ہزاراں آفریں بر صانع تو | چنیں صورت بدرد زہ نباشد
ہوائے خود اگر مرغے پریدے | ببام آں مہ من رہ نباشد
اگر بوسے ز لعل او بخواہم | از و جز غمزہ وجز نہ نباشد
وے کا فتند فرو کوے ز نخدانش | بوسعت عیش آں خود چہ نباشد

محمد عشق بازے نیستی تو
ترا از درد و غم آگہ نباشد

منت خدای را که مرا عشق باز کرد | از دل قرار برد و تنم را گداز کرد
چشمش که فتنه باز و غمزه که خون خورد | جعدش که دل رباید و قصه دراز کرد
هر کس که دید قبلهٔ ابروی آن نگار | محراب را گذاشت و بهانسو نماز کرد
هر کس[ن] لب خراب ترا جام باده کرد | سر سینه را کشید بسی سرفراز کرد
تو عشق را مدان که کم از دیو پریست | بر هر که شد مسلط گمراه ساز کرد
ای خواجه مقام که از جان و سر بخیز | کار قمار باز بسی پاکباز کرد
هر محنت و جفا و ستم بر تو میرسد | در بوسه بدانی او زخم کار کرد

بوالفتح عشق بازی و انکه گمان زند
او عشق باز نیست از و احتراز کرد

[ن: هر که که آن خراب]

منت خدای را که مرا عاشق آفرید | بهر غمان و گریه و اندوه برگزید
شبها گذشت روی غنودن ندید چشم | گویی که آشنائی زین آشنا پرید
هر یک برای چیزی خوی آفریده است | ما را برای محنت و درد و غم آفرید
دلال شوق عشق چو بازار گرم یافت | جان و دلم بداد و دلاش بها خرید
تیری که ترک عشق بسمت دلم گشاد | دل عزو لی نمود که جان را بپر کشید
بلبل بباغ نغمه زد و از درد گل گریست | از آب چشم بلبل گل هر طرف دمید
در سر اگر ندارد بر چشم رسم عشق | ابروی را بگو که چرا تیر تو خمید
بر در فتاده کشته معلوم نیست قاتل | منکر چه می شوی تو که بتیغ تو چکید

بوالفتح شیخ کهنه و این تحفه زبه بین
بر شوخ کودکی که برغبت شده نوید[ن]

[ن: مرید]

ما را حیات بی تو میسر نمی شود | جز نقش تو بسینه مصور نمی شود
تقدیر خواست چون تو مثالی دگر کند | آخر بفکر و دیده میسر نمی شود

چیزے با تنہائے کمالات خود رسید | بروے مزید نقصان دیگر نمی شود
حق التحقیق است که الله قادر است | نقصان عقل ماست مقر نمی شود
بے نور آفتاب و بے روشن چراغ | این کلبۂ ظلام منور نمی شود
ایمان و کفر هر دو فزاید نزوال | طاعت گناه هر دو برابر نمی شود

ما را دلے که بود بدلبر سپرده ایم
نسّاخ را تبیح مکرر نمی شود

مرا با جعد تو کارے چو افتاد | دل و جان و تنم قربان تو باد
خیال وصل تو با وصف باهم | مرا خوش کرده بیدار ندر باد
پریشان کرد گیسوے تو دل را | بغارت برد هر اذکار و اوراد
سرت و قد تو طوبی است و بستان است | که در شنید بجز ابدال و اوتاد
ولعبان
دل من برد و کرد اغماز و انکار | مسلمانان مرا فریاد فریاد
نهال قد او یارب بلائے است | مرا برکند او از بیخ و بنیاد
بخندائے زاهد و شیخ و مذکر | مرا با رسم رسوایاں خوش افتاد

ترا هست عشق بازی رسم معتاد
محمد تو همیں خواه از خدا داد

دل و جانم فدائے آں جواں باد | کز و هر جا تبے شور است و فریاد
یکے گوید که دل آں دوست من برد | دگر گوید که جانم داد بر باد
چه نالم پیش تو از ظلم و جورش | چه گویم گر ستم کار است و بیداد
چه بنمائی جفا هر لحظه زاں چشم | نهادی خانۂ بیداد بنیاد

بدست بیوفائے ام گرفتار
ابوالفتحا مرا فریاد فریاد

بے نیازی نازبازی میکند　　تونیازی جاں گدازی میکند
جملہ دینہارا بیغما می برد　　لشکری ترک و تازی میکند
سرورا پامال می سازد بباغ　　بر گلستاں سرفرازی میکند
عشق او بر جان مسکینم بباخت　　با کبوتر بازبازی میکند
لعل بخلے میکند یک بوسہ را　　دل بہ وہمش کارسازی میکند
عاشقے کو جعد او را میکشد　　دست بر بارے درازی میکند
اے محمد مرد عشق او نہ
بی نیازی نازبازی میکند

دردے کہ دوا پذیر باشد　　دل با بوسے و بجاں گزیر باشد
جانے کہ ز عشق مبتلا شد　　او روشن دل بصیر باشد
چشمے کہ ز خوب باز بستہ است　　بینا نبود ضریر باشد
یک لحظ نظر ز خوب روے　　اندک نہ بود کثیر باشد
از دیدن چپ و راست غم نیست　　محبوب چو در ضمیر باشد
مجنوں نہ کند نظر بخوبے　　لیلیش چو بے نظیر باشد
او سخرہ کودکاں بدخو است　　گر عاشق مرد پیر باشد
از گشتن پایمال غم نیست　　گر سرور یتا دستگیر باشد
شاہے و شہنشہے است آں دل　　کو جعدہ ترا اسیر باشد
بر دست کشی چہ زہرہ داری　　گر جعدے پاسے گیر باشد
بوالفتح تو خوار آں درستی
ایں خوار وے امیر باشد

ہر کرا در عشق توت شود　　نفی ہستیش باثبوت شود

دل بجوے بجاں
گزیر باشد

دشنش

زلف او را مثال افعی دان   هر که دل بستهٔ زند موت شود
گر گشاید زبان لب شیرین   افصح الناس در سکوت شود
بیت و شعر که ذکر جعد در آن نیست   خانه‌اش افضل البیوت شود
گه سر بنا هر آنکه در پیش تست   پیشگی سنگسار کوت شود
مهر و مه را نظیر و فرقی نیست   ور بود در روشنی روت شود

اے محمد ز وصل و ہجر رهد
هر کرا درد عشق قوت شود

عشق بازا شراب باید خورد   مست و مدہوش می بباید مرد
گر بخواہی ہماره باشی مست   لب خود بر لبش بباید برد
نیست مقصود باده جز مستی   خواه صافی بنوش و خواہی دُرد
غیرت کبریا بر آید گر   چه نبی و ولی بزرگ چه خورد
عاشقان را بده محمد پند   که شب و روز باده باید خورد

اے نظر باز اہل دل که توئی
میر بو الفتح گو ز میدان برد

عاشقے کو شراب بر نخورد   خویشتن را بدست می سپرد
پردهٔ کبریای عزت را   زور مستی وے فرو بدرد
عاشقے صادقے است و نادر   کز پے یار خود ز خود ببرد
عاقبت خیر باده نوش ہمانست   مست و بیہوش در خمار مرد
ہمت تو ترا روا دارد   که دو ہر دین و آن جهان نخرد
طائر ہمت تو تیز پر ست   ہم ازان در درآورد بپرد
اے محمد بلند ہمت باش   عشق را قوت کرد تا بخورد

مدہوش در خماره مرد

بلبلے باش گلبناں را بجے

نے خرے کاخرے فتادہ چرد

گر یار رہ صفا گذیرد — درد دلِ ما دوا پذیرد

آنکس کہ شہید عشق گردد — زندہ درد و غم نمیرد

سر حلقۂ پیشوائے رندانست — آنکو پسِ حسد یار گیرد

بوالفتح امیدہا بر آید

گر یار رہ صفا گذیرد

حسن رخ تو جمال افزود — جان و دل و دیں تمام آسود

یک لحظہ بچشمکے کہ دیدی — جاں را برسید عین مقصود

سرمست خراب کرد آں لب — از دور اشارتے کہ بنمود

اے وائے ہزار وائے بر تو — گر یار تو نیست از تو خوشنود

عشق آمد و رفت عیش و عشرت — صد محنت و رنج و غم بیالود

بنیاد نہاد عشق بازی — جز درد و بلا نبود مقصود

اے عاشق خوش بکش ملامت — عشاق ہمارہ اند محسود

بوالفتح نشان عشق فرما

چگویم زو نہ حد است و نہ محدود

ہرچہ در عاشقیت پیش آید — گرچہ نوش است وگرچہ نیش آید

برسر و سینہ و دو دیدہ بتہ — زیں سبب کم نہ بلکہ بیش آید

پیشۂ عشق ہر کہ شیوہ گرفت — درد او را بجائے کیش آید

اے جواں مرد عشق بازی بست — عشق را شیر ہمچوں میش آید

اے محمد خدائے را بہ پرست

مرد عابد برون ز خویش آید

ردیف را

نے ممکن وصف وجای تقریر — آں کیست کہ میرود بہ نخجیر
از دست کمند گیسوانش — پائے دل دوستان بہ زنجیر
استاد معلماں با جل — پیرایہ دختران کشمیر
اینست بہشت کہ می شنودی — کز دیدن او جواں شود پیر
در باغ وجود سادہ بنگر — صد گونہ بہشت گشتہ تصویر
یارا سر ماو آستانت — رفت است بریں حدیث تقدیر
سودائے بتاں ز سر فرونہ — ورنے خرفے شوی تو ای پیر

بیچارہ و مبتلاست بو الفتح
تدبیرش چیست ترک تدبیر

بس جعد و سرین آں ستمگار — ادبار نمود روے اے یار
از لعل لبش گہے چکانست — نہ مست شدیم بلکہ ہشیار
دانستم ذوق مستی مے — کردیم ز تو بہ توبہ صد بار
گر ہست ہوائے کشتن ما — ما را بدست ہجر مسپار
آہستہ تر بر آں سبکتر — تا گیرم ذوق درد بسیار
من سر بہ نہم تو تیغ میراں — لیکن بہ ہزار ناز و انکار
ایں راندن تیغ و ذوق راندن — میخواہم از خدائے جبار
ہر دو ابدی شنو محمد — با محنت و درد و غم گرفتار
تو ہر چہ کنی بدیدہ و سر — دارم دلکے ہمی وفادار

خر شا فے

ادبار نمود ز رو سینے ادبار

بروں شنود

بروز دوشنبہ نہم ذی الحجہ سنہ ۲ مرا برائے کتابت وادند

این عالم پر ز خوبرویان است
الحق که به پیش تست اقرار

شاد باش اے عاشق دیدار یار — فارغ از نابود و بود روزگار
غرقه در دریاے مستی و خوشی است — آنکه او میگون لبے دارد کنار
ہر کہ با خوبان نشست است خاست است — از سر زہد و صلاح و رسم و عار
جعد او دیدم رسیده بر سرین — وہم بر دم بر کجی بر رفته مار
ہر چه از یارے رسد خوشتر بود — گر چه باشد محنت و درد و فگار
جرعه یابم اگر از جام عشق — جان و دین و دل کنم بر روی نثار
اے که پندم میدہی از یار دل باز آر — باز می آرم و لے بے یار دل آید چه کار

ہر که با خوبان نشیند خیر دار از جان و جہاں
عاشق و دیوانه گردد گم کند صبر و قرار

بامداداں چوں نباشد دیدن رخسار یار — مژده شادی نماند تازگی روے یار
گلبناں را بر فزاید دلبراں را حسن و ناز — عاشقاں را وصل باشد بیدلاں را غمگسار
تو نظر بر خوب داری قد و قامت بنگری — من نه بینم در میاں جز حسن و صنع کردگار
آں سرین و آں کمر آں جعد تو دانی که چیست — آں یکے کوہے ست و دوم کاو و سیوم ہست مار
قدسی گر صورت بازی نمودست مر ترا — شاید ت سازی تو او را حاصل آں روزگار
گر تو دنیا می پرستی عاشق موے نه — ہاں بگو استغفر الله اے محمد از دو کار

پاک باز و پاک باش و پاک ماں و پاک دار
نیست اندر ہر دو عالم جز یکے اندر شمار

آمد گہے انکه یار با یار — گیرند کنار و بوسه در کار

پس دیر آمده ز دوری — زاں سینه بسینه سود اسرار

حضرت سید اکبر حسینی این غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز یکشنبه ... ماه صفر سنه ... و نیز در ملفوظ روز سه شنبه بست و پنجم ماه ربیع الاول سنه ... فرموده اند

صد راحت زان دو بوسه افزود | گیرم که نه کار[1] بود نه آزار
از سرو براستی بگویم | چوبیست دراز بی گل و بار
از قامت یار من چه پرسی | پربار گلیست خالی از خار
سرویست ولی چو ماه روشن | ماهیست ولی بسی نمکدار
عشق آمد و غم برآورد | بربست فراغ رخت را بار

بوالفتح مپرس از محمد
مسکین وی بر غمی گرفتار

مائیم بدرد دل گرفتار | مائیم اسیر آن جفاکار
مائیم بوهم لعل مفتون | مائیم و خیال خال آن یار
سودازدگان زلف اویم | حیران شدگان آن ستمگار
مائیم سلیم و دل شکسته | زخمی بزد دست آن سیه مار
افسوس چه کنم اثر ندارد | ماری[1] بگزید عشق ای یار
ماهم به هوس به بر گرفتیم | بر شکل دو زلف[1] یار زنار

می نوشد و می فروشد آنست
بوالفتح محمد است می خوار

آن جوان راست قد کژ رفتار | جگر و دل بخورده چون کفتار
آن جوان که سرین است هر که بد | رو کند او نماید استدبار
غمزه اش ترگکی است خونریزی | لعل او هست ساقی خونخوار
گشته ام من اسیر زلف یکی | سخت استوار[1] بر جفا و فگار
جعد او خانها خراب کند | سینها را همی گزد آن مار
پدرش تا کدام بدبختی است | مادرش تا که هست آن بدکار

[1] ن۱ کار نبود آزار؛ ن۲ بکار بود آزار
[1] ن۱ مارا
[1] ن۱ دو جعد
[1] ن۱ صبور

کرد بوالفتح بس گناہ عظیم
یک نظر شد بلائے او ہر بار

ترا حسن و نمک با زیب بسیار — کرشمہ ناز ہم ہستند در کار
ترا جعدے سرافراز سیت سرکش — خرابے کز روے سختے سیہ مار
بہ بیں ہر دم کہ چشمم چو پیہ غلطاں است — نباشد ایں چنیں شخصے وفادار
بیک چشمک دو عالم را ببازد — مگر غمزہ کہ ترکے ہست خوں خوار
نہ بُد در ملک بالا ہیچ سروے — خراماں رہ روے چوں کبک رفتار
سر زلفش عقیل عاقلاں را — بجولانی شدہ ہر سو گرفتار
اگر خندہ زند لب را کشاید — شود پیدا چو دندان گہر بار
دہاں بستہ شود ہر قافیلے را — مثال گنگ باشد گاہ گفتار
کسے کو خال و خد تو بدیدست — بدانست کفر و ایمان است در کار
کدام است او کہ با من عشق سازد — کز آں دل کہ خواہد وصل آں یار
ردائے کبریائی در برِ من — ازار بے نیازی کردہ اظہار

شنیدی ایں غم آنرا بر آمد
بر آں کوہ سریں افتاد چوں خوار

ہم آنرا کہ بر آمد
غم آنرا چون بر آمد
بر آں جعد سیہ شب

بدام جعد آں شب کرد برکار — مبادا شکل من دیگر گرفتار
چہ شیریں بازی است ایں عشق بازی — نباشد گرد در تلخی گفتار
ہمہ شب با جوانے مست خفتہ — کنار و بوسہ ہم بود در کار
زہے ذوق و خوشی و روح راحت — زہے مستی خمارش نے نہ افکار
وقار و وفر باشد بس بلندے — ترا گر گہ سر بینے کرد سنگسار
ببازی عشق ور دردی نبوشتے — تو خود را در جہانِ انس شمار

منم تنها و تنها باد زلفش — سرے نیست گویم با که اسرار
گرفتاری ما آزادی ماست — ترا من بنده گشتم ز احرار
ترا سودائے جعدے گر سر افتاد — ازاں حلقه بروں شد سخت دشوار

مپرس از من محمد چونه تو
گرفتارم گرفتارم گرفتار

درختے دیده ام سروے . . . — که بارش بسته بادام و انار
زہے حسنے که دارد آں جوانمرد — دل و ناز و کرشمه بسته بسیار
سیه خالیست بر لعل لب او — حبش با روم شد زاده یکبار
ز خوباں ہر چه می آید سمر غرب — دریغا نیست کس زیشاں وفادار
بہار آمد جہاں را تازه تر کرد — بجائے گل به بسته در دلم خار

محمد را ز حال او چه پرسی
گرفتارم گفتارم گرفتار

من ندارم ہیچ دلبندے مگر گیسوئے یار — من نجویم ہیچ دلجوے مگر لعل نگار
من ندارم ہیچ دلجوے مگر گیسواں شمع رخ — من ندارم جز پناه بیکسی و شرمسار
عشق پیچوں کہنه شود داواد داوے کم تو — ہر زمانے میفزاید محنت و درد و نگار
صد ہزاراں عزت و دولت بود جان را — گر بمیرم بر درش آزرده و خوار و نزار
گر بدست خویش خون من بریزی وے ستے — ور تو فرمائی بود ہم کار و بار و بار کار
زاہدا طعنه مکن رو خوب را کن لحظه — تا بدانی روز افتاده چه دارد روزگار

اے محمد بارہا من گفته ام من بارہا
زنہار از عشق بازی زنہاراں زنہا

ندیدم ہمچو تو یارے ستمگار — نیابی ہمچو من دیگر گرفتار

(حاشیه: من ندارم ہیچ دلسوزے مگر آں شمع رخ — عشق کہنه چوں)

؎ اس غزل صرف در دیوان نمبر (۳) یافته شد آخر الفاظ مصرعه اول مطلع را کرم خورده

ندیده چشم تو الا که غلطید | هر آن مردم که کرده لحظه یکبار
چرا شد مبتلا جان و دل من | ترا حسن و نمک گر هست بسیار
نهادم سر چو بر در رحمتے کن | بنه بر فرق من کف پاے یکبار
لبِ میگونِ او مے خوارهٔ بت | که جام عشق ازو ے گشت برکار
محمد جان و دل را تو سپر ساز | که ترکِ غمزه تیرے میکند بار
مثال قابِ قوسین است لعلت | میانش حلقه کرده خطِ پرکار

ابوالفتحا بگو بس کن محمد
زبان گردآر از اظهار اسرار

دل بدل آرام ده جان بجوانان سپار | خانه بیغما بنه رو بخرابات آر
یک قدحے پر بنوش لذت مستی بگیر | تا بشناسی که چیست مقصد و مقصود کار
خانه طامات را نیک مرفع مکن | کشتک نرهات ها سخت مشید برآر
زاویه زور را زاهر تزویر باش | زاهد و عابد بگرد هیچو یکے زار و خوار

گرچه محمد شدی مثل حسین و حسن
دل بدل آرام ده جان بجوانے بسپار

دل بخرابات خرابی سپار | بر سر خم خوش به نشین برقرار
شاه خرابات نگردی به صدق | تا نشوی بر در خمار خوار
جامهٔ تقوے بیکے جام خر | باز تو دستار گرو نه قدحے دست آر
حاصل دنیا بجو ے هم خُم خر | باده بخور وقت به مستی گذار

بوالفتح ترا نیست جز این شیوه
خمر خوری غم مخوری از خمار

غنیمت دار خود را اے برادر | دمے با روے زیبا خوش برآور

مست

مخمور

خیال و وہم را در گوشۂ نہ | بنقد وقت خوش باش اے برادر
دمے چند اے پسر داری شمر دہ | بمستی و خوشی آں را بسر بر
ترا باید کہ غلطی در بر دوست | وگرنہ او فتادہ باش بر در
بساط زر درا بر پیچ و گرد آر | کہ دکان رفت سیم ہست نے زر
اگر سر را ببازی خود حریف است | سرت بازر نمی دارد برابر
قد موزوں او نخلے است سروے | لب میگون او شہد نیست شکر

محمد چوں ندیدی غیر حق را
بکن تحریر بہ گو اللہ اکبر

ہر کرا با جعد او فتادہ کار | ہمچو من دیوانہ گشت و بیقرار
ہر کرا او یار و اقبال است بکار | رست از افکار و از رنج و فگار
گرز جور یار نالیدن رواست | معنی فاصبر چہ شد اے شرمسار
با جوان من شبے خوش بودہ ام | بوسہ بود و یکدو کازی باکنار
او ہمی از ناز می نالید زار | عشق من افزوں ترے شد پایدار
گلبن جانم ہمیں شد تازہ تر | بوستاں را تازگی داد بہار
لعل میگونش مرا یک جرعہ داد | مست گشتم لیک مستے ہوشیار
مد من خمر م و لیکن ہست مست | مست مستم لیک مرد ہوشیار

شاد باش اے سید بو الفتح ما
عشق می باز و لیکن باوقار

ہست در سر مرا ہوس بسیار | میرے در حضور حضرت یار
یار اگر وقت کار یار نشد | نیست اندر حقیقت او خود یار
ہر چہ خواہی بکن تو بر سر من | کردہ ام من بہ بندگیت اقرار

بکار

یادگار

سالها شد که عشق می بازم | نیست حاصل مگر که درد و فگار
عشق آمد وجود رخت به بست | هیچ نگذاشت جز که ناله و زار
بر دل تان اگر غمی نبود | بر دل بندگان خویش گمار
کم از عشق یار تو به ولیک | زلف بی جانش نیست بر هنجار
فهم و عقل و علم که باقی است با عشق | هست اعجوبه دگر این کار
عاشقی گر وصال در یابد | درد و غم در دلش بود بسیار

ای ابوالفتح هر که عشق بباخت
از همه کارها شد او بیکار

ندیدم این چنین یاری ستمگار | ندیدم این چنین خوبی دل آزار
برین شکل و شمائل خلف وعده | نزاید مادری کودک دگربار
همه بیگانگی با آشنایان | همی از دوستان همواره آزار
ندارند دوستان از وی نصیبی | مگر درد و بلا و رنج و افگار
بلائی من به بینید ای عزیزان | دل و جانم شده او را گرفتار
ببرده جان و دل منکر شده زان | کجا گیرد کسی کین کرد این کار
ندارم پای گیری دست آویز | بماندم من اسیر آن ستمگار
چه گویم تا چه فتنه شوخ دیده است | مرا بوسه دهد چشمک بر اغیار
نباشد این چنین سروی بباغی | چنین موزون و زیبا کبک رفتار
ندانم تا چه افسون خواند بر من | همه شب این دو چشم مست بیدار
محمد دست او فریاد فریاد | گرفتارم گرفتارم گرفتار
مرا همواره عجز و گریه زاری | ترا ناز و کرشمه هست در کار

ابوالفتحا چه می نالی ز جورش

نسخه ۲ و ۳: بگو دیگر کسی یکبار کرد این کار
نسخه ۲ و ۳: پای گریزد
نسخه ۲: ندانم

کنوں ہاں بس کنی گفتار و کردار

ہر کرا با جعد او افتاد کار — رفت از خود شد خراب و بیقرار

حالت دشوار ما را بنگرید — تا چہ پیچیدست ما را روزگار

لعل او میگوں است و من در مستیم — نقل گاز بے ہست زاں لب نگار

نگار

شاد باش آں شراب لعل او — مست می سازد و مرا بی از خمار

از بے خمار

وصف آں لعل و دہاں او شنو — لعل او میگون دہن شکر نثار

در پس کوہ و سرینے ہر کہ رفت — مدبرے است او مدبرے پس سنگسار

قد موزوں شکل زیبا رو چو مہ — رخ چو لالہ لب چو پستہ گل عذار

چشم خنداں جبہہ تاباں تر ز خور — ای محمد تو زباں را گرد آر

آں حریفے نیست کو در وصف تست

توئی کانجا ترا باشد شمار

اگر معشوقہ خیپدست در بر — تمنا ہا ہمہ گردد میسر

خسیدست

زہے جاہ و جمال و سرفرازی — کہ گر میرم نہادہ بر درش سر

جلال

مرا خواہی بخواں خواہی ز خود راں — نخواہم من کہ برگیرم سر از در

ز خون من بکن صورت وصالے — بکن شخصین را یکجا مصور

قد شیریں تو از نیشکر ہست — رخت تاباں تر از بدر منور

بتا پیرایۂ زیبائی از تست — جوانی ہم ز تو آراستہ تر

کرشمہ ناز تعلیم از تو گیرند — فریب شاں ز تو گشتہ مقرر

شراب بیخودی آں لعل میگوں — کز آں یک قطرہ است آں جام احمر

نبودہ در پیالہ ہیچ مستی — نبودی کز مثال بدر افسر

محمد خوب را ہم تو شناسی

کلام است از خدایا از پیمبر

ترا حسن و نمک حق داده بسیار | مرا از جان و دل کرده گرفتار
دہانِ تنگ تو گوئی نمکدانست | لب شیریں تو گوئی شکر بار
ترا قدے است چوں سرو روانے | کند در گلستان چوں کبک رفتار
گدائے بر درت آمد بہ محتاج | مرا تو آں گدائے خویش شمار
اگر بیند رخت آں شیخ زاہد | فرو د آید از و آں جبہ پندار
کجا آں بخت و آں دولت کہ حق داد | کہ میرم بر درت با رنج و آزار
بیاراں گرد بستانے نگردم | کہ کوئے تو مرا بہتر ز گلزار
مبادا ابر شبے در دے کہ مارا ست | ندارم مونسے نے یار و غمخوار
محمد راز حال او چہ پرسی | کہ مسکینے و رنجورے است بیکار
مرا صوم دوام است اے برادر | بوصل یار خواہم کردن افطار
نباشد ہیچ خوبے بے جفائے | ندیدم گلبنے بے زخم خار
اگر شعرے کنم در مدح لعلش | مجاور گردمے در کوے خمار

ابو الفتح ترا وزنے نباشد
مگر نظمے نویسی بہر آں یار

عشق بازی نیست بازی ای پسر | عشق بازے ہست کارے با خطر
عشق بازی گفتہ ام اے دوستاں | عشق بازی راست مخلوقے دگر
جان و دین و دل بیاز د یک نفس | ہفتنے بر خود نہد یا بر جگر
سرو قدے ماہ روئے گل عذار | سیم ساقے مہ جبینے لالہ بر
یک شبے ما ہر دو یکجا خفتہ ایم | بو و بوسے و کنارے یک دگر
ہر چہ او فرمود من دادم بدو | من از و خشنود او خشنود تر

عاشق و معشوق نامے کردہ ام — ہر دو یک شخصے است دانند و البصر

ہر کسے را بہر کارے آفرید — عشق بازی را بدر دیک پسر — بر دو دیگر نفر

فارغ و بے درد بودم از کجا — او فتادہ بر جمال او نظر

ایں دو چشم یک بلائے بزرگ است — عشقبازی نیست کارے مختصر

ہر کجا کاریست بلائے ہم بود — عشق را یارے نباید کم نظر

از محمد پرس حال عاشقاں

عشق را باید جوانے کم حذر

زلف — اگر سودائے زلفی ہست در سر — غم سود و زیاں اے خواجہ کم خور

رقیباں — چہ باک از طعنہ و طنز رقیباں — اگر معشوقۂ خوش خوست در بر

بیا تا یکدگر عیشے برانیم — در ے بستہ رقیبے شستہ بر در

ہمہ عالم مرا او را ساعتے باد — کہ شنید یار سیمیں تن برابر

توئی ہموارہ در گفت و تجلی — ز روئے محروم ماندہ کور وایں کر

زہے عیش و زہے ذوق و زہے وقت — کہ گشت باغ ہم بارے میسر

محمد را فرود آری چو در گور — زہے روح و زہے راحت سراسر

گو — ندانی گر یکے مردار مردہ است

بجاناں داد جاں شد زندہ از سر

مئے انگور شد ز من مشہور — خانۂ می فروش ہم مذکور

شاہدا نراز دواج ما دادیم — جاہ و جان باختیم ہم از دور

عاشقاں را بلا مپسندید — عاشقانند در جہاں معذور

خوب را بیں روئے بہ نیک نظر — ورنہ باشی سیاہ رو بے نور

یا فرشتہ یا حور — پرتو حسن یار حیراں کرد — جن بود ست یا فرشتہ و حور

غمزہ اش از کمیں بزد زخمے — چشم رنجور گشت دل مخمور
شاد باشش آں دہان تنگ گزد — ہم بوہم گمان است دل مسرور (شاداں)
سرو را تو بلند ہمت شو — از چہ بر حسن می شوی مغرور
یا محمد ہمیں حکایت گو
بادہ صاف سادہ منظور

سوار مست می آید کلاہ کج نہادہ سر — دہن تنبول پر کردہ قبائے حسن اندر بر
ہر آنکو دید یکبارے بسوگندت ہمی گوید — نزاید مادر گیتی جوانے ایں چنیں دیگر
بحمد اللہ چنانستی کہ ہر کس در ثنائے تست — و لے افسوس می آید نداری تو وفا در سر (ہوا)
لب میگون تو یارا ہمہ کس یکزباں گویند — کہ لعلت پاک و پاکیزہ چکد زو بادۂ احمر
نمک حسنے کہ تو داری جہانے مبتلا تو — نداری با کسے سر خوش نخوانی ہیچ را در بر
و گر در بر میسر شد زہے دولت زہے عزت — و گرنہ زینہار از تو نگیری سر زبیش آں در
ہزاراں آفریں بادا ہزاراں شاد باشیہا — کہ من معشوقہ دارم نہ نشیند با کسے در بر
محمد آرزو دارد کہ خوانی بندۂ خویشم
خداوندا میسر کن مرا ایں دولت اکبر

اے چشم شوخ دیدہ ز مردم تو شرم دار — در ہر طرف چہ غلطی ہر لحظہ مست وار
ای شیخ و اے مذکر و اے زاہد کہن — بہر خدائے را کہ ز من پند گرد آر
تضیع وقت کم کن و تشویش را مدہ — تو خود بوقت خود شو و ما را بما گذار
روزیکہ عرض محشر آزادگاں شود — جز مرد عشق باز نیاید در ایں شمار
اے طالب نجات تو دانی و ایں نجات — با آتش محبت ما راست کار و بار
ای عورت عتیقہ و اے سر دیا رسا — در عشق بے نزاع بود مرا بوسہ و کنار (عفیفہ)
تو با خوشی و عیش و فراغت بباش خوش

بوالفتح را محنت و درد و غمان سپا

من بگیرم جویباران سرو قدے در کنار | راست گوئی ہست سروے در کنار جوئبار
کشتنم را وعده کردی موجب تاخیر چیست | منتظر بر در فتاده مانده ام مشتاق وار
از لب میگون او گر قطرهٔ مے میچکید | عالمے سرمست گردد کس نماند ہوشیار
تا سرین و جعد او دیدم پریشان گشته ام | بر سر ہر کو و بازارے و کوه و کوہسار
جان و دل ایثار کردم بلکه دین را باختم | یادگارے زان رخان ما را نماند جز نگار
تا چه خونها خورده ام از بہر آن شیرین لبان | وه زبان چرب و شیرین ہم نبوده سازوار

ای ابوالفتح محمد صدر دین گیسو دراز
مختصر کن چند نالی قصهٔ خود گرد آر

ہر چه از دوست آیدت بپذیر | گر دہد رنج و غم به سینه بگیر
گر ترا دوست دوست میدارد | نیست جز این دگر ترا تدبیر
بندهٔ بندگان حضرت شو | در صف عاشقان بباش اسیر
جعد او نهانها پریشان ساخت | وه که ہر جانبے از دوست نفیر
اے که از روے خوب بستی چشم | چشم بندی مکن خراب کرده بصیر
عشق بازی اگر ہوس داری | درد و غم را بدل بساز خمیر

عشقبازی ہوا پرستی نیست
عشق سلطانست بی شریک وزیر

ردیف زا

شعاع آفتاب مہر افروز | بر آمد صبح گه روشن ترا از روز
فروغ شمع از پروانه پرسند | چه گوید جز مزید سوز بر سوز

سه بروز جمعه نہم ذی قعده سنه ۸۰۳ رقم فرمودند

بقدر هر وجودے جامه دوزند | بلا و غم لباس ماست درد دوز (ن۲: هر روز)

مرا زین سرو قامت روے گلگون | بهار تازه هر بار است در دوز (ن۲: نو روز)

بهر سینه است دل را تیر غمزه | چگونه جان برد زان ترک فیروز (ن۳: سپر)

گزشته است دی و فردا نیاید | بنقد وقت خوش می باش امروز

محمد خیره کرده ست دیدۀ عقل

شعاع آفتاب مهر افروز

اگرچه پیر[۱] فرتوتی کهن ساز | محمد با جوانے عشق می باز

کنارش گیر در بر کرده میدار | بهشتے کرده با حق باش همراز

دلا در دیده فیضے هم از آن گیر | به پنهانے حریفے کرده دمساز (ن۲: بدل و دیده فیض آن جوان گیر)

صفت پیری چو آهن سرد باشد | بآتش عشق گرمش ساز بگداز

بدل کن ضعف پیری را بقوت | جوانے باش سرمست و سرافراز

جوانے را بر کن ایها الشیخ | کشیده سینۀ پا نه بصد ناز (ن۳: کشیده سینه او پا نه بصد ناز)

بیا سینه بسینه لب بلب نه | بگیر از وے نفس چون نفخ اعجاز

برهنه کرد پیراهن بر دوش | کنار بگیر دوی و بوسه با گاز

ابو الفتح همین است عاقبت خیر

ترا با بهشتیان کرد انباز

شادی[۲] بر روزگار جوانان عشق باز | فارغ ز بود و نابود و از خویش بی نیاز

دل بر یکے نهاده و از دیگرے خبر | گاهے بذوق بوسه و گاهے بدرد گاز

بت را چه می پرستی ای مشرک پلید | ابروے یار من به بین و آن سمت کن نماز

عین العیان به بینی آن عین بی زعین | یکصورت حقیقت در پردۀ مجاز (ن۲: در خم گرد ابرو)

خانه خراب کردی بے جعد شهسوار | ای سید محمد و اے گیسوے دراز

[۱] در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبه غرۀ ذی الحجه اندراج یافت [۲] در جوامع الکلم در ملفوظ روز دوشنبه نهم ذی الحجه ۸۰۲ھ اندراج یافت

بالوئے پریشاں درگوشۂ گلستان | سازدوسے آں ترانۂ عشاق راببانز

سعدی نظر بوشان با خرقہ درمیانہ

دادست بحق بندی آں پیر بچہ باز

درجوانی باجواناں عشق باز | پس زعمر خویش برخور سرفراز

عمر با در بندگیت شد بسر | نیستی تو خواجۂ بندہ نواز

خوندکاراں بندگاں را پرورند | نیست از تو جز ہمیں سوز و گداز

از لب تو خواستم یک بوسۂ | چند شیوہ چند مکر و چند ناز

سرو ہم در حسن و زیبائی سرشت | پیش حسن قد تو چوبے دراز

گوشۂ ابروئے تو چوں قبلہ ایست | شک ہمیں افتد ازانم در نماز

پند تو در دل ندارد چوں اثر | اے مذکر چند خائے ژاژ باز

عشق بازی بر محمد فرض شد

فرض عین است با لحقیقت نے مجاز

نازنینا بعفر و عفت و ناز | ہست بسیار را کرشمۂ و ناز

ہفت زیب و فریب بیشتر ک | پاک و پاکیزہ باز سر افراز

سر فقدا بلند ہمت باش | مو درازا درو دریچہ فراز

از ازل تا ابد نہاں میاں | پردۂ بر جمال خود انداز

گر تو راضی شدی بیک نظرے | عزت و رفع گشت آں اعزاز

خوبرویا تو خود پرستی کن | خود بخود با ز ہم بخویش ببانز

ایں سیہ روئے چشم اگر بیند | سوئے تو من کنم از وا غماض

ور بہ گردد دلیر و شوخ شود | باشد او ہر طرف نظر انداز

من نخواہم کہ کس ترا بیند

نیک

جوانے

سرو ہم از حسن زیبائی سرشت است

ہست زیبا فریب بیشتر ک

ای ابوالفتح ہمسم بخود پرداز

ردیف شین

تو شمع حسن را پروانه می باش
لب میگونش را پیمانه می باش

کمند جعد او بر حلقه دامے است
میان حلقه اش تو دانه می باش

به پیش سرو قدش پست میگرد
شکال گیسویش را شانه می باش

ترا ساقی اگر جامے نه بخشد
شراب عشق را میخانه می باش

وصالش گر در یغے دارد از تو
حدیث درد را افسانه می باش

پریشان کرد زلفش سروران را
فراهم گشته تو در خانه می باش

ترا گر که سرینے بپنتر انداخت
تو سنگین دل شو و بیگانه می باش

چرا سوزی محمد از فراقش
تو شمع حسن را پروانه می باش

ابوالفتح انه مستانه سرخوش
لب میگونش را پیمانه می باش

گر بنوشی شراب صاف بنوش
ور بپوشی لباس صوف بپوش

گر بخندی بذوق وصل بخند
ور بگرئی بدرد هجر خروش

زهد و تقوی به هیچ نفروشند
گر فروشی برائے باده فروش

همچو دریا شو و قرار بگیر
ور به شوری چو چشمه کوه بجوش

ذوق هستی اگر تو یافته
رو سبوسے شراب گیر بدوش

باده نوشی بهر سر بازار
مست غلطان شده و روی از هوش

اے محمد را کن این زدیر
آشکارا شراب صاف بنوش

برتو

خواجۂ حسن و نمک را ای محمد بنده باش
سینه و سر سرو یا بر درش افگنده باش

گر براند از درت آن شاه من بسیار بار
وانگردی زینهاران بازبازآینده باش

تیر ترک غمزه اش گرچه خطائے میکند
آن همه بدبختی خود را بدل شرمنده باش

زلفش ار تاریک کرد دست جان دو بین و دل ترا
تو بوقت خویشتن روشن تر و تابنده باش

جعد را اگر او کشاید خط آزادی دهد
تو ازان خانه برون نائی همین رسنده باش

مردمان بر درد و رنج تو اگر گریه کنند
قهقهه زن هر زمانے تو خوشی و رخنده باش

گر بدرد عشق میمیری کن مبارکباد خویش
همچو ادریس همیں زنده و پاینده باش

در تو سرے هست مدفون لیک مکنون از تو هست
تا که ظاهر بر تو گردد صحن دل کاونده باش

نیک خواهے گر نصیحت میکند از کار عشق
باز نائی اے برادر عشق را بازنده باش

جاهل و عامی مشو بر حسن نوخطان به بین
خط و کتبه دست آر و علمے خواننده باش

باده نوش و خوش بزی و عیش میبران دمبدم
در جهان ست درد و انده تو بیا فرخنده باش

ابو الفتح محمد ملتفی خودکامی است
تو چو درویشی درویشان از و بخشنده باش

کهنه پیرا شراب کهنه بنوش
نوبرے را درآر در آغوش

گر بخواهی مدام باشی مست
لعل میگونش را بلطف بجوش

ساعتے تیز و هوشیار مباش
نقد اگر نیست صوف و خرقه فروش

باده را آن قدر بباید خورد
تا شوی همچو من برون از هوش

اے محمد مدام باده بنوش
باش پیوسته با خود و خاموش

ردیف میم

در جهان خود درد و انده تو بدان خنده باش

تن خاکی من اینجا دلم در مرکز جانم — دلم در مرکز جانست و جاں آنجا کہ جانانم

تن و جان و دلم گم شد نہ اعجوبہ شدہ کارے — کسے بیجاں سخن گوید من آں گویاے بیجانم

اگر زاہد شدی یارا لباس پشم در پوشم — وگر زنّار بربندی مسیحی دیں را بگردانم (ن تسوی)

اگر در خانقہ آئی منم آں پیر دیں پرور — وگر در میکدہ باشی غلام می فروشانم

اگر در کعبہ بنشینی مجاور کعبہ من باشم — وگر در بتکدہ آئی من آں قسیس رہبانم

اگر در مدرسہ داری جدال گفت و شنید ہم — نکات علم پردازم خلافے را بدرشانم

سخن در منطق ار گوئی مرا آنجا کلامے ہست — کہ فخر رازی و طوسی شود شاگرد دربانم

منم واضع اصول دیں محمد کیست و بویوسف — سخن در شافعی کم کن کہ من استاد نعمانم (ن واضع)

اگر تو بدعتے داری خلاف سنتے سازی — جمال الدین محمد را ز سر طلبم زبیس رانم (ن حیدر)

اگر در اختر انسی منم استاد چیرہ دست — چہ سازد ہا کہ من سازم چہ صورت ہا فراخوانم

اگر در ساز موسیقی نوائے نغمہ آری — من آنگہ میر بولی ام صدی با دف و سکہ بانم

منم سر طائفہ اینک مرا نامے و بانگے ہست — ترا نہ صورت و بانگے ہم غزل با قول فرعانم

اگر تو چاکری چندے نہم بر دوش خود غاشہ (ن حاکر حندی)
وگر تو میر سلطانی من آں سلطان سلطانم

بیا تا یکدمے فارغ نشینم — گلے چندی ازیں گلزار چینم

چہ دانم تا چہ فردا پیش آید — بیا تا روی یکدیگر ببینم

شود ہم خاک راہ یار گردیم — بود ہم در تہ پایش نشینم

ترا ما کمتریں حبشی غلامیم — اگر میر خطا یا شاہ چینم

سخن از خال و لعل او چہ گویم — بے تاریک و بس تاریک بینم

کجا بینیم روئے یار محرم — کہ سایم بر کف پایش جبینم

چہ دانی تا چہ لذت دارد اے یار — حکایت دوستان ہم نشینم

محمد گر نہ مرد درد عشق ام
بداں کہ کودکے طفل حزینم

تبا ما گشت گلذارے گزیدیم — گلے چندے ازیں گلزار چیدیم
نوائے بلبلاں در گوش کردیم — ہوائے گلبناں در خویش دیدیم
نشانے یافتیم از بوئے آں جیب — نہانی سرّ از سروے شنیدیم
جوان ماست سروے کبک رفتار — کہ بیخ دوستی در دل کشیدیم
نشان عطر از بویش نسیم است — مثال جیب گل داماں دریدیم

خرامے کرد سرو ما بہ گلزار
جمال گلبناں پامال دیدیم

جز راہ خرابات دگر کوئے ندانیم — ما مرکب ہمت بجز آں سوے نرانیم
ما دامن الحمد و تحیات نگیریم — ما کعبۂ آفاق عمارت نکنانیم
جز نقطۂ تلبیس دگر نقش نبینیم — جز نکتۂ طامات دگر حرف نخوانیم
جز کاسۂ پر خمر دگر دست نگیریم — جز شاہد پر شیوہ دگر پیش نشانیم
جز نرد لباسات دگر مہرہ نبازیم — در خانہ ششدر نہ کہ شہباز جوانیم

مارا تو محمد چہ شناسی و چہ دانی
آخر ز کجائیم و چہ چیزیم و کیانیم

ما عاشق و مبتلائے یاریم — دیوانۂ زلف آں نگاریم
گیریم نہ ایم در عدادے — خود را ز نگار در شماریم
ما کلبہ زہد را بسوزیم — میگون بہ چہ یار داریم
می بازد حبد با شرنیش — زنہار ازاں سیاہ ماریم
در باغ و فا چو گل فروزیم — در کشت وفا چوے بکاریم

ما ہر دو جہاں چہ کار داریم

وجود تو گل فروزیم

گر از سر جان خود بخیزیم | گیریم لبش هوس بر آریم
صد عزت و دولت است ما را | افتاده که پیش در تو خواریم
تا صید کمند جعد اویم | فتراک بر بستهٔ نگاریم
در مجلس دوستان گلستیم | بر سینهٔ دشمن تو خاریم

ما نامهٔ نام و ننگ شستیم
رسوا و فضیح و شرمساریم

در[1] روی تو آن جمال دیدم | در صنع خدا کمال دیدم
ابروی ترا سجود آرم | چون قبلهٔ اهل حال دیدم
الکن سخنم و بی زبانم | در وصف لب تو لال دیدم
یک روز بگشت باغ رفتم | بر قد تو یک نهال دیدم
ترکیب وجود آن جوان مرد | بر نقطهٔ اعتدال دیدم
گویند بسرو و نخل ماند | من طوبی را مثال دیدم

گر حکم کند بجان ابوالفتح
از جان و دل امتثال دیدم

پس[2] از دیری جمال یار دیدم | رخ زیبای آن دلدار دیدم
شبی با ماه روی خوش غنودم | دو چشم بخت خود بیدار دیدم
خوشی و خرمی افزود دولت | غم و اندوه را در بار دیدم
بزیر سایهٔ سروی نشستم | نهال آسودگی پربار دیدم
بساط کامرانی را گزیدم | دگرگوها[3] لقاں را خوار دیدم
بهر بابی در فرحت گشاده | درون خانه خمار دیدم

[3] اگر نو بالقاں بعیار دیدم

محمد دیر باز از یار دوری

[1] بروز جمعه ۳ شوال سنه ۲ مرقوم فرمودند [2] بروز دوشنبه بست و هفتم ذیقعده سنه ۲ مرقوم فرمودند
[3] این مصرعه در هر سه نسخهای منقول عنها و نسخه جوامع الکلم مشکوک نوشته شده است

دیار یار را دیار دیدم

گر با سر زلف تو ننازم چه کنم — ور با غم و سوز تو نسازم چه کنم
از یار اگر بلا رسد می شاید — چون بوسه زنم اگر نگازم چه کنم
در بسته اگر بنا زو بازی شینم — گر دست درآن سو نه فرازم چه کنم
گر دست رسد که سر نهم در نه پات — اکنون نه که خود بخود فرازم چه کنم
آن سرو توئی که سبزه آرد بار — کو سرو بگو که من درازم چه کنم
گر گوید خواجه کان فلان بندهٔ ماست — انگه چه سزد بگو که درگدازم چه کنم
محمود اگر نمی خرد بندهٔ خود — ای خواجه اگرچه من ایازم چه کنم

گفتم بغلط بری نمیگذارد خود
شرمنده شدم همی گدازم چه کنم

شبی با ماه روئی خوش غنودم — همه شب درکنار و بوسه بودم
لبی با لب بهم پیسیده مانده — همین سینه بسینه یار بسودم
چه لذت داشت آن دشنام دادن — که گاه اعتناق از وی شنودم
در افتادی میان ما گذشته — مرا می گفت بد من می ستودم
درآن حالت محمد را بپرسند — مغم ترسا و یا مسلم جهودم
منم او او من و من درمیان نی — بحکم او وقت در رقص و سرودم

محمد چه گرازان می خرامی
شبی با ماه روی خوش غنودم

باز
سخت
او واد

ابوالغنا
گرازان

عشقبازی نیست در علم و تعلم — عشقبازی نیست در بحث و تکلم
عشقبازی نیست در چون و چرا — عشقبازی نیست در رسم و ترسم
عشقبازی نیست در فر و وقاری — عشقبازی نیست در جاه و تعظم

له جمعه بیست و هشتم ذی الحجه سنه … یکشنبه هیژدهم ربیع الاول سنه …

عشقبازی نیست در فقر و غنائے | عشقبازی نیست در مال و تنعم
عشقبازی نیست در جور و جفائے | عشقبازی نیست در رنج و تالم
عشقبازی نیست اندر روح و راحت | عشقبازی نیست در تسلیم و تظلم

عشقبازی را ندانی که چیست
عشقبازی را محمد گشته اعلم

بیا تا یکدگر آسوده باشیم | بسے سینه بسینه سوده باشیم
دو سه بوسه بیاب گازکے زم | مثال شکر و پالوده باشیم
اگر با دلبرے در بر نگیریم | چرا زنده چنین بیهوده باشیم
بیک بیگر گذاریم از سر ذوق | یکے گردیم تا خود بوده باشیم
نزاهت قدس را پاکی بر بیشد | بہاں ساعت که ما آلوده باشیم
بقید زهد و تقوی اگر بمانیم | سخن از لعل او نشنوده باشیم

محمد باده با ساده بنوشیم
بیا تا یکدگر آسوده باشیم

بیا ای دوست تا فارغ نشینیم | زمانے روے یکدیگر ببینیم
چه دانی تا چه فردا پیش آید | ازیں گلزار گل یا خار بینیم
مغانم از جهان دیدار احباب | ازیں عالم همیں توشه گزینیم
به نقد وقت یکدم خوش نشینیم | براے ماندهٔ بر چه خزینیم
بسے یاران که پیش از ما رسیدند | که ما زیں ماندگان دانیم
مسافر تیز رو رای یشتابد | وے با کمروان کمتر نیم

محمد را غنیمت دار بو الفتح
که روزے چند با تو همنشینیم

بادہ

ما پیر و ضعیف و ناتوانیم
با زلفِ بتاں نمی توانیم

پنجہ فگنیم دست درازیم
وز عشق ہوائے بوسہ رانیم

گر لعلِ لبت ز لطف بخشد
یک بوسہ دو روز مست مانیم

یک روز شمار ایں جہاں کن
در روز دوم بہشت مانیم

ایں عالم کارواں سرائست
تا ظن نہ بری مقیم مائیم

یک روز زغم چو فرد آئیم
واں روز دیگر خوشی برانیم

بو الفتح غنیمت است محمد
تا روزکے چند میہمانیم

ار وزنا ئے

ترا چشمے بشکل عین با دام
ترا بینی چو خوشہ سیم خام

ترا جعد و کمر یکجا ست باہم
عجب مارے کہ شد با مور ہم کام

ترا قامت چو نخل نیشکر راست
ترا عارض مثالِ نقرۂ خام

ترا ایں سینہ گوئی صحن باغ است
دراں افتادہ یابی سیب سرکام

خد و خال تو یکجا کفر و ایماں ست
مدہ مرعاقلاں را سخت الزام

سرین او مثالِ کوہ لبناں است
کہ گشتہ است ملجا ہر خاص و ہر عام

سبے ابدال را آنجا نظرہا ست
گرفتہ است قطب ہم آں سوے حرام

نباشد عارفے را خود مفرے
بہ آنجا یافتہ دل را بر آرام

لبِ تو شوخی کرد ست زبانی
مثالِ قاب قوسین است آں جام

قدِ زیبا درختِ موسوی داں
کہ میگوید انا اللہ ہمچو اصنام

تو سرِ خویشتن خود فاش کردی
ندا دادی وے بر خاص و بر عام

مرا در چشم مے کردند غرقہ
چگونہ من نہ گردم مست و بدنام

محمد را نماند ایں جا مجالے

زبان حق که کرداست بندگان کام

سر زلب کام

از فضل خدا امیدوارم — آید مه من شبی کنارم

بی تو نفسی که زنده مانم — جانان بخدا که شرمسارم

چون من تو صد هزار داری — من جز تو کسی دگر ندارم

والله که مرا هزار فخر است — افتاده که بر در تو خوارم

جز ناز و کرشمه نیست کارت — جز زاری و عجز نیست کارم

سوگند غبار آستانت — گر جز تو دگر کسی است یارم

صد فضل بود و صد بزرگی — خود را که غلام تو شمارم

شد در سر من که جعد او را — تاریک شبی بدست آرم

از ناز و کرشمه او بگوید — من اسم کننده بوسه بازم

بازم

بوالفتح بخط بندگی بایست

ایست

خود را شناس قدر یارم

همه شب گرد کوی یار گردم — شده بر آستانش خوار گردم

ز دیدن خوب توبه کرده بودم — ترا دیدم ز توبه توبه کردم

مرا مقصود جز مستی دگر نیست — تو خواهی صاف بخش خواه دُردم

بگفتی خواهمت کشتن بلا زود — ز ذوق انتظار آن بمردم

کنون از کن مکن فارغ شدستم — بدست یار جان و دل سپردم

مرا از لذت دشنام خوبان — بغارت می شود تسبیح و وردم

مدامم مست در ذوق ای محمد

که از انگور آن لب می فشردم

جاه و جمال و مال و جوانی و ننگ و نام — با ناز و با کرشمه و با شکل احترام

نیک نام

ثثر / کلام

باصد هزار عزت و با صد هزار ناز — بادی مجال نیست که هر کس کند سلام
رو رو که مفلسی و گدائی فضیحتی — شوخی ترا نشاید کردن درین مقام
دنبال وصل او چه دهی عمر را بباد — خود را مسوز در هوس این خیال خام
او را تو کی سل هر نفسی در خیال آر — بروی بگو سلام و ازان سو بجو پیام
آنکس که از جمال و محبت نظاره کرد — از غیب وصل و هجرت نمود است عین صالم

بو الفتح قصهای محبان همی نبشت
در قصه محمد بنوشت والسلام

دردتا درمان شود جان را بجانان بسپرم — پس من ز خود بیرون شده حسن رخش را بنگرم
او کند ناز و کرشمه من ستم در برکشم — در پیرهن آید حجاب آن پیرهن را در درم
گر مرا دشنام گوید من کنم مدح و ثنا — گر مرا از خانه راند باشدی سر بر درم
گر مرا تو بنده خوانی ور بگوئی آن ماست — جان بشادی خوش سپارم و از دو عالم برترم
من بجمع خاطرم زیرا پریشان توام — تا که خوارم بر در تو پادشاهم سرورم
گرچه هستم مفلسی اما چو من دارم ترا — من ز قارون ترغنی ام نی ز دینار و درم

ای محمد پیر گشتی از جوانان توبه کن
نیست خود نزدیک من یک طاعتی زین بهترم

عاشقان بدنام و رسوا خوبرویان نیک نام — دلبران مرغ هوا و بیدلان افتاده دام
کرده تمام عجز و زاری و خرابی پیشهٔ عاشق بود — شیوهٔ ناز و کرشمه حسن را کرده است تمام
پیش قد قامت تو هر کجا سرویست پست — هر کجا خوبی بود حسن ترا باشد غلام
نیست در دل جز خیال خد و خال آن بتان — نیست در سینه بجز وهم و گمان خام خام
من ترا خود بنده ام حاجت چه کر شدن معنی چه داشت — آرزو دارم که بنیم روی تو یارا مدام
جعد سرکش را بدیدی خانها کرده خراب — شکل رفتارش نگه کن سرو آمد در خرام

هر که خوباں را نہ بیند کور دارد چشم دل | واں دگر احمق نہ بیند حل گوید یا حرام
خوبرویاں از جمال اللہ نشانے مید ہند | ابر را گر ژاله خوانی نیست فرقے جز بنام

عشقبازی نیست آں بازی که مہره نرد باز
هر که غلطاند بغلطد چوں محمد والسلام

کہ نرد مہره باز

عمر عزیز شد تمام ہیچ ہوس نشد بکام | صاف نماند در دہم آه شکسته گشت جام
مرغ ہوا ہوا برفت بازنه اوفتاده دام | در دوفانی کنند کار مگر شود تمام
عشق نقاب رخ گرفت وصل نمی کند سلام | شاہد اگر کنیزه شد باده فروش شد غلام
عیش و خوشی ہماره ہست مستی و ذوق شد مدام | هر که لب و دہانش دید بست نے بانش از کلام
وی ہوس که پخته شد سوخته مانده ایم خام | هر که سپے درد و غم نشد ہست نانے بے دام

عشق کرد درد و غم نشد ہست چونان بے ادام

من بکنم سلام و مدح او ندہد مرا جواب
خوار و نزار و زار ہیں بوالفتح تو والسلام

بعیش خوش اگر زیئم بسختی گر چه من میرم | معاذ اللہ که ایں دل را من از دلدار بر گیرم
اگر زیئم ببر شسته و گر میرم به پیش در | بزیر پا نہم ایں سر بحسن العاقبت میرم بجنیر
لب و گفتار آں خنده فروبسته زبان من | من اندر عشق بازیہا اگر چه کہنه پیرم
بفرا ترک را غمزه خد نگے را کند سازاو | شکارے بسته پا دیدی من آں و اماندہ نخچیرم بپر سازد
نشد دیگر ہوس پخته بماندم سوخته خامے | بزن آتش بریں سینه ہمیں ماندست تدبیرم

ابوالفتح چه پنداری رود از خاطرت مہرش
بزیئم مبتلا زیئم بمیرم مبتلا میرم

ما ہست نه ایم نیست ہستیم | کافر نه ولیک بت پرستیم
گیریم که توبہا شکستیم | در دین یگانگی در ستیم
از عشق نشاں مید ہد کس | ہر چند که ہر طرف بجستیم

در ہر طرفے شتاب رفتیم ... ہرگز بفراغ دل نشستیم
از بہر کمند جعد پیچاں ... ما دام وجود خود شکستیم
او را ہمہ ناز بے نیازی ... ما دست ز خویشتن بشستیم
گر یاد نہ کرد لطف یارے ... پیغام بدست گر فرستیم
یک بوسہ آں نگار فرمود ... گازے بزدیم و خود بجستیم

در راہ فنا قدم سپاریم
بوالفتح بگو کہ نیست ہستیم

ما عاشق و مبتلائے یاریم ... با ہر دو جہاں چہ کار داریم
بے یار اگر دہند جنت ... آں را بجوے نمی شماریم
گر سر ز نشئے کنند مارا ... سر از قدم تو بر ندا ریم
گر یک نظرے فتد براں رو ... یک لحظہ طرف دگر نیاریم
دو چشم من است چو ابر باراں ... از روئے بتاں چو نو بہاریم
یکبار اگر بہ لطف بیند ... یکبارہ چہ صد ہزار باریم
خود را بہ رہ گذر جوانے ... خاکی شدہ تن بد و سپاریم
اے مرغ تو عاشقِ ہوائی ... مائیم و ہوائے آں نگاریم
ایں خود نہ بس است جاہ و عزت ... پیشِ درِ تو فتادہ خواریم
دیدم لب آں نگار میگونش ... ہموارہ بنوشش در خماریم
ما پیر شدیم و مو سپیدیم ... اے وائے کہ ما سیاہ کاریم
گر از درِ خویشش باز راند ... ما ہیچ درے دگر نداریم

بوالفتح صفت باہ و زاریم
زیرا چہ سگے گناہ گاریم

گم کردہ سر آنچہ ہست مائیم | ہیچیم کہ ہیچ را نشائیم
بر ما نظرے کہ ما غریبیم | بنما کرمے کہ ما گدائیم
از ہر دو جہاں یکے نداریم | ما مفلس و ماندہ بے نوائیم
ما را تو بگو سے غائبانہ | ما خود زکجا و خود کرائیم
از ہر دو قدم بروں فتادہ | نی آں خدائے و مصطفائیم
جز درد بدست خود نداریم | فارغ ز طبیب و از دوائیم
مرغیم نہ آشیان و چینہ | ہموارہ پریدن ہوائیم
بو الفتح قرار نیست مارا | آوارہ چہ ابتر و فدائیم
از دشمن و دوست فارغانیم | مارا چہ بقا کہ در فنائیم
ہرگز بحساب در نگنجیم | گاہے نشمار در نہ آئیم
رنجور و شیم و زار ماندہ | مارا چہ دوا کہ عین دائیم
اے فضل خدا تو رحمتے کن | بر ما چہ بلا کہ خود بلائیم

اے خواجہ چہ لازنی تو مارا
لا زرا ہر چہ پرسیم کہ لائیم

ن ۳ دو — از ہر چہ پرسیم
ن ۳ — باشدم آں روزگارم

ہر آں روزے کہ در مستی گذارم | مبارک باشد آں روز بکارم
غم فردا و دی از دل بدر شد | بنقد وقت خوش دل می سپارم
سر افرازم بہر جا تاج داریست | کہ خود آں بندگانش می شمارم
مرادانی خدا دولت چہ دادست | ز زخم روزہ ہر روزنے فگارم
زہے دولت زہے عزت کہ حق داد | فتادہ بر درا و خوار و زارم
مرا مستی و ذوق افزودا مروز | مرا گفتہ است فلانے شرمسارم
ندارم من از و خواہش دگر چیز | تمناست بوسے باکنارم

گرفته میروم پس کُه سرینے | ضرورت گشته هر سو سنگسارم
زہے وقتے برانم من ببازار | بدستے جام و دستے زلف یارم
چو دیدم ابروانش عین قبله | بسمتِ او نمازے میگذارم
چو من دیگر نیابی عشق بازے | که من در عشقبازی مرد کارم

دریں میداں محمد راست جولاں
که شہبازے و پیکے شہسوارم

وصف لب او دگر چه گوئیم | من عاشق مبتلاے اویم
گردم چو ہباز نازه از سر | گر من دل و تن بے بشویم
معشوقه ہمه شب است با من | در بادیهٔ حرم چه پوئیم
فردا که شود نشور مردم | من قالب خویش را بجوئیم
گر بوے ترا دراں نیابم | منکر شده لعنتش بگوئیم
من عکس نیم که عین شخصم | بیرون و درون کجات جوئیم
بر من چه نهی گرانی جور | مسکینم و بیکسم فرویم
باریک کمر کشاده سینه | ای حد در از نیک خوئیم
در ره گذر تو خاک گردم | در آتش و باد و آب رویم
این پیرهن وجود یکتاست | صد پاره شده است این دوتویم
من آبم و تو مداں سبوے | دریا ام تو مداں که جویم
قدت که بلند راست سرو است | زاندیشهٔ آنست سرفرویم

قرار ۳

بوالفتح خلاص رهنمون نیست
در بند فتادهٔ چه گویم

آں شه که قبا به بست محکم | بس کژ کلهاں شدند در هم

شکاله و دلفریب و خوش خو — میخواره و خوش مزاج بی غم

صبحی که جبین او ببینی — آن روز تو روشن است و خرم

لعل لب او چو برگ تنبول — دندانش چو لولوی منظم

رفتارش سرو دید استاد[ن۲] — طوطی شده پیش نطقش ابکم

عالم همه مبتلای خوبانست — بیچاره و کمترینه من هم

بر ریش دل من از لب تو — یکبوسه به از هزار مرهم

هم عشق بتان و پارسائی — هر دو نشوند جمع با هم

بوالفتح بگوی حجتی راست — بر خوان تو حدیث زید و اسلم

مارا تو ز عاشقی مکن عیب

کاین کار محمد است و آدم

ولی دارم شکسته زار و مغموم — تنی دارم قوی رنجور و محموم

رفیقان دوستان یارا و داعی — که رحلت عنقریب است گشته مغموم[ن۳]

بدرد عشقبازی گر بمیرم — بحسن[ن] العاقبت شد کار مختوم

مرا با توبه افتاده است خوبان — تو راه خویش گیر ای شیخ مخدوم

نه بیند که هر که روی خوب امروز — شود فردا ز حور العین محروم

لبان چون حلقهٔ پرگار گشته — کشیده در میانش خط موهوم

ازین یک دو نمودن ایها الشیخ — بشد اسرار از تو سین مفهوم

اگر هست نیست الا عشق بازی

دگر جمله ابوالفتح اند معدوم

شراب بیخودی در کار کردیم — همه عالم فدای یار کردیم

ز توبه توبها کردیم بسیار — ز وقت ورد استغفار کردیم

ن۲ رفتار تو دید سرو استاد

ن۳ معلوم

ن بحسن عاقبت

مے صافی ندارم تا کنم غسل — تیمم بر در خمار کردیم
ز آب دیدگاں کردیم وضوے — نمازے جانب آں یار کردیم
بسے بر زاہداں سخرے نمودیم — کرامت ہائے شاں زاغوار کردیم
بکنج زہد خود ایشاں چہ دیدند — کہ ما رسوا بہر بازار کردیم
بزہد و پارسائی شہرہ بودیم — کنوں بیزاری و انکار کردیم
خمار از روے خوباں برگرفتیم — کشادہ پردۂ اسرار کردیم
صباحے بر در خمار شستیم — دو سہ جامے ازاں در کار کردیم
کلہ را بر سبوے مے نہادیم — بجاے سبحہ ہم زنار کردیم

محمد رخت ہستی را ببستیم
براق نیستی را بار کردیم

شراب عشق در پیمانہ کردیم — سپہر درد را افسانہ کردیم
کنیم آہنگ سادہ نغمۂ را — سرود خوش نوا فرغانہ کردیم
اگر بر شمع رخ پروانہ واریم — ضرورت بہر او پروانہ کردیم
ز لعلش جرعۂ گر دست افتد — مجاور بر در میخانہ کردیم
سر سوداے سرساماں نداریم — سر زلف بتاں را شانہ کردیم
کہ تا گردیم قوت مرغ عشقش — بصحن دل فتادہ دانہ کردیم
کہ ما با آشنائی یار کردیم — ز خویشاں و ز خود بیگانہ کردیم
چو ما اندر صف مرداں ستادیم — ضرورت پاشدی مردانہ کردیم
چو می بازیم نرد عشقبازی — دغا را مہرۂ سرخانہ کردیم
اسیر جعد خوباں گشتہ تو — کہ افتد در گلو دیوانہ کردیم

محمد عشق را آنجا رسانیم

بحر عشق

که در اقلیمها فرزانه گردیم

من عاشق جوانے مغ زادہ شدستم | اکنوں نماند چارہ الا که مے پرستم
از ہر کجا که باشد مے را بکار دارم | گہ طاقیہ فروشم وخرقہ گرو فرستم

باشم

آئین عشق بازی جز اتفاق نبود | دینے که یار دارد من ہمبر آنش ہستم
گر یار زہد ورزد من شیخ خانقاہم | ور شستہ مے فروشد آں سو سبو کشستم
رویش چو آفتابے دیدم بگاہ صبحے | اکنوں شدہ فریضہ تا مہر را پرستم
بر پشت خنگ بادہ کش ور کش ست سادہ | شرم از کسے ندارم دیوانہ خود ستم

گفتند ای محمد یار تو بیوفا ہست
گفتم چنانکہ ہست او من مبتلاش ہستم

سپہر درد وغم را ما بجوئیم | حدیث درد دل با وے بگوئیم
مگر که درد ما درماں پذیرد | مگر که حرف غم از دل بشوئیم
کمیں آمد اگرچہ پیش جستیم | پس افتادیم اگرچہ پیش پوئیم
چہ پندم میدہید اے نیک خواہاں | که ما خود عاشق ہر خوب روئیم
نظر دادند تا ما خوب بینیم | زباں دادند تا ما حق بگوئیم
چہ کار آید مرا حور بہشتی | که در حسن بتاں ماندہ فروئیم
مرا دیوانہ می خوانند خلقے | کنوں از خویشتن دستے بشوئیم

محمد عاشق است یا آنکه معشوق
بماندم اندریں حیرت چہ گوئیم

عاشقی یا آنکه

زہے عزت که پیش یار میرم | ملے افتادہ خوار و زار میرم
خیال دیگرے گر خاطر آید | ز شرع احمدی بیزار میرم
اگر گلزار گردم برہنہ پا | ضرورت ہم بزخم خار میرم

اگر زخمے زند زاں غمزه آں ترک | شهیدم گر بداں افگار میرم
کسے میرد درین عالم بیک بار | منم کز غمزه‌ات صد بار میرم
بقائے عمر بادت جاودانی | مرا بگذار بر در خوار میرم
خلاصی از غم و اندوه یابم | اگر بخشد مرا مر دار میرم
مگر آزاد گردم از دو عالم | اگر در بند زلف یار میرم

ن ۲ و ۳ بمه

نهاد اصل ایمان بر دو نکته است
محمد هم بر آں اقرار میرم

من آں مستم که با ناز و نیازم | من آں رندم که در صوم و نمازم
نه آنکه سید الفقهاست نامم | سپاره در توسل در گدازم
شراب من نه از انگور و شکر | مرا معشوق نه لیلی ایازم
مرا ایک کودکے شوخے است معشوق | نه او جن و بشر زیں خفیه رازم
بمارا میکند دعوی خدائی | همی گوید ز هر کس بے نیازم
محمد احسن الصورت بخوانند | منم بر ابن عمراں سرفرازم
بشوخی گر زنیم سر سے برآید | فرو افگندیش بر دل بسازم
چه باشد لیلی و مجنوں کدام است | نه من محمود نے ترک ایازم
نه آنکه ابروے من قبله هست | ز بهر ماست هر صوم و نمازم
بدوزخ من فرستم خود به بخشم | بسوز هجر وصلت می نوازم
نه که ملاح دریا نیست با من | نه آنکه بحر و برم نه جهازم
مرا خود بر سر کوه سراندیل | امانی بادشاهی در حجازم
مرا تحقیق شد عالم حقیقت | همیں معنی در آں صورت مجازم
منم آں گلبنے خوشبوئے بے جا | من آں سروم که بر گل سرفرازم

ن ۳ میگذارم ن ۲ نے

محمد بس کند گفتار کردار
نہادم بر لب شیر فش گازم

زمانے گر از بن ہستی بر آئیم
جمال قدس را در خود نمائیم

دمے بر صدر عرش دل نشینیم
ورائے قدس قدوسی برائیم

برہنہ از لباس حق گردیم
ردائے کبریا از بر کشائیم

پیاپے جام جاں پرور بنوشیم
سرود خود شناسی را سرائیم

ہماں ناقہ کہ ہیچو نسیم در جیب
ہماں کس راکہ ہیچوا ہیسیم مائیم

بہ نقد وقت خود سازیم امروز
برائے وعدۂ فردا چہ پائیم

محمد با حقیقت آگہی شد
سرابے داں کہ از عکس ہوائیم

اگر پستیم مثل ژالہ ہستیم
اگر اندر گداز ہم آب و مائیم

ہمہ روز و ہمہ شب نیست کارے
مگر خود را بمدح خود ستائیم

نباشد باکسے مانند ما را
نمیدانی گر ائیم و چہ مائیم

دل از من بر دیار من چہ کنم
جاں بجاں رفت و خشک تن چہ کنم

جاں بجاں رفت
خشک تن چہ کنم
ع
کو باختیار برد

من نخواہم کہ دل دہم بہ کسے
گر بیار ستم بہ بر دمن چہ کنم

پیش کہ نالم و کنم فریاد
دل من بردا و بفن چہ کنم

ہر کجا عشق رفت کرد خراب
دردلم میکند وطن چہ کنم

چونکہ از من نماند با من ہیچ
باز دعوی ما و من چہ کنم

بے یکے سرو قد و لالہ عذار
گشت گلزار در چمن چہ کنم

مہ و خورشید و مشتری زہرہ
نام آں کوکب یمن چہ کنم

من امشب در کنار را غنودم | ز فرق و تا قدم محظوظ بودم
دو سه بوسه سبک باگاز کے زدم | بسینه سینه را هم سخت سودم
مرا از خشم او می‌داد دشنام | من از بس لذت او را می ستودم
زہے ذوقے کہ آن دشنام او راست | کہ گوئی نغمۂ زہرہ شنودم
سری و سروری گشته مسلم | کہ سر را بر درآں یار سودم
صباحے مطلعے میموں برآمد | مثال اللہ آمد ور شہودم
زاحسن صورت واز امر و شاب | محمد نیست الا یک وجودم

دو بیند گر محمد احمدی نیست
مغنی تر سا بود یا خود جہودم

دل را بدرد و سوز بغم ما سپرده ایم | گوے فراق عشق ازیں صحن برده ایم
از رفته تو بہاست واز آینده احتراز | از خوب احترازے و توبہ نه کرده ایم
جز نقش خط یار که حرف یگانگی است | از تختۂ وجود سراسر سترده ایم
تا شربت بلا و محن را چشیده ایم | با صاف و درد ساختہ ممزوج خورده ایم
از غلطش دو چشم تو بیمار گشته ایم | وز غمزه ہاے نرگس مست تو مرده ایم
گر ترک غمزه نہب کند شہر اہل دل | ما خویش را یکے ہم از ایشاں شمرده ایم

بوالفتح زلف اوست چو ماے سیہ دراز
از جان و دل بگردش او گرد کرده ایم

شرابے ده مرا یارا کز و بے خویشتن گردم | مزید عشق من باشد بیفزاید غم و دردم
زمے مستی است مقصودم کز و صافی است یکسانم | نماندست گر صفا بارے بده یکدو قدح دُردم
نه بودم زاہدے صالح بکنج خلوت آسوده | نمازے بود تسبیحے نه بوده جز ہمیں کردم
خدارا سالہا باشد بصدق دل پرستیدم | قبول طاعت ایں آمد بعشق درد و غم خوردم

حدیقه مشتبر باشد مرا هم کشت زارے هست — بجز مهر گیا اے دل نمی روید درین گردم

بسویم گر زنی تیرے کنم سینه سپر گو نه — کشاده تیز تر بینم درین حرص و هوس مردم

لب لعلت جوانمردے که زمستی همی بازد — ترا چشم است خونخواره بجان و دل بیازردم

ابوالفتحا بده جا نرا به پیش در نهاده سر — توانگه مرد میدانی ز میدان گوے من بردم

نود ساله شدم اکنون تو گوئی شهره هم ساله — چنان در عشق چالاکم تو گوئی کودکے خوردم

بکنج خانه خوش بودم کجا جعد ترا دیدم — پریشان گشت حال من بغارت رفت آن وردم

بگلزاران نظر کردم ندیدم چون تو سروے را

نبوده همچنین هرگز شگفته شد دل وردم

بیا تا گلید گر آسوده باشیم — ز بود خویشتن نابوده باشیم

زهے عز و زهے فخر و زهے جاه — که جبهه بر درا و سوده باشیم

اگر بازیم جان را بهر جانان — چه کم آید بلے افزوده باشیم

صفائی صفوه وی را رو نه بینیم — بهستی خویش اگر آلوده باشیم

چو خسرو گر لب شیرین به بوسیم — نبات وصل را پالوده باشیم

لب ۳۲

محمد چون رهیم از درد و اندوه

مگر از بود خود نابوده باشیم

من عشق ترا بجان گزیرم — من درد ترا بدل پذیرم

جز نام تو نیست بر زبانم — جز یاد تو نیست در ضمیرم

گر زیم و بهر یار زیم — ور میرم بهر یار میرم

آن را که توئی همه جهانست — در هر دو جهان من آن امیرم

بر خاک درت چو خوار افتم — بیدل بکه نشسته بر سریرم

میدان که

من عاشق دردمند هستم

جز در رو ترا دوا نگیرم

بیا تا یکدگر شطرنج بازیم — دغا را پیشہ ہر مہرہ سازیم
رُخ آں شہسوار خود بہ بینیم — بساط بیش و کم ناخود فرازیم
اگر ماندہ کسے اینجا پیادہ — بفرزیں بندہ او را ما نوازیم
گرد کان خبر سر خود نداریم — بسیم و نقرہ و زر ما ننازیم
اگر یک بوسہ یا ہم اجازت — ز بے باکی لبش را ہم گدازیم
دلم را قبلہ ابروے تو پیوست — اگرچہ سمت کعبہ در نمازیم
ہمارہ غرقہ بحر خدائیم — در آں دریا چو سر را ہ گدازیم
اگر نیکیم و یا زشت و بدستیم — بجز یکذات را در احترازیم
اگرچہ بے ادب واریم و بے باک — حقیقت را نمودہ در مجازیم

دو سہ روزے کہ ماند از عمر باقی
محمد بالتحقیق عشق بازیم

گر ازاں یار ما کرانہ کنیم — مردن خویش را بہانہ کنیم
قدم عشق را بسر ببریم — نغمہ سوز را ترانہ کنیم
مے مستی و ذوق بر نوشیم — لعل میگونش را چمانہ کنیم
حالت عشق را حکایت نیست — حاش للہ کزاں فسانہ کنیم

گر پس جعد آں سر پی گیریم
لاجرم دست شاخ شانہ کنیم

بیا تا یکدگر عیشے برانیم — وجود خود زریم غم فشانیم
گہے عاشق گہے معشوق باشیم — بنقد وقت یکدم خوش برانیم
بوقت خویش خوش باشیم امروز — غم فردا و دی در گوشہ شانیم

راس فرازیم / ن باخود

وزاں شورہ چو / درامیکدہ انیم

سوز

لاجرم زلف / شاختانہ کنیم

غنیمت دار امروز اے برادر | کہ ما ما نیم فردا تا نمانیم
نماندہ با کسے صلحے و جنگے | کہ با ہر دوست و دشمن دوستانیم
ہمہ را دست مال و پائمالیم | مداں کہ سرورے و سروراںیم
محمد مرشدی تو ماشاء اللہ | کہ ما گاواں دشتی را شبانیم
مثال سرو سر را کم فرازیم | نہ کہ با خار ہمچوں گلبنانیم
اگر از در براند یار ما را | نہادہ سر براں در آستانیم
مصلا بر کتف تسبیح بر دست | چہ می بینی معاں را پاسبانیم
نشان عاشقاں را می شناسیم | ز آہ سرد و روے زرد دانیم
بحمد اللہ چنانستیم یارا | کہ نشناسی کئیم و از کیانیم
لب میگونش را یکدم بجوشیم | مگر کہ جاوداں سرمستانیم
کجا دیدیم شکل جعد او را | پریشاں گشتہ دور از خانمانیم
ابو الفتح محمد صدر دیں تو | کہ ما سقف بلا را نردبانیم
سرین و جعد او را تا بدیدیم | سر و سینہ گرفتہ پس گرانیم
حدیث بحر را از غرقہ پرسند | مپرس از ما کہ ما دور از کرانیم

فنائے ما بجز صوری نباشد
بسر نور مطلق جاودانیم

مرا از دل نمی آید رود از سینہ درد و غم | مرا از جاں نمی خیزد کہ نتینم نفے کم و دم
دلم با خود ہمی گوید تعالی اللہ محالست ایں | کہ فارغ از غم و اندوہ گردم اندریں عالم
ولیکن آں قدر باشد کہ گر دوراں شود دردم | بنقد وقت خوش باشم بوجہے و گمانے ہم
ز آہِ سرد و صدر گرم شد معلوم من ہردم | نشان عشق باز انست لبہا خشک و چشمے نم
عروس عشق شبہا را نقاب از روے بردارد | اگر از پردۂ ہستی بروں آئی تو ہم یکدم

بدانکہ سروراں را سرور نہیم

نحنے

برقصند ہمہ کم و نیز دم

حسن

نہ من تنہا شدم عاشق بروے گندمی روے ... کہ ایں رسمیست معہودے ہم از حوا و از آدم

مرا دردیست درماں نے مرا رنجے است دارو نے ... کہ ریشے پختہ شد در دل ندارد ہیچ آں مرہم

منم تنہا و رنجوری مرا از دوستاں دوری ... ندارم مونسے ہمدم ندارم دوستے محرم

محمد چند غم نوشی و تلکے درد آشامی

برو یکبارہ زیں عالم نشیں آزادہ و خرم

شراب لعل او کردہ خرابم ... شکال جعد او بردہ ز تابم

سوال بوسہ کردم ز لعلش ... بزد دو شے و خوش گفتہ جوابم

قفائے زد من از وے پس بدیدم ... بخشم از من شد و کردہ عتابم

زبان خویش کرد او در دہانم ... بجوشیدم چو شیریں شد لعابم

دہان اوست گوی پر ز شکر ... لعاب او شدہ صرف گلابم

محمد تا کہ در صدر حیات است ... کشادہ بیں ازیں اسرار بابم

بگو رمن اگر وقتے بیائی

بسے اسرار ممزوج است ترابم

شبے خفتہ جمال یار دیدم ... دو چشم بخت را بیدار دیدم

کنار و بوسہ ہم بود آرے ... دگر اسرار در استار دیدم

نہ من بودم نہ او ہر دو یکے بود ... یکے اندر یکے در کار دیدم

کمند جعد او سر حلقۂ عشق ... گرفتاراں دراں بسیار دیدم

شبے گر جعد او افتاد بر دست ... دراں شب قدر بس انوار دیدم

حقیقت ظاہری پیداست روشن ... شریعت را من از اسرار دیدم

صباح الخیر ماہ من بر آمد ... رواج عید در افطار دیدم

تو حق بندگی را می بجا آر ... کہ ایں رہ سیرت احرار دیدم

قفای زد و من از پس بدیدم

شقوق عشقبازی درعمل شد	برنگ زعفران رخسار دیدم

محمد تحفہ بنگرکہ یک رنگ
درخت وشاخ وخار وبار دیدم

ردیف نون

از چشمہ لاہوتیم ہر سو رواں نہرے بہ بیں	واز قطرہ ناسوتیم در ہر طرف بحرے بہ بیں
دختر چو مادر شد مرا من مادر خود را پدر	اوزاد از خود ایں پسر در ہر سرے سرے بہ بیں
در دیدۂ انسان ما صورت نہ بندد دیگرے	در عکس عین شخص ما در نور ما نورے بہ بیں
خورشید ہر روز ینہ را ہر روز دیگر مطلعے	ایں ماہتاب ہر شبے در ہر مہے بدرے بہ بیں یا یکشبہ
از غایت قرب اے پسر از ما بماندی دور تر	مائیم باہم یکدگر نزدیک را دورے بہ بیں
معشوقۂ پارینہ را امسال دیدم تازہ تر	در شکل ہر کبریٰ من است معصود صغرا بہ بیں
اے منکر محشر بیا بیہودہ اینجا ثر اثر خا	رفتی زمانے باز آ ہر نشور انشرے بہ بیں بیہودہ ثر اثر اینجا مخا
طاوس باغ حضرتم بر صورت زاغے مگر	سیمرغ قاف قدرتم بر شکل عصفورے بہ بیں

اینجا محمد احمد است با مرتضیٰ ہمدم قدم
لابد ازل عین ابد اولیٰ بشد اخریٰ بہ بیں

آفتاب حسن روئے ماہ من	بادشاہ خوبرویاں شاہ من
ہر کسے را ملک و مال و سروری	خاکپایش تاج و عز و جاہ من
ہر کسے دارد رہے و رہبرے	سجدۂ من پیش بت ہمراہ من
تو بخواب غفلت و مست و خوشی	نیست آگاہ از بکا و آہ من
چاہ بابل بہر سحر متبین است	کوز نخداں تو بابل چاہ من
حعبدا و افسانہ میگفت شب	کاے پریشاں کردۂ گمراہ من

چو نہ با این ہمہ آشفتگی — خوش چنانکہ دارم اللہ من
نیست جائے سرکشی با زلف یار — بے نیاز است این در درگاہ من

عشق را شاہ و گدا منظور نیست
بے رضا آنجا رسد اکراہ من

لب بر لب من نہ آز موں کن — بے بادہ خراب و مست گوں کن
یک بوسہ بدہ ہزار بر باں — یک غمزہ بزن ہزار خوں کن
یک چشمک تو دو شیوہ بازد — گہ معجزہ نام و گہ فسوں کن
گر افتد اتفاق وصلت — دلالہ رقیب را بروں کن

بس سینہ بسینہ ام ہمی سائے
او ہام دوئی ز دل بُروں کن

ترا حسنے است از اندازہ بیروں — مرا اندوہ غم ہر روز افزوں
ترا در دلبرے لیلیٰ کنیزک — منم در عاشقی استاد مجنوں
بہ پیشت جملہ خوباں در سجود اند — عیاں دیدند دانم سر بے چوں
مثال تو میان خوبرویاں — صدف اندر مثالش در مکنوں
ندیدہ چشم من روئے عنو دن — ندانم تا کدامی خوانداں فسوں
ز لعل او ہمہ عالم شدہ مست — سر زلفش جہاں را کردہ مفتوں
ہوائے بوسہ را از دل بدر کن — یقیں دیدم لبش موہوم و مظنون
لب لعلش تو گوئی ساقی مست — پیالہ پر و پر سر دم بہ ہر گوں
مبارک مطلعے میمون صباحے — کہ آید بار خوردہ مے و معجوں

بنہ سر در پریشانی محمد
کہ زلف او ترا آشفتہ است اکنوں

پیش تو ہمہ خوباں سجود ند
میانش

شدہ عالم ہمہ مست

*این غزل را حضرت بندہ نواز بروز جمعہ ہفدہم ذی قعدہ سنہ ۸۰۲ رقم فرمودند۔

حدیث[1] عشق را ابوالفتح کم کن | اگر دستے دہد اینجا قدم کن
ز لعل شکریں لطفے بفرما | بپیس آں عہد را گیر و ستم کن
تو وعدہ کشتنم کردی ہلا زود | و لیکن ہم بدست خود کرم کن
بروں آ تا وجود جملہ خوباں | بیک نظارہ در کتم عدم کن
اگر مانی بدیدی چہرۂ او | کنوں توبہ ز تصویر صنم کن
ہوائی محرمی یاری نداری | محمد مونس خود درد و غم کن
ہوائے ابر و باران است ابوالفتح | شرابے و کبابے را بہم کن
لب او ہم شراب و ہم کباب است | تو بوسہ گاز را یکبارہ ضم کن

نگنجد عشق در تحریر و تقریر
تو کلک قال و قیل از سر قلم کن

شیریں[2] بخسرو آب دہ فرہاد را سنگسار کن | وصلت بخاصان بخش شد ما را خصوص افگار کن
خاطر پریشاں می شود جمع آیدم لطفے بکن | گیسوے پیچیدہ را بکشائے بر ہنجار کن
نشنیدۂ مار سیہ دعوئ قتالی میکند | بنما سر گیسوے خود افسوں گری در کار کن
بر طور موسیٰ بودہ ام بر کوہ لبناں شستہ ام | جنباں سر علقین را پس ہر دو زیر بار کن
خود سرو را آں پا کجا با تو برابر ایستد | گر گل بشوخی رخ کند او را قرین خار کن
گر حسن با احساں بود پیرایۂ زیبا شود | از ما ہمہ جرم و خطا تو رحمتی ایثار کن

تا پرتو چہرہ بری ابوالفتح را سایہ فگند
دیوانہ شوا سے ساحرا بت ردم را احضار کن

گر خم خمار کشاید دہن | جملہ جہاں مست شود ہمچو من
گر بت من برقع ز رخ برکشد | ہر طرفے گیرد شور و فتن
جرعۂ بے جرعہ چہ بادہ کشی | سنگ بکف گیر و سر خم شکن

[1] سید اکبر حسینی این غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز دو شنبہ نہم ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ھ رقم فرمودند
[2] در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبہ بست و ہفتم ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ھ داخل کردہ شدہ

Margin notes: ابوالفتح حدیث عشق کم کن (ن۱) — زدست (ن۳) — ر دو ملولی (ن۲، ۳) — بیفگن (ن۲)

بادہ رود ہر طرف ہمچو جوے | باشد دراں جاے کشادہ دہن
خانۂ چوں خانۂ خمار نیست | نغمہ در ور رقص و رود ف بزن
بوے کجا یا بم و در گلبناں | سرو کجا جویم و اندر چمن
گوہر اگر خواہی در بحر جوئے | خوب کجا باشد اندر ختن
یار کجا جویم در دہر نیست | راز کرا گویم تنہا چو من

پیش ابوالفتح محمد بگوے
بس کند از سوز زیادہ سخن

یک جرعۂ مے بجام ما کن | یکبار بسے بکام ما کن
ساقی قدحے بدستِ مادہ | یک چشمک زن مدام ما کن
گر بر گذری ببام آں شاہ | اے باد یکے سلام ما کن
آہستہ ترے بگوشش بر خواں | گستاخی کن پیام ما کن
اے شاہ غیب یک کرشمہ | پس ہر دو جہاں بکام ما کن

دشنام دہی تو جا کرا نرا
مخصوص بدیں پیام ما کن

بنام[۲]

جواں مست من دیوانۂ من | لبِ میگونِ او میخانۂ من
ہمہ شب شور تشے زاں شمع رخسار | نگوید ہم فلاں پروانۂ من

سوز تشے[۳]

پریشاں بر چہ گردم در چمن ہا | کہ سروے ہست اندر خانۂ من
اگر چہ زندہ مانم تا قیامت | نخواہد شد تمام افسانۂ من
اگر عشاق را پردہ نوازی | سرود نکر دند فرغانۂ من

خوش نوا[۳]

مرا با عشق باشد آشنائی | کہ شد ہر آشنا بیگانۂ من

محمد شد بروں از ہستی خود

[۱] اس غزل در جوامع الکلم، ملفوظ روز شنبہ بست و پنجم ماہ ربیع الاول سنۂ ۸۰۳ھ درج شدہ است

ضرورت شد جہان ویرانہ من

اگر تو عاشقی عشقے بجوئی وصل بے ہجراں بنقد وقت خوش باشی چہ باشد درد گر خرد رنج درد بیچہ دراں
چنیں چشمے کہ من دیدم اگر ایں مردماں بینند چو من افتند سر غلطاں و سرمستاں و بیہوشاں
بحمد اللہ چناں ستی کہ خلقے در ثنای تست صباحت با ملاحت ہم ترا حسنے است با احساں
اگر با ماہ روئے تو شبے بغنودہ ٔ دانے چہ باشد راحت وصلت چہ چیز است محنت حرماں

توی بحر صفا یارا ترا خلق و کرم لیکن
شدم تا آشنائے تو شدم غرقاب اندوہاں

یا صاحب حسن لطف و احساں حلوائے بس لطیف ہست آں
پیش رخ و زلف آں ستمگر کفر است کدام و چیست ایماں
ای جان جہاں و جہان جانم مارا نفسے ز ما تو بستاں
گر عرعر است با بار انار آں سرو توی دریں گلستاں سرو راست
از چشم تو بادہ وام کردند می غلطم ہر طرف چو مستاں
بر زلف تو تا زدیم دستے گشتیم خراب و زار و ویراں

ہر جا کہ لبے بلبند دیدم
رفت است ہوائے کہ سریناں رفتم ہوائے

جبیں بر پشت پائے یار سودن سری و سروری باشد فزودن
ہمہ شب در خیال خال و زلفے ندیدہ چشم من روے غنودن
بدیں حسنے کہ تو ہستی بدیں زیب بدیں صورت توانی دل ربودن
چنانچہ از تو سزد دشنامہا گو نیاید از منت الا ستودن
اگر لطفے کند یک بوسہ بخشد شود احساں ازاں یکبار سودن
بجز وہم و خیالے ہم دگر ہست بیقیں شد نیست جز گفت و شنودن نمست

محمد بارک اللہ حبیبت بہتر
جبیں بر پشت پائے یار سودن

ذوق و طرب فزاید تازہ شود جہاں — از ترک غمزۂ تو اگر باشدے اماں
ابروے تو کماں سے و مژگاں چو ناوکے — تر سم زناوکے کہ کشاید ازاں کماں
می آیدم بوہم کزاں لعل می چکاں — یکبوسہ سوال کنم یا بم از نشاں
اطلاق نام عشق روانیست بر کسے — کہ از جور یار خویش کند نالہ و فغاں

بو الفتح را بگوے کہ شرمے کند ز خلق
کای پیر چشم باز بخوباں ببیں نہاں

بشرط دوستی کردم وفا من — کہ بر درد و بلا دادم رضا من
بتاں را سجدہ کن حاشا مدہ پشت — معاذ اللہ کہ دارم ایں روا من
مرا دشنام میگوی خوشت باد — نخواہم گفتنت الا دعا من
مرا با زلف تو کارے دراز است — مداں کوتہ کنم دست از جفا من
بگرداں مہرہ را ہر چونکہ خواہی — نخواہم کرد از دستش رہا من
بخواہد از تو ہر کس آرزوے — ندارم آرزوے جز لقا من
چرا فارغ نشینم بے غم از غم — کہ یار من ہمیشہ ہست با من
ز درد تو کہ ریشے پخت در دل — نخواہم از خدا ہرگز شفا من

بہر وجہے کہ دیدم اے محمد
ندیدم در جہاں الا خدا من

ساقی قدحے شراب پر کن — زیں روی خوشے تو تازہ تر کن
چوں مستی بادہ را چشیدی — پر کردہ سبوے بادہ سر کن
ہر منکر عشق را کہ بینے — نامش تو ستور و گاو و خر کن

از غمزہ اگر کشادہ تیرے — چشم و دل خویش را سپر کن
ابروے بتے اگر بدیدی — از صخرہ بگرد و قبلہ بر کن
معذور بدار گرچہ پس رفت — بر جعد و سرین او نظر کن

بوالفتح بنوش بادہ خوش باش
از غیر خداوے حذر کن

منم آں رفتہ زخویشم اللبنان اللبنان — فارغ از مذہب و کیشم اللبنان اللبنان
نہ مرا صبحے و شامے نہ مرا صیدے و دامے — نہ مرا پختہ و خامے اللبنان اللبنان
نہ مرا ماہے و جاہے نہ مرا باغے و چاہے — نہ مرا سرو راہے اللبنان اللبنان
نہ مرا ملکے و ملکے نہ مرا بحرے و فلکے — نہ مرا دردے و نمکے اللبنان اللبنان
نہ مرا نقرہ و سیمے نہ امیدے و نہ بیمے — نہ مرا پارہ گلیمے اللبنان اللبنان
نہ مرا چینہ و دانہ نہ مرا شہنے و خانہ — نہ مرا موسے و شانہ اللبنان اللبنان
نہ مرا دردے و درماں نہ مرا سروے و ساماں — نہ مرا کفر نہ ایماں اللبنان اللبنان
نہ مرا ننگے و نامے نہ مرا صحنے و بامے — نہ مرا خواجہ نہ غلامے اللبنان اللبنان
نہ مرا شرمے و عارے نہ مرا کارے و بارے — نہ عزیزم و نہ خوارے اللبنان اللبنان
نہ مرا ریش و نہ ابرو نہ مرا اسلت و نے مو — نہ مرا کجکلک خوشخو اللبنان اللبنان
نہ مرا فردا و دینہ نہ مرا سنہ شبینہ — نہ مرا صلحے و کینہ اللبنان اللبنان
نہ مرا خرقہ و گلنگ نہ مرا کاسہ و صخنک — نہ مرا کنک و نلکنک اللبنان اللبنان
نہ مرا فوطہ و لنگے نہ مرا نامے و بانگے — نہ مرا کیسہ و دانگے اللبنان اللبنان
نہ از آدم و حوا نہ من از پستی و بالا — نہ من اینجا و نہ آنجا اللبنان اللبنان
نہ مرا صافی و دردے نہ مرا سبزہ و وردے — نہ صلاحے و نہ دردے اللبنان اللبنان
نہ مرا گلشن و گلخن نہ مرا دوست نہ دشمن — نہ من ما تو نہ تو با من اللبنان اللبنان

نہ منم عاشق صادق نہ منم فاسق ذایق | نہ منم زاہد فایق اللبنان اللبنان
نہ منم خواجۂ واثق نہ منم بندۂ رابق | نہ منم سابق ولاحق اللبنان اللبنان
نہ مرا بود وجودے نہ مرا جود شہودے | نہ مرا ناتے وودودے اللبنان اللبنان
نہ منم سید نہ توی سید وشیدانہ توازمای وبا ما | نہ ابوالفتح نہ ابوالفتحا اللبنان اللبنان
زرتے نہ مرا ذوقے ودلقے نہ مرا خرقہ وخرقے | نہ مرا وصلے وفرقے اللبنان اللبنان
نہ منم شاہ وگدائے نہ مرا فکرے ورائے | نہ مرا ہوے وہاے اللبنان اللبنان

نہ مرا قیلے وقالے نہ مرا وقتے وحالے

نہ مرا بال وبالے اللبنان اللبنان

ای جواں گر عشق بازی جود کن | شاہد بازار را خوشنود کن
بر درش گر ایستادے بایدت | ہرچہ او پایش بود موجود کن
دل بباز وجان بباز ودین بباز | پس زسود ائے محبت سود کن
صرفۂ جاں میکنی در عشق اگر | نام خویش وہم لقب مردود کن
برخوری از عاشقی نو آنگہے | خویشتن را نیست کن نابود کن
خویشتن را ہمچو عود تر بسوز | تا شوی خوشبوے عین دود کن
از وصال او تو آنگہ برخوری | ہرچہ یار تو ترا فرمود کن

اے محمد نیست نابود ار شوی

شایدت پس نام خود محمود کن

آمد بدرت غریب ومسکین | بیچارۂ دردمند وغمگیں
با ہیچ کسے ندارد الفے | بنمود دلطف یار تسکیں
ہر جا کہ رود کسے نہ پرسد | بر ہر کہ شود کنند نفریں
رخسارہ خراش زآب دیدہ | در سینہ زآتش رنجہا ہیں

اورا نہ حریف و یار محرم | اورا نہ قرین و دوست ہمدیں
گر تیغ بہ فرق او برانی | او گوید شاد باش و تحسیں
اورا نہ حسد نہ حقد باکس | پاکست دلش ز آن و ازایں
واماندہ و بیدلے است بیکس | اورا تو مراں بخشم چندیں
سہل است شکستہ را شکستن | بر مردہ کنی چہ تیز سکیں
تو روشن ز آفتاب و ماہی | پروا چہ کنی بسوے پرویں
ای ارحم الراحمین چہ دانی | آمد بدرت غریب و مسکین

کن رحمے کہ بر درت فتادہ است
بو الفتح سگے است نیک گرگیں

دیوانہ و عاشق شدم بر لعل آں شیریں سخن | سازم فدا بر پاے او از دل ہمیں این جان و تن
گر بوسہ بر لب زدم از بی رضائی خشم چیست | کینہ بکش خشمے بکن یکبوسہ را تو دہ بزن
با سینہ ام سینہ بسا لب را بنہ ہم بر لبم | گر تو نیابی لذتے دشنام دہ سیلی بزن
خوباں ہمہ نجمے شمر تو در میان شاں قمر | در مجمع یاران ما باشی تو شمع انجمن
از تو مرا روشن شدہ ای آفتاب مہر ماں | کز تو ہمہ نور و خوشی وز مہر خیزد سوختن
من دی شرابے خوردہ ام ماندہ خمارش در سرم | گر بوسہ بخشی مرا آسودہ گردد جان و تن
ہر جا کہ خوبے دیدہ ام کو کحل بیدادی کشد | در چشم مردم را کند او بیہش و بے خویشتن

بو الفتح عاشق کہنہ نو نو گزیند مہ رخے
ہر دم ملامتہا کشد از سر کہ باشد مرد و زن

شکایت یار ہم بر یار گفتن | چہ خوش باشد نہ کہ ہر بار گفتن
اگر یارے جفاے کرد با تو | نمی شاید بر اغیار گفتن
شبے با ماہ روے گر بخفتی | نباید قصۂ ایں کار گفتن

حدیث قصهٔ مستی و مستاں — حرامت باد بر ہشیار گفتن
اگر صوفی شدی شرمت نیاید — حساب تنکہ و دینار گفتن
گلہ از جام مے واز خمارش — ترا منع است بر خمار گفتن
ابوالفتح محمد را نشاید
سخن از وصل در بازار گفتن

آں جواں ہم جان و ہم جانان من — عشق او ہم درد ہم درمان من
ظلم بر خود میکند بر یار ہم — او نہ آن خود شود نے آن من
او میان گلبناں شگفتہ گل — او میان سرکشاں سلطان من
من دراں خلوت کہ با یار خودم — نیست روح القدس خود دربان من
من بروں از خویش بودم تا یکے — شد یکے اندر یکے اشان من
گر عیاں را با بیان جمع آورم — منتے بر من نہد منان من
اے ابوالفتح محمد باز آے
باز آمد نیست در امکان من

غمزہ بزن تو دل ببر منت بنہ بجان من — جان و جہانم آن تو درد و غمت از آن من
بوسہ اگر زدم چہ شد ناز و کرشمہ چیست ایں — لعل لبت ہمہ گمان ہست گم شدہ آن نشان من
ہر چہ کنی ترا سزد یفعل ما یشار توئی — قہر مکن کرم بکن زیبدت اے جوان من
کیست دلالہ و رقیب نیست دوی چو درمیاں — من تو تو من یکے عین تو شد عیان من
شخص تو در خیال من بود تو در نہاد من — نقش تو در ضمیر من نام تو بر زبان من
دیدہ شدہ بعینہ مردم چشم من توئی — نیست بجز تو دیگرے ہیچ بہ جسم و جان من
ہرگہ محمد احمد است و احمد را احد بخواں
آہ حجاب من شدہ میمے کہ درمیان من

ہرگہ

باشد کسے زعشق مرا امید نشان — آنکو ز خویش بیخبر است با خبر مہان
اطلاق نام عشق روا نیست بر کسے — کز جور یار خویش کند نالہ و فغان
رفتم بگشت باغ کہ بینم مثال یار — سروے دگر کجاست چو کبک دری روان
گویم بدید ہر کہ لبش را خراب شد — ما را عجب کہ چونہ بدیدست در کمان
مردم دریں ہوس کہ بمیرم بہ پیش تو — کارم بجاں رسیدہ و آخر شد و توان
عاشق شکم پرست نباشد جوان من — روحانی نباشد محتاج آب و نان

چوں من خراب از بجز عشق یار نیست
بوالفتح را بپرس بجز ایں دگر نشان

خوب رویا تو کرشمہ ناز کن — عشقبازا عجز و زاری ساز کن
ساقیا یک جرعۂ در کام ریز — مطربا یک نغمہ آغاز کن
سرو قدا باش با ہمت بلند — گلعذارا خار را انبار کن
شاہدا تو خود پرستی را بباش — غمزہ زن از سیم و زر اعماز کن
گیر مے تو شیخ وقت و مرشدی — رل مع الاسلام کشتی باز کن
پیش کند وری بکش لقمہ بدہ — انگہے بر مردمان در باز کن
نقد را با نسیہ تو یک جا نبہ — می شود قصہ دراز ایجاز کن
بوسہ را گر او اشارت میکند — خویش را مستان سباز و ساز کن
نیست مقصودے و موجودے مگر — واحدٌ فی واحدٍ اعجاز کن

اے محمد بت پرستاں کافر اند
حق پرستی را یکے ابراز کن

شد صدم حسن را حزاماں کن — درد و اندوہ را بدرماں مکن
جسد را شانہ زن فراہم آر — خاطر جمع را پریشان کن

با سیم و زر انبار کن

آں سیہ زلف راز رخ برگیر — کفر ما را بدل بایمان کن
مشک دعوی طبیب کرد دمے — جعد بکشا و بس پشیمان کن
بوسۂ الناس گر بکنم — کرم خویشتن و دچندان کن
گر تو داری بباغ دل گردی — گل وسیوہ بجیب و داماں کن
ای ابوالفتح سر باز بگو
زیرہ راہم بسوی کرمان کن

جفائے یار را اے دل وفا داں — اگر دُردی دہد آں را صفا داں
اگر تیغے زند بر سرز بے لطف — اگر نو دم زنی جہل و خطا داں
اگر عاشق شود زاں لعل خنداں — دراں حالت زند بوسہ روا داں
ز جور یار در دل گر خراشے است — تو در درویشی اعین دوا داں
چہ پندم میدہی اے زاہد وقت — تو مارا بد بگو واں را دعا داں
محبت مایہ رنج است و محنت
محمد حسن خوباں را بلا داں

ردیف واؤ

مرا یارے است در خاطر اگر گویم کدام است او — جہانے مبتلا گردد بلائے خاص و عام است او
زیاد لعل میگونش جہانے مست می گردد — شگفت آید ہمہ کس راندانم تا چہ جام است او
صبا از جیب و داماں بوئے بگلزار آں — صباح از تابش عارض نگہ کن مہر دام است او
پیالہ را مثل باشد دو چشم مست غلطانش — وے مے پر بہ پاید مگر ساقی مدام است او
ز رخسار و جبین او ہزاراں مہر می تابد
قد و بالاش اگر بینی ہمی سرو تمام است او

مرا افتاده است باآں دو گیسو — نهادم دین و دنیا را بیک سو
شدم از قبلهٔ اسلام بیزار — چو دیدم عین محراب است ابرو
اگر عاشق شدی جور و جفا کش — نه آنکه نیکوئی باشند بدخو
مرا در دل نباشد هیچ شخصے — درآں محضر که نیست الا که یاهو
اگر یک بوسه خواهم سبکت — نه بخشد آں مکابر شوخ بے رو
اگر بر لوئے عاشق شد ستی — بکن از خویش و از بیگانه یک سو
ندیده دیده ام روے غنودن — مگر آں چشم فتنه کرد جادو
میان چشم و دل میرفت گفتے — که عاشق من منم یا آنکه تو تو

ابوالفتح از ره انصاف گفته است
محمد راست میگوید که ہر دو

آں یاری یار و محرمی کو — از صدق و صفا و مردمی کو
آں طیب و طرب نگار در بر — آں مشرب و عیش و خرمی کو
مے خوردن دمبدم پیاپے — آں مستی و ذوق و خرمی کو
آں وقت جماع خوبرویاں — آں مجمع عشق و ہمدمی کو
آں رقص و سرود و دف و دستک — واں خندهٔ بلائے بےکمی کو
آں ساقی ساده باده بخشا — با ناز و کرشمه مردمی کو
آں بوسه واں کنار واں گاز — واں رنجش و صلح درہمی کو
یاراں که بیکدگر در افتند — آں حال مستی و درہمی کو

بوالفتح بدرد و سوز مے بر
آں یاری یار محرمی کو

عشقبازی اگر بسازی تو — کار دنیا و دیں بسازی تو

نکنند خو نیکوں
محضر که الا نیست یاهو
خنده بر راد
آں حال ...

در بدرد و غمت قرار ے شد | خوش بزی مرد بے نیازی تو
نہ تو در بہ نہ یار در بر تو | بر چہ زیٔ و با چہ سازی تو
رخ آں شمع را کجا بینی | گرچہ چو موم می کنی گدازی تو
نیست در عشق گر کسے انباز | فرد باشی و سرفرازی تو
مرداں را کہ میکنی پامال | قد بلندی و مو درازی تو
صوفی با صفا و صافی باش | چند بر زہد خویش نازی تو
گر خدا را بحق شناش شدی | بر چہ ہر جا نہے گدازی تو

ای ابو الفتح خوار و زار بزی
باید ت ہر نفس گدازی تو

می بینی آں بخواں خوش خو | آں قد بلند دراز گیسو
آں ماہ جبین زہرہ رخسار | با ہیچ کسے نکرد یک سو
با جملہ جہاں نفاق بازد | گوید تو منی و من ہمیں تو
چوں نیک نگہ کنی بدانی | اسرار کشیر آں دو ابرو
آں چشم کشادہ چشمکے زد | بربست خیال سحر و جادو
آں جعد نگر کہ مار خانہ است | واں پنجۂ کفر راست بازو
آں لعل شکر کہ خوں بنوشد | واں خال کہ کافر است ہندو

بو الفتح مدارا ستوارش
آں ظالم کافر است بدخو

گرچہ پیری و یا جوانی تو | عشق را بازتا توانی تو
عشق را پیشوائے خویشن بساں | کم نگردی و کم نمانی تو
لعل میگونش را کہ بوسہ زنی | وانکہ در وہم و در گمانی تو

نہ تو بر در (حاشیہ)
یا تن (حاشیہ)

۔ حضرت خواجہ ایں غزل را روز یکشنبہ بست و ششم ذیقعدہ سنہ ۸۰۲ در رقم فرمودند

عشق را نقد وقت خود می‌ساز — باش باقی بدار فانی تو

گر خیال لبش بدل داری — روز و شب مست و شادمانی تو

گر شوی دُرد نوش و غم آشام — ایمنی خفته در امانی تو

وا نمی ملتظر بخشش شد

ای محمد چه ناتوانی تو

ردیف ها

یارا جمال شمع رخی را تو دیده — پروانه وار گرد چراغی پریده

خامی تو هیچ دود چراغی نخورده — خوردی تو گرم و سرد جهان را ندیده

ذوق خمار و راحت مستی گرفته — گاهی بناز آن لب میگون مکیده

با شرط عشق را بکسی باختی گهی — ذوق وصال و درد فراقی چشیده

وقتی بپای تو شکسته است خار هجر — گاهی تو وصل آن تن گلگون رسیده

معشوقهٔ تو گاه بخشم از تو رفته است — وانگه بصلح آمده در بر کشیده

بو الفتح راستی که جهان را ندیده

نی راحتی چشیدی و نی غم کشیده

منم در عشق بازی پیر گشته — ولایت در دو غم را میر گشته

نهم در سر پریشانی ضرورت — که زلفت پاکشان زنجیر گشته

مگر جعدش بپیچید در گلویم — شدم دیوانه و تزویر گشته

وضوی عشق را بر قول عشاق — زخون دیدگان تقدیر گشته

جوانی عشق در پیری فراغت — تو گویی مشک بوده سیر گشته

مرا عمری است در خوبان گذشته — بتقوی و عبادت دیر گشته

له بقلم

له حضرت خواجه بنده نواز این غزل را روز جمعه سوم شوال سنه ۸۰۲ ه رقم فرمودند۔

مگر دارند خوبان استوارم
شود وصلے بدین تدبیر گشته

کدام آن دل که دلبر برگرفته — کدام آن سر که آن سر در گرفته
خوش آن عاشق که با معشوق پیوست — پس آنگه عشق را از سر گرفته
زہے دردے که درمانش تو باشی — زہے یارے که کارے برگرفته
چه کار آید نبات و انگبینش — کسے کز لعل نوشکر گرفته
ترا ناز و کرشمه شد زیادت — نہال عشق ما ہم برگرفته

ببازی گفت ریزم خون اورا
محمد این نکو اختر گرفته

آن ساده که ہست خواجه زاده — دین و دل من بباد داده
اورا ہمه روز نیست کارے — جز گشتن باغ و نوش باده
آن مغ بچه را ہر آنکه دیده — زنار به بسته برکشاده
این دولت ہم شود میسر — من گردم خاک در فتاده
گر عاشق پارسا است زاہد — او منحرف از طریق جاده
بو الفتح اگر تو عشقبازی — بر بند گلوے خود قلاده
وانگاه بدست یار بسپار — ہر سو که برد برد کشاده

در کعبه و در کلیسیا ہم
اخلاص و ورع بباد داده

عمر را کرده اندازه — نیست از وے گذشت اندازه
عمر را بر مثال حصنے دان — لیکن آن حصن را نیست دروازه
ای جوان این گمان مبر در خود — ہر دمے این درخت میشود تازه

این غزل در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبه بستم ذی الحجه سنه ۸۰۲ مرقوم شد

بلکه هر روز در زبول زوال   لیک رفته است قسمت اندازه

ای محمد نو و نمو داست روی

در نو و باز داست آوازه

تو کرده زلف را شانه جهانی گشته دیوانه   بروی شمع تو دل من او پروانه

نه چون تو دلبری باشد نه چون من عاشقی آید   دوای من جفای تو شده است ای افسانه

رخ تو کعبه جانم خم ابروی تو قبله   دل هر گه من تو یارا دور اندر آتش میخانه

چرا با دوستان خود بلطفی پیش می نائی   چرا از آشنایان خود شوی بیگانه

الا ای یار سیمین تن وجود از تن جدا بودی   دلم با جان و تنم از خرمی شد از همه بیگانه

نهان شب میخوری و روز بر سجاده بنشینی   محمد شیخ تزویری نه ای این کار مردانه

نبرد عشق بازی شو بران نرد دغا خانه

تو خامی ای پسر جائی نخوردی پخته یکدانه

نقش نگار خانم دل را نگینه   لعل لب و دهانش همه را قرینه

هر چند مفلسم ز نقد و وصال یار   از درد هجر هست بسی سینه دفینه

زیبد که سر فرو دنیارد سروران   آنکه ز بندگان تو باشد کمینه

از جور و از جفاش هر دم چه پیچیم   کز درد سوز او ست همه با غم خزینه

یعنی چنین بود که گهی آن نگار من   ناگاه اندر رحم بدر آید ز شبینه

چون آشنای عشق بغرقاب اوفتند   جز درد و سوز رنج ندارد سفینه

آن آه سرد هر نفسی بر هوا رود   ترسم اگر بر آید از سوز سینه

لعلش اگر ز لطف مرا بوسه بداد   آن مهر غمزه بر چشم است و کینه

بو الفتح و ارباش بدنبال نقد وقت

فردا ز نار حمله بانکار دینه

دنیار

زلفِ تو کند ستم ہمارہ | غمزہ بکند جگر دو پارہ
تنگ سو ہنت شکر فشاند | لعل تو کند شراب خوارہ
پستان ترا چناں کہ دیدم | گوئی نبات ہست دو پارہ
پس کوہ سریں ہر آنکہ رفت است | می باید کرد سنگسارہ
آں ماہ مرا بدست ناید | پیچیدہ بر من ایں ستارہ
اے جعد دراز و خورد ہمت | لب لعل تنگ مکن دوبارہ
آں منکر عشق را چہ گوئی | گاوے و خرے و سنگ خارہ
در عشق نہ اگر تو میری | بارے کہ بباش یک سوارہ
بیں پیرہن و جود کر دم | در عشق بتاں ہزار پارہ
گر ممکن نیست وصل خوباں | می کن تو زدور یک نظارہ
گر دست نہ رسد بجعدش | دیوانہ بباش سنگسارہ
بوالفتح اگر وصال جوئی | چارہ نہ بود زمکر و چارہ

گر عشق نبازی اے محمد
تو کیستی و چہ و چکارہ

جوانِ مست من سینہ کشیدہ | خراماں میرود گفت آنکہ دیدہ
جہانے زو شدہ دیوانہ ہر سو | چنیں صورت خداوند آفریدہ
تمثل کرد او از نور قدوس | مجسم نیست ایں صورت گزیدہ
اگر سروے است ماندہ ایستادہ | وگر باغیست بر مردم دمیدہ
وگر پری است حاشا ساق سیمین است | وگر حوری است در دنیا رسیدہ
خیال جعد او مستانہ دارد | زہے بادہ کزاں گونہ چکیدہ
وگر گلبن بود خالی نیابند | ازیں خاشاک واز خارے خلیدہ

من ن

بہانہ

نیابند

چنین صورت مسلمانان بدانید | نہ چشمے دیدہ نے گوشے شنیدہ
اگر ابروے او خود عین قبلہ است | جہانے ہر طرف سمتش خمیدہ

ملامت عشق بازان را فشاید
محمد راست این وصفے حمیدہ

جان را بحق سپارم با سینہ کشادہ | مست و خراب باشم لب را بلب نہادہ
حمدے خدای گویم شکرے بجاے آرم | شد عاقبت حمیدہ باب الکرم کشادہ
گر رحمتے بیاید باشد نشستہ بر در | در مرد نیست مارا بارے بدر فتادہ
برہان غریب گوید سخنے غریب و نازک | می تب تو اے جوانمرد انیک منم نہادہ
جنت بکار ناید حور و قصور و فرزن | یک غمزہ بیاید باغ و حریف سادہ

گیسو دراز را اگر کایں قصہ مختصر کن
می باش بردرا و روز و شبان ستادہ

گر زحمتے بیاید بام
سے بقیہ
حور و قصور
جزایں

ردیف یا

بہار آمد بگلزاران خرامے | بروے شاہد و ساقی سلامے
بروے باغ و صحرا خوش برآئیم | بیک دو رے دو سہ پر خوردہ جامے
دمے یاران ہمدم را خبر کن | بیر بہ مطرب و میگو پیامے
کنار و بوسہ گر شد میسر | مگو آنجا حلالے یا حرامے
اگر دستے نداد آن خواجہ زادہ | بیا پس رو بہ پیشش شو غلامے
ازان تنگ دہن زان لعل باریک | سخن کم کن نمی گنجد کلامے
اگر در دلبری تو چیرہ دستے | منم در عشق بازی خود تمامے

محمد در خرابات و خرابی

نکو کردی بر آوردی تو نامے

نوبت عاشقی است یک چندے | باز بندیم دل به دلبندے
یار مہمان رسد چہ پیش آریم | جان و دل خود شد است اسپندے
بر زبان نیست جز کہ نام فلاں | میچکد سر چہ ہست در آوندے
عاشقان بت پرست و بیدین اند | گمرہاں را چہ میدہی پندے
زاہدے دید روے بت رویاں | فاسقے بت پرست شد رندے
باغباں قامتت اگر دیدے | بیخ و بنیاد سرو بر کندے

سرورے بودے اے محمد تو
زلفش ار در بلا نیفگندے

نے جاے تحمل است و زاری | گر یار نکرد با تو یاری
مطرب غزلے کہ دل نوازی | ساقی قدحے کہ غمگساری
اے نازک و آفریدہ از ناز | اے قطرہ ابر نو بہاری
اے سنگدلا و شوخ بدعہد | ایں نیست طریق دوستداری
آخر کم ازانکہ باز پرسی | اے سخت کماں چہ سست یاری
رسمے است قدیم ایں بتاں را | اے دل تو مگر خبر نداری

بوالفتح اگر تو عشق بازی
مسکینی و عاجزی و خواری

بحمد اللہ نگارینا چناں موزون و زیبائی | کہ ممکن نیست جانے راز تو یکدم شکیبائی
خطاب لا شریک لک ردائے کبریا ہست | تو ئی پیرایۂ خوبی ز تو زیباست زیبائی
چنانت دوست میدارم کہ محض دوستی گشتم | دل و جانم ہمہ عشق است ہنم با عشق یکتائی
بگفت دیو مردم من زبت روان نظر دارم | منش لاحول میگویم کہ احمق تا از می خائی

مرا در دل نمی آید رود از سینه عشق تو — مرا از جان نمی خیزد که شینم بے تو ہر جائی
گشاده راز میگویم مرا دل بستگی با تست — من این عقدِ دلِ خود را نمی خواہم که بگشائی
ترا آراسته صانع چنانکه بایدت ہستی — و لے افسوس می آید بسے خودکام و خودرائی

محمد آں جوانمرد است که در پیری نظر بازد
تعالی الله ابوالفتحا خدائی را تو می شائی

مسلم نیست عشق و پارسائی — محقق نیست صدق و خودنمائی
ترا با عاشقاں نسبت نباشد — که تا از خویشتن بیروں نیائی
زہے کم ہمت و رسوا که باشی — بگفت خویش گر خود را ستائی
الا اے دلبر چابک توانے — دہی ما را ز بند غم رہائی
محمد تا توئی در بند ہستی — میسر نیست کز غم ہا برائی
حدیث عشق در گفتار ما نیست — چه بیہوده تو چندیں ژاژ خائی

چنیں گوئی جہاں وہم و خیال است
خیال خوش خیالِ دلربائی

آسوده دمے نبوده جانے — با یار نشسته یک زمانے
وز خود قدمے زنند با خود — ملکے است و گرد گر جہانے
بردار ز رخ نقاب یکبار — از عالم عشق ده نشانے (قدس)
اغماز ز روے خوب حاشا — خود را تو ز خود مکن زمانے

از خال و لبش سخن محمد
گردآر مکن دگر زبانے

سر وصل ما نداری ز کجائی و چه رائی — اینجا که نیست جاے و آنرا که شد رہائی (گرانی)
میناز و می نمائی ہر لحظه در فزونی — فریاد از تو ما را نظاره می ربائی

گہ نازنی بازی

گہ ناز نے نیاز ے گاہے نیاز سازی | گاہے بخشم و جنگ گاہے بغمزه آئی
چوں وقت کار آید گوید که حاش لله | با تو مرا چه نسبت با ما چه آشنائی
من آں فلاں فلانم سلطان وقت خویشم | تو کیستی گرائی زین مفلسی گدائی
سیمرغ قاف قربم از آشیان قدسم | از لامکان نه امتم شخصیم هر کجائی
هر جا که یار جوئی آنجا حضور یابی | اما وصال با ما حاشاک تو ز خالی
بو الفتح را نگوئی تا به رسد از محمد | او را جواب گوید فریاد ازین جدائی

گر این سخن نشنید در جان طالبانم
من از میان بخیزم مانده ره خدائی

میان بخیزم

اے یار عزیز می توانی | ما را ز بلائے ما رہانی
یک بوسه ز لعل خویش بخشی | منت نه کنی ز غم ستانی
ما شا که مرا میسر آید | بے یار عزیز زندگانی
گر بر دم که بجلوت نیائی | بارے او را ز در برانی
اے نازک آفریده از ناز | اے مایه عیش و شادمانی
بیش و بس تو نگفت کس باز | اشکم سبک و سرے گرانی
سرو ار تو ے چو کبک رفتار | ما ہی تو که مهر میفشانی
با قد بلند تو درازی | با سینه کشاده تنگ دہانی
تاریکی شب ز عکس زلفت | از خنده تست صبح ثانی
آں یار مراست چشم سرمست | یا خواست ز خواب ناتوانی

از بوسه شود لب تو احساس
بو الفتح یقین است در گمانی

اے باد نوبهاری از راه لطف یاری | در گوش بلبلان گو از گل خبر چه داری

کے باز می بیاید آں فصل تازہ روئے — کے در کنار شیند بر ما برسم یاری
کے بوئے گلعذارے یا بم زجیب وداماں — با جعد او بہ پیچم ما نم ز بیقراری
آں گل کہ دی نہ گم شد امروز باز یابی — امروز مست گر دی فردا شوی خماری
دی رفت باز ناید فردا کہ گفت آید — بر نقد وقت سازی امروز در شماری
بے از خیال وصلے حاشا کہ عشق باشد — بے برگ رنگ و بوئے چوں ست کہ بہاری

بو الفتح را فتوحے از غیب شد نصیبے
گر یار تیغ راند سر را تو بر نیاری

نگر[1] او خاستہ از قعر چاہے — ز دستت یار ز دوا ز سینہ آہے
نگر از آشیان جفت دوری — تو ای قمری کہ می نالی پگاہے
چو من می باش در داشام و خوناب — کہ من ہم زیں ندارم کلاہے
ترا من دوست می دارم دگر ہیچ — نکردستم جز ایں دیگر گناہے
چہ بد افتد ترا ای شاہ خوباں — اگر باشد گدائے نیک خواہے
اگر خوانی و گر رانی تو دانی — ندارم من جز ایں رہ ہیچ راہے
محمد جز درش دیگر درے نیست — ندارم من جز ایں دیگر پناہے

روم اکنوں کجا آوارہ اے دل
نکردہ موسپید و روسیاہے

[Margin note: نگر آواز ہا سستہ / ز دست در دمند / صد با سے]

دلبرے[2] نیست چوں تو بیک سرے — بیدلے نیست ہمچو من دگرے
ہر کسے روئے خوب دارد دوست — اہل دل را بود دگر نظرے
نقد ما را بدل بہ نسیہ مکن — درد نقد است وصل در خطرے
قصۂ عشق احسن القصص است — فہم ایں سر کسے کند بشرے
مادرش را ہمی انزل نام است — مثل عیسی ندارد او پدرے

[1] بروز جمعہ بست و نہم ذی قعدہ سنہ ۸۲۰ھ رقم فرمودند [2] ایں غزل را نیز بروز جمعہ بست و نہم ذیقعدہ سنہ ۸۲۰ھ رقم فرمودند

عشق در اجتہاد نعمان نیست — شافعی را نشد از و خبرے
ماہ را قامتے بلندے نیست — سرو را نیست رے است نے کمرے
سرو من ماہ رو بلند سر است — دلبرے نیست ہمچو او دگرے

ای محمد بسے عزیزی تو
دلبرے نیست چوں تو یک پسرے

دلم[1] را ابتلا شد با جوانے — ز غمزہ اش ندارد کس امانے
بیک چشمک بسازد شیوہ چنداں — فرو بالا کند ہر دو جہانے
لبِ لعلش بہ بیں خوں نوش کردہ است — جگر خوار ست ہر دم دلستانے
صدف را در شکم دو سلک لولو — لب و دندانش ستہند درفشانے
دلم از دست تنہائی بجاں شد — چگویم بلکہ افتادم بجانے
غیورم من و ہرجائی است یارم — کجا جویم ندارد او مکانے
ز چشم مست او غلطید خلقے — برآمد ہر طرف از وے فغانے

محمد پیر گشتی توبۂ کن
نظر بازی ز فسق آرد نشانے

جاں[2] و دل من پے جوانے — در ہر خم موے او جہانے
مقتول بسے و قاتلش کم — بر لعل لبش مرا گمانے
بر لعل لبت سیاہ خالے است — از موت و حیات من نشانے
برخور د ز عمر نیک بختے — با یار عزیز یک زمانے
گر آیدت خلوتے میسر — با ذوق و فراغت امانے

بو الفتح مدام بادہ می نوش
گر ہستی پیر و با جوانے

[1] در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ ۳۰ ذی قعدہ سنہ ۸۰۲ھ مندرج کردہ شد [2] بروز یکشنبہ غرہ ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ھ رقم فرمودند۔

محمد[1] عشقبازے خوش خصالے | شب و روز آں خیال خد و خالے
غم فرزند و زن یکسو نہادہ | نماندہ در دلش میلے بمالے
اشارت بوسہ کردن چہ مقصود | عفاک اللہ خیالے ہست فالے
ہمہ شب یاد زلف ماہ روئے | بہر صبحے دو چشم بر جمالے
چنیں سروے بدیں حسن و نمک زیب | نباشد در گلستانے نہالے
لب او در خیال و وہم ما نیست | ولیکن نیست جائے قیل و قالے

محمد بوسہ زد آواز کے خاست
نبودت درمیان جز احتمالے

سرو[2] را استاد بہر چو تو رفتارے کنی | طوطیاں را بخموشی چو تو گفتارے کنی
ہر چہ بر ما میکنی میکن ہمہ مطلوب ماست | لیک ما را می نشاید کز[ن] دگر یارے کنی [ن: بادگر]
یار گر فرمود لطفے بوسہ را گشتی مجاز | حفظ حرمت را تنک گازے و آزارے کنی
ہر کہ در کوئے تو آید گاہ و بے گہ بے اذن | حق او انصاف فرمودست سنگسارے کنی
عقد ملحی بر سر و بس دعوئے عشق ایاز | آہ محمود ایں بلا از عشق بیزارے کنی
اے ابو[ن]الفتح جوانمرد است با عز و جمال | سر نہد بر آستانت ور[ن] ترا خوارے کنی [ن: بوالفتح آں جوانمرد است ؛ ن: بیں بوالفتح آں جوانمرد است ؛ ن: تو ورا]
جعد را غوش برسر انگندہ اے خوش نگار | چند کس را پسر دایں کار در کارے کنی
اے پسر لب را بپوش و برقعہ بر رو بکش | چند مرد و زن را سرگشتہ ہمچو ایرے کنی
عشق آں صورت ندارد نقش آں فانی کند[ن] | عشق در ہر صورتے با فیض اظہارے کنی [ن: سود]

اے محمد عشقبازی را یکے رمزے بگو
ماہ در خود ننگری بس عکس انوارے کنی

تو[3] از سر تا قدم حسنی و نازی | فریضہ گشت ما را عشق بازی
ہمہ عالم اسیر جعد تو گشت | ترا زیبد نگارا سرفرازی

[1] بروز پنجشنبہ پنجم ذی الحجہ ۲... در ملفوظ جوامع الکلم درج کردہ شد ۔ [2] در ملفوظ روز یکشنبہ ... صفر ... در جوامع الکلم درج کردہ شد ۔ [3] در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ ... دہم ربیع الاول ... درج شدہ است

سراں و سروراں را پرورت سر | ضرورت خاست از تو بے نیازی
ترا چوں تو نظیرے نیست دیگر | سزد گر بر کل خوبے خود بنازی
نباشد زیورے زیباتر اے یار | برائے دلبرے از دل نوازی
محمد را نظر جز بر خدا نیست | ندانی عشق بازی و مجازی

ن ۳ و مجازی

محمد را مداں محمود غزنی | تو خود را ہم مپنداری ایازی
محمد را محبت فیض آنجا است | تو از سر تا قدم حسنی و نازی

ن ۲ و ۳ قصد و الہامت

رسد بر مہ کنی کبر و کرشمہ | سزد بر سرو بستانے کرازی

قمر بالاست بالائی ندارد
کجاست آں سرور این ترکنازی

ترا حق داد روے پر جمالے | مرا بخشید عشق پر کمالے
ز حسن خویش انگہ برخوری تو | کہ عشق من ز تو خواہد وصالے
بدیں حسن و نمک ناز و کرشمہ | نباشد مرد را دیگر مثالے
ترا ناز و کرشمہ داد چنداں | کہ ما را برد از حالے بحالے
لبت باریک بن نازک تنک تر | ندارد احتمال قیل و قالے
اگر کردے اشارت بوسہ لعلش | یقین گشتے نماندے احتمالے
سوال بوسہ از لعل آں شاہ | محالے ہست بل فرض محالے
درخت سرو و نخل و نیشکر ہم | نباشد ہمچو بالایش مثالے

ن ۲ و ۳ نخل و سرو و خیزرہم

محمد در جبلت عشقباز است
نمی آید از و دیگر خصالے

صباحے دلربائے مرحبائے | مبارک مطلعے میموں لقائے
لب میگون او یارب چہ لعلے است | کہ ہر دم میچکد از وے صفائے

۵ - در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ بست و پنجم ماہ ربیع الاول سنہ ۸۰۳ درج شدہ است

اگر تو پند گوئی نیک خواہی — مزید درد ما را کن صفائے
بخواں الحمد و بر دل زن بفرما — مبادا درد این دل را دوائے
ہمیشہ بودہ ام معشوق خوباں — کنوں عاشق شدم دیدم بلائے
ہمارہ نالہ از درد ہجراں — وصالش را نمی یابیم بقائے
سرافرازم بعبد ناز و کرشمہ — اگر دستے رسد ما را بپائے
بہ یکبوسہ دو صد جاں می فروشم — عزیزاں رائگان است بے بہائے

نمی خواہد خداوند محمد
کہ بیند عشق خود را انتہائے

من آں نہ ام کہ تو دیدی تواں نہ کہ تو بودی — مزید درد من کردی تو حسن خویش افزودی
نوید کشتنم کردی براں بشارت شادم — مگر مراد مزیدے برآمدست بزودی (گر مرادم بودے)
وے زعادت بختم ز رسم کار تو دانی — بہر کہ وعدہ کردی تو روئے خلق نمودی (دانم نمودی)
گراں سرینے کردست ز آب چشم غرق — فرود آمد کشتی نوح برکہ جودی
دراز باد عمر کش کہ برد جانم از تن — دو گیسو کہ کشادی ز عقل و ہوش ربودی
نہفتہ عشق نبازم شوم فضیحت و رسوا — ز مشک بوئے نیابی مگر کہ نافہ کشودی

بو الفتح عاشق گشتی مدار باک ز دردم
بگیر ذوق محبت مباش آنچہ کہ بودی

بیا ساقی بدہ پر کردہ جامے — مگو زنہار حلے را حرامے
براقے ہمچوں برقے را کن زیں — منہ بر سر تملائے را لگامے (نا فلاتے)
ندارم منزلے از خویشتن دور — بپائے خویش رانم یکدو گامے
بیک گامے گذارم ہستی جاں — بدیگر گام گوید حق سلامے
کجا جبریل تا سوزد ز تابش — کجا عرش است تا سازیم بامے

صباحے یا مسائے نیست با ما
نشاید صبح اینجا نیست شامے

نہ من زنار بے تسبیح سازم
نہ ام خواجہ نہ من ہستم غلامے

من اویم او من و لیکن بہ کونین
ہمیں مرغے است نے دانہ نہ دامے

محمد رفت از خود وہ دریغا
ازو باقی نہ ماندہ جز کہ نامے

جاناں تو بحسن خویش بخشائے
از جرم و گناہ ما تو باز آئے

یک بوسہ التماس آمد
یا دو سخنے بزن و یا بفرمائے

اے ہر کہ نہ دید روئے خوبت
اے وائے بروہزار صد وائے

گر عشق بقہر خویش تابد
کس را نبود قرار بر جائے

بوالفتح بہر طرف چہ پوئی
ما ہر دو نفر شدیم یکجائے

اے سید پاکزادہ شہباز
زیں گفت و شنود خویش باز آئے

نہ نوشم جز شراب عشقبازی
نہ پوشم جز لباس کارسازی

نیارم سر فرو جز پیش سروے
نیاموزم ہنر جز ترکتازی

نخواہم کرد کسبے جز کہ دل را
نبازم بازی جز عشق بازی

چہ باشد حال کس مسکیں گرفتار
کہ با وے ہر نفس در کبر و نازی

مرا جز عجز و زاری نیست کارے
ترا ہم نیست الا سر فرازی

ترا گیرم نداری احتیاجے
نشاید کرد ایں حد بے نیازی

یکے بیچارہ افتادہ میرد
تو در عیش و خوشی و ناز بازی

محمد پیر شد در خدمت تو
بصد خواری و زاری و گدازی

دگر تحفہ مرا ہر بار گوئی

کدامستی که با عاشق بازی

مرا از خوبرویان شد نصیبی — گهی اندوه و غم گه لطف و طیبی
برنجی مبتلا کردست خدایم — که از وی هست عاجز هر طبیبی
اگر در سایهٔ بام تو یارا — شود آسوده مسکینی غریبی
ز جاه و عز تو بیخی چه کم شد — جوان مرد اتوی آخر لبیبی
نه بیند چشم روی خواب و راحت — بدل باشد اگر مهر حبیبی

مده پندم که باز آ از محبت
محمد راست از خوبان نصیبی

ای یار اگرچه بی نیازی — بزرگ شرفی است دل نوازی
آن عشق حقیقی است بیشک — آنرا که تو گفتهٔ مجازی
می سوزم و میرم از اندوه — گویند که اینست عشق بازی
ای عاشق مستمند چونی — در هر نفسی تو در گدازی
او را سر وصل نیست با ما — ما را نه وی صبور رازی
پاینده نماند حسن هر کس — بریک دو نفس چه سرفرازی

از بند وصال هر واره
بوالفتح اگر تو پاکبازی

اگر تو سر گذشت من بدانی — مرا جز بیدل و مسکین نخوانی
بکن هر چه کنی زیباست شاید — سرت گردم مرا از در نرانی
چه تلخیها کز ان غمزه کشیدم — بعشق دار دوی شیرین زبانی
مرا ابروی تو پیوسته قبله — بسوی کعبه و صخره چه رانی

چه چندین در سرت حرص و هوسها

محمد گشتۂ تو شیخ فانی

گہ گہے گر بکوئے ما گذری | باشدے ایں طرف دمے نگری
غمزہ اش ناوکے کہ پرداز د | عمر جان خستہ را کند سپری
اے کہ منکر ز شیوۂ عشقی | نیستی آدمی کہ رو تو خری
اے کہ مذکر چہ پند خواہی داد | تو کہ از سر عشق بے خبری
چوں تو خوبے کسے نشان ندہد | ملکی وصف و چہرۂ چو پری
سرو قدی و راست طبعی ہم | گل قبا پوش و سیب سبز تری

اے محمد تو عشق باز کنوں
نیست کایں اوست تو دگری

اکنوں

کمند جعد تو بر حلقہ دامے | خم ابروے تو محراب عامے
لب انگور تو بادہ چکانے | خد و خال تو با ہم صبح و شامے
ہمہ آزادگی خواہند از حق | ترا خواہم شوم کمتر غلامے
بسے مقتول و قاتل نیست پیدا | ولے بر لعل خون خوارا نہامے
سریں چوں کوہ کمر بر مثل کاہے | عجب کاہے بود کہ را قیامے
اگر دنبالہ جعدش گرفتی | بلاو کرد را مسکیں سلامے
منم گر پس روزہا دو عباد | ولے در عاشقی ہستم امامے

بلاو کو ر

محمد نیسی مرد ملامت
نہ در عاشقی مرد تمامے

ترا داد ند روزے چند شماری | چرا بر خویش خود را می گماری
برو خوبے بہ بیں و بادہ را نوش | گہے سرمست باش و گہ خماری
چہ بر خوردی ز عمر خویش یارا | دمے با خوب روے بر نیاری

می نوش

بکوے می فروشاں رو بگشتے بکن با خوبرویاں عہد یاری
ترا با خیر و شر کس چہ کارست بنقد وقت شو گرمرد کاری
ترا از مے لشد گر آبروے بنزد عاشق میخوارہ خواری
محمد گر نبازی عشق بازی
تو آنگہ ابلہ وگاو و حماری

مرا باکس نماندہ صلح و جنگے مرا افتادہ از سر نام و ننگے
مرا معذور دارید اے رفیقاں دلم بردہ جوانے شوخ و شنگے
منم سرمست ہر بازار و کوئے نخوردستم اگرچہ مے و بنگے
خوشم زانچہ رسد از تو نگارا زلب بوسے و از غمزہ خدنگے
کنم من جان سپاری چون نہ سازم گر از برگ نوا بازیم رنگے کہ از برگ نوا
بجاں بازی مرا فرمان دہی گر ببازم ور زماں بنو و درنگے
محمد نیست نابودی مگر تو
ترا باکس نماندہ صلح و جنگے

بمثل غم وفادارے ندید ستم دگر یارے بقا با دانزا اے غم تو ئی یار وفادارے
مرا یاران ہمی خوانند سوئے باغ و بستانہا مرا بے گل رخے رستہ بسینہ چند نو خارے
من آنکس را کہ می خواہم اگر با من نباشد او بچہ گردم من بہ گلزاراں چہ کار آید چمن یارے
مسلماناں مسلماناں ازاں بی درد فریادے دلش با مرداں با من چنانکہ بار بر دارے از بربارے
خیال جعد او کردہ مرا رسوا بہر خانہ پریشاں ساختہ بلکہ بہر کوے و بازارے
دلم بربود دلدارے ستمگارے و خونخوارے سرین او ست کہسارے بر آں جعدش یہ مارے
جہاں چونہ بسر آید محمد مونسے باید
بمثل غم وفادارے نیابی در جہاں یارے

بیا که بر همه خوبان شهِ سلطانی — سزد که پیش تو خوبان کنند ثنا خوانی
اگر تو ناز کنی همگنان نیاز کنند — وگر تو سر بفرازی رسد که شایانی
بیک کرشمه و چشمک دل از جهان ببری — سزد که سحر بگویمش و معجزه خوانی
هزار توبه بکردم ز عشق سیم تنان — ترا بدیدم و آمد به پیش حیرانی
چه دردهاست که دارم ازین جهان بر دل — چه داغهاست که دارم بسینه پنهانی

اگر ز عشق کنی توبه مرد دین نه‌ئی
ورائے عشق بود هر چه باشد آن فانی

کمند جعدِ تو بر حلقه دامے — اسیر اوست هر خاصے و عامے
نوائے درد مطرب می نوازد — ز غصه ساقیم نکند سلامے
مرا یاراں نمیدانند یاری — مرا شاهد نمی گوید پیامے
صباحے خنده بر بختِ بد خود — به گریه میگذارم نیز شامے
حدیث عشق نطقِ ما به بسته — نمیدارد روا گویم کلامے
هزاران درد و غم را اختیار است — بقائے درد را باد انتظامے
وصال خوبرو وهم و خیال است — همان سوز است دل را اهتمامے
توئی شهرت بحسنِ خوبروئی — مرا در عشق بازی هست نامے
اگر خواهی که دانی عاشقی چیست — محمد را شو اے خواجه غلامے
مه نو مردمان را انتظار است — نما تو روئے از بالائے بامے
بیا که خوب روئی نیک نامی — تو صیدِ عقل را هستی چو دامے
اگر تو دل ستانی باز ندهی — توئی در دلبری پخته نه خامے

مرا مردن روانه بود محمد
مرا شاید کشد با صاف جامے

امروز مراست روزگارے — امروز مراست کاروبارے
از گلبن او بلبل خلید ست — اے یار شفیق تیز خارے
الحمد خدائے آسماں را — بخشندۂ ذوق در فگارے
دیوانہ و مست او شدہ ہیں — ہر جا یکے است بادہ خوارے
آں بادہ کہ از لبش چکیدہ است — واللہ کہ ندارد او خمارے
از درد دلم بہر کہ گوئی — گویند کہ راست ہست کارے
عشق من و حسن اوست مشہور — دلہا را بریں شدہ قرارے
غمزہ زن و گوے باز و سرکش — چوں تو نبود دگر سوارے
ای کج کلہ و بلند ہمت — فتراک ترا چو من شکارے
زیبا نبود بخاک پایت
بوالفتح چہ کس کدام بارے

مرا حق داد یارے دل پسندے — ظریفے خوب روئے نقشبندے
بتے آشوب دلہا عشق بازے — یکے زیں لالہ رخ سرو بلندے
یکے جوزا کمر ابرو ہلالے — یکے زہرہ سرائے مست و رندے
نخواہد جان من بروے مگر کہ — نبود بر سرش ہم چوں سپندے
تو منکر عشق را یارا چہ خوانی — غزنیے احمقے بلکہ گلندے
مرا خویشاں و یاراں نیکخواہاں — ز راہ دوستی بدہند پندے
نمیدانند ایں مشتے ستوراں — مرا حق کردہ است خود ارجمندے
مگر جعد و سرین او شد ستند — مرالے دوستانم پائے بندے
نہ من تنہا گرفتارم بدامش — کہ چوں من ہر طرف مستمند چندے
دلم را نیست از و آزار ہرگز — مگر از زخم غمزہ دردمندے

عیب [ن]

منم کز دیدگان خود بر شکم — روا دارم بہر گردن کمندے
محمد شاکر حق را کن سجودے
ترا حق دادیارے دلپسندے

اگر خواہی کہ ذوق درد گیری — نہان می باز عشقش تا بمیری
حکایت کردن و نالہ گزیدن — دوائے درد باشد دل پذیری
شہید بدر باشی ای جوان مرد — بدرد ماہ روئے گر بمیری
نہانہ عشقبازی ذوق دارد — ہوا خوش بران لیکن سبیری
ملامت نہ عزامت نہ نہ نہے ذوق — امیری بظاہر گرچہ میری
وقار و وقر و عزت با تو باقی است — اگرچہ خواجہ باشی یا وزیری
زہے خمرے خمارے نے سلامتی — زہے دردے کہ دارد دلپذیری

زسلامت

محمد عشقبازے کہنہ ہست
ترا باید کزوایں فن گیری

بہ لوح دل مرا نقش نگارے — مرا ہست از خیالت روزگارے
بہر جا کہ یکے مرغ ہوائے است — ہوائے عاشقاں بوس و کنارے
ہمہ کس دوستے را برگزیدست — گزیدستم جفا کارے نگارے
مرا معشوق من ہمسایہ شد — بحمد اللہ کہ شد معشوق جارے
چہ طعنہ میزند در عشق زاہد — مرا ہم بود در وزرے روزگارے
بدیدم تا سغے میخوارہ را — مرا افتادبائے کار و بارے
سرے بنہادہ ام پیش چلیپا — سجودے میکنم بر ذوق یارے
مرا آں عزت و دولت کہ داد است — کہ گردم بر در او خاکسارے
پرستم ہر چہ یار من پرستد — اگرچہ بت بود یا سنگ خارے

جواں مرد از بہر حق مرا گو — گرفتارم نمائید پیر کارے — ن۳ نماند بر کارے

محمد در میان دردمنداں
تراہم بیکند ہر کس شمارے

چہ خوش باشد در ایام جوانی — میان ماہ رویاں مہربانی
کند ہر یک دگر را لطف و یاری — زہے عیش و خوشی و کامرانی
میسر خلوتے گر با جوانے ست — ہماں ساعت شمار از زندگانی
مرا زاں لعل شیریں تلخ میگو — کہ نزد ماست آں شکرفشانی
تراآں دولت و عزت کہ داد است — کہ بر یار عزیز خوار مانی
دو چشم مست او غلطانست ہر سو — دو صد رنجور را بے ناتوانی
الا احمد دراز اکہ سر سینا — زدم دستے کہ دانم دل گرانی
خیال لعل تو مستانہ دارد — نہ ام مست شراب ارغوانی

نہ کہ تزویر باشد چاہ جوئی
محمد عشق می بازد نہانی

اگر میرم بدرد مہربانی — مرا باشد حیات جاودانی
سرے بردر نہادہ ماندہ ام من — تو دانی گر بخوانی یا برانی
اگر خندہ زنی گلہا ببارد — وگر گریہ کنی دُر مے چکانی
نمک حسن تو دلالہ است ما را — کند ناز و کرشمہ پاسبانی
میانِ ما نگنجد جز کہ ذوقے — اگر داری تو حسنے پس بدانی
ترا ابرو دو است و ہر دو محراب — فریضہ شد نماز ما دوگانی — ن۳ قبلہ
دمے ہا وے اگر گردد میسر — تو آں دم را شمار از زندگانی
اگر بوس و کنارے ہم بہ بخشد — زہے عیش خوشی و کامرانی

بدرد غم چنان آسوده ام من | نیاسایم چنین در شادمانی
ز چشم مست غلطانت رسید است | نصیب من بلا و ناتوانی
اگر تیرے زنی اے ترک غمزہ | رواں از سینہ و جاں بگذرانی
سرینے کاں نگار نازنین است | کہے نہ بود برین شکل و گرانی

محمد نظم میگوئی تو یا نثر
نباشد نظم کس را این روانی

منی از حسن و خوب روئی | زیرا کہ بعینہ تو اوئی
تو از سر تا قدم جمالی | تو موے دراز و مشک بوئی
در تابش ہمچو آفتابی | جوزا کمری و ماہ روئی
لطف و کرم است در تو بسیار | در تو صفتے است از حد افزون بوئی

از خوداوئی

وصف دہن تو بست یارا | ہر جا کہ زبان زگفت و گوئی
تو منزل ما و من نیابی | بوالفتح بہر جہت کہ پوئی

آراستہ چنانکہ باید
افسوس کہ نیک نشت خوئی

ز مہر شمع رخ پروانہ داری | بسوزم گر کند این بخت یاری
بیک بوسہ دل ما را تو خوش کن | تقاضائے چند برگردن شماری
بحمد اللہ مرا عزے و فخرے است | کہ میرم بر در یارے بخواری
سگ دیوانہ ام کو را گزم من | کند با خاک کوئے یار یاری
تو از برگ نوار سنگے نداری | تو چہ نہ بیکسی جان را سپاری

محمد عشقباز کہنہ تو
ہمارہ تشنہ و برغرق کاری

جوان مردا بداری وصف جودی — مگر لب بر لبم یکبار سودی — نداری

همه شب در خیال زلف و خالے — بوسم خویش ای دل خوش غنودی

مرا گوئی چه دنبالم گرفتی — زدی چشمک بخنده دل ربودی

چه گویم چشم تو چه شوخ دیده است — زمردم عقل و دین را وا ربودی

زمجنون عشق و از لیلی نظرها — حدیث لیلی و مجنون شنودی

بجز جور و جفا دیگر نبازی — تو عین درد غم برا کشودی

مرا تو وعدهٔ کشتن بکردی — کریمان را بود وعده بزودی

شراب درد را پر پر بپیما — مرا هشیار مگذار از جهودی

محمد عشق را افسانه باش

همارا محنت و غم را فزودی

ندیدم در جهاں یارے بمثل درد غم خوارے — نباشد در جهاں شخصے بشبه غم وفادارے — بمثل

علی هذا چنیں آمد که شخصے نیک بختم من — مرا یارے وفادارے و دلدار ست غم خوارے

وفاے مینمودی گر بمثل غم مرا شادی — زہے یارے زہے کارے زہے کارے زہے یارے

نشان عاشق صادق اگر گوئی ترا گویم — یکے از سوختن رفته یکے زارے ترا زارے

زرشک و غصه می میرم مرا معشوقه هرجائی — ازاں هر یک نشان گوید مرا گل گشته است خارے — ازاد

ترا اے سرو در سر هست که با قد بلند ستم — اگر چه راست میگوی و لیکن بے گل و بارے

محمد را هوس در سر که او در سوز و غم میرد

نه چوں پروانه یک لمحه و لیکن جاودان آرے

اے ساقی مست من صفائے — واے مطرب خوش نوا نوائی

اے ساده بیا بوسه و کناری — واے شاهد خلوتی حفائے — ساده بوسه

اے صاحب کشتی و باغے — اے یار درختی و هوائے

اے شیخ و قلندر و مولہ — اے کوچک و نغز و باصفائے
ما را ہر سروری نباشد — ما ئیم سرے و خاکپائے
اے زاہد مستجاب دعوت — تسبیح بگو بخواں دعائے
از بہر مزید عشق و دردم — یک فاتحہ خواں بالتجائے
باشم ہمہ روز در خیالے — من مانم و غرق آشنائے
ہر روز برم خیال وصلے — ہر شام بگریہ و وائے
ایں خستہ وجود ماست خالی — الا کہ دروست ہو و ہائے
بوالفتح دل از جہاں تو برگیر — جائے نغم و بلے است ولائے
اے مونس روزگار مسکیں — تو درد مرا بکن دوائے
روز دو سہ ہست ایں شمردہ — نے مانم و من نہ تو بجائے
میدار غنیمت اے جوانمرد — شو صوفی صاف باصفائے
اے خواجہ نشد مرا میسر — ہر روز بمنزلے و جائے
ایں اہل و ولد مرید و فرزند — گشتند مرا چو بند پائے
مرغ دلم از قفس فتادہ — روح قدسی اسیر سائے
کے باشم من ز خود برآیم — پرواز کنم دراں فضائے
من باشم و او دگر نباشد — باشیم در ورا ورائے
الحمد خدائے آسماں را — داریم صواب بے خطائے
ما را تو مداں کہ ما فقیریم — در مملکت قدس پادشائے
طاؤس صفت بہ شکل زاغے — باقی تو مداں جہاں خدائے
ایں جان من است وجود آں شد — جز من مطلب بہر سرائے

بوالفتح بنقد وقت خوش باش

ن ۳ جائے نغمہ و بلاست

ن ۳ روح القدسم

ن ۳ عشق

گرداری عقلی درائے

دے دارم اسیر و مبتلائے — تنے دارم گرفتار ہوائے
ہمہ کس را خیال عز و جاہ است — نماندہ خاطرم را ابتلائے
مگر گردد سر من خاک آن در — تنم پیچیدہ پارہ بوریائے
مرا ریشے میان سینہ تختہ است — طبیبا گر توانی کن دوائے
گرفتم نبض خود دیدم رگ جان — نماندہ ست در من امید بقائے
مگر یک بوسہ بخشد مرا یار — ز حسن لطف بہ نماید بقائے
جہانے تازہ یا بم جانکے نو — نہ بینم ہیچ گہ روئے فنائے
ندارد سینۂ من آرزوئے — مگر میرم سرے در زیر پائے
دے رنجور دارم تپ ہمین است — کنم از غیر حق من اختمائے

ان ۳ مارا

محمد از ہمہ غمہا برستہ است
نماندہ در روش اندک ہوائے

الا اے ساقی خوش خوصفائے — الا اے مطرب خوش گو نوائے
چہ پندم میدہی ای زاہد وقت — مزید در دمارا کن دعائے
قمار عشق بازی او فرہ بہ رد — کہ با معشوقہ می بازد دغائے
ابو الفتح از بے دولت اگر او — دہد دشنام و من گویم ثنائے
اگرچہ نیست ممکن وصف یارے — مرا بر باد میدار د صبائے
توئی گیسو دراز دست کوتاہ — کہ اندر ملک عشقی پادشائے

ان ۳ شاہ

ز من از صدر دیں پرسید گویم
خرابے ہست رندے خودستائے

فرہاد منم تو کہ شیرینی — باکوہ گرفتہ ام قرینی

گر عاشق کس شدی ضرورت — با محنت و درد هم نشینی
من عاشق تو تو یار معشوق — مهتاب منم تو شمس دینی
شیرین لب تست تلخ گفتار — شکر دهنی و زهره جبینی
ابروت بعینه است قبله — وان غلطش چشم را نه بینی
گوئی که دو شهریار مست — دل زنده بکید یکر کمینی
یک بوسه زدم بغیر اذن ار — چندین چه نهی تو طاق بینی

بو الفتح خیانتے نداری
الحق که بودئی امینی

مثل تو نه دیده ام جوانے — شیرین شفتے شکر دهانے
از ناز و کرشمه نیک دارد — میباز و خود بخود نهانے
او سرو قدے است گلعذارے — باریک کمر سرین گرانے
او ماه جبین هلال ابروست — جادوگرے ست سحر دانے
او باغ و بهار تازه روی است — بالاش قیامت جهانے
زین چابک دست شهسوارے — زین تیز روے قوی کمانے
با جعد دراز موے انبوه — بر خانهٔ اوست نرد بانے
تا بر سر عشق بر نیایند — بینند جمال جادوانے

میگردد چشم همچو مستے
می افتد همچو ناتوانے

بستیم نطاق کامرانی — گشتیم طواف شادمانی
خه خه که خوشیم و شادمانیم — نوشیم شراب ارغوانی
با چنگ و رباب و نای و دف — با رقص و سرود گل فشانی

اندوه زاہد ور کردی — اے غم تو سیاہ روبہانی
دوری است زاہد دوری — از قرب ہمیدہ نشانی
معشوقہ مرا بہ بر ہمارہ — در عدو شمار نیست ثانی
از کاہش وازدریغ افسوس — بیزار شدم چنانکہ دانی
عشق و من و یار ہرسہ یکجاست — در بوسہ و در کنار مانی
ہر یک زدگر جدا نباشد
بوالفتح ہمین است زندگانی
خوش باد عشق در جوانی — آسودہ بوصل یار جانی
او از تو نصیب خویش گیرد — وز وے تو نصیب خود ستانی
خاصہ کہ بود نگار خوش خو — او مست تو مست عیش رانی
گر پیر توئی تو او جوانے — باشد ز تو او ملول دانی
از لعل لبت نصیب باشد — مستی شراب ورفشانی
مے خوردن شد مرا عادت — رفتہ است خمار سرگرانی
از چشم تو دیدہ شد اثرہا — جادوگری و طلسم خوانی
از چشم خوشت پدید آمد — غلطیدن خاست ناتوانی
تعلیم بلند ہمتے شد — اے ماہ بلند سرو ثانی
بوالفتح شدی تو پیر توبہ
تا چند اسیر کودکانی
اے پیر بباز با جوانے — بین تازہ و تر دگر جہانے
باریک لبے است و خندہ بازے — شیرین دہنے شکر فشانے
بادام نعیبتہ است چشمش — لب پستہ و شے است خوش زبانے

ہاشد ہائی
سوی
مدید
از تعلم

ما ہیست ولیک با ملاحت | سرویست ولیک خوش روانے
سرویست و بے ہلال ابرو | شمعے است ولیک بے دخانے
نخلے است ولیک کبک رفتار | باغے است ولیک نے نہانے
دینے است ولیک دین احمد | آیتے است ولیک از قرانے
کفرے است ولیک کفر فرعون | موسیٰ است و بے زحق نشانے
او یوسف ثانی است ہیہات | از وحدت ہمی کند بیانے
بو الفتح بگو کہ اے محمد | ہنرل کشادہ زبانے
او تنگ لب و کشادہ سینہ | پستانش مثال نار دانے
روے تو بہشت را نمونہ | کز دوزخ مید ہد امانے
دریاست و بے بر آب حیواں | او راست حیات جاودانے
جعدے است و رازہیچو مارے | حیّہ است و بے حیات جانے
او عاشق خویشتن ہمیشہ | میداند ہیچو او جوانے

گر ہستی آں جہاں نباشد
او ہست فلانہ کہ یا فلانے

مرا در دل خیال زلف و خالے | دل من گمشتہ از جائے بجائے
مرا دردی بہ پیما یا صفادہ | بجام زر بکن یا در سفالے
مرا مقصود بیہوشی و مستی است | گرفتہ وقت من و در دل ملالے
لب میگون او و ہم و خیالے | لبم بر لب رسد باشد محالے
دو سہ دشنام دہ در مجمع خلق | مرا شہرت شود عزو جمالے
اگر تو پردہ از رخ باز گیری | جہانے بیخبر گردد جلالے
میان مردمان افتد نظرہا | کسے گوید فلان است کس بخیالے

گاہے نگاہے
ہشیار ہسدار

فلان کہ یا فلانے
فلانہ و کہ یا فلانے

یکمن

زند قرعه برای کشتن من | ز من هم می شود زین کوش فالی
محمد بر نفس امید دارد | که چشم او کند با وی قبالی

بزخم خنجرش پاره کند دل
شهید عشق گردم بی مثالی

خوشی و خرمی و کامرانی | فراغ و عیش و عشرت جاودانی
میسر می شود بلکه مقدر | اگر نوشی شراب ارغوانی
ترا حسن و نمک هر روز افزون | مرا افزود هر دم مهربانی
اگر با که سری نی خاطرت خواست | ترا از پیش او تو پس بمانی
بخلوت با بتی فارغ نشستن | ابو الفتحا همین است زندگانی

محمد این همه گفتار تو چیست
یکی اندر یکی شد نیست ثانی

جوان مردا صباحی را صفائی | کنار و بوسه را دارم هوائی
من از لعل لبت دارم خراشی | بجز بوسه دگر نبود دوائی
بلب جان آمدست یکبوسه فرما | قریب الموت را فرما بقائی
ز تون زلف تو شب گشته تاریک | بیک خنده جهان را شد جلائی
تبسم کرد عالم نام او شد | زیک چشمک دو صد گونه بلائی
مراد زیست بی درمان دریغا | که می گویند هر درد دوائی
اگر درد او فتد عاشق صبور است | ندارد صبر را نیم احتمائی
محمد لا مکانست زانکه او را | نباشد هیچ تعیینی بجائی

گهی در میکده و اپستی
گهی در زهد و تقوی پیشوائی

ن۳ مقرر

ن۳ یا

ن۳ آمده

ن۳ ز تون زلفش شد تاریک عالم

لعل شیرین تو شکر بارے | لب من طوطی شکر خوارے
زلف تو تار در شب یلدے | جعد تو در شب سیہ مارے
ہیچ سروے بمثل قامت تو | من ندیدم بہ بوستان بارے
دین و دنیا مرا چہ کار آید | نیست جز عاشقی مرا کارے
بوسۂ لطف کردہ چو مرنج | گر ز دستیم گاز کے بارے
گشت گلزار و باغ خوش باشد | نیست خالی ز زحمت خارے
در جہاں ہیچ چیز بہتر نیست | جز کہ یک لحظہ صحبت یارے

گر بہ پرسی محمد است عاشق
ہمہ گویند یکزبان آرے

جوان من جوانے خود نمائے | سوار من سوار بادشاہے
حریف من حریف خوب طبعے | قرین من قرینے دلربائے
نگار من نگار نقشبندے | ندیم من ندیم با صفائے
بود گردم غبار خاک آں در | نماند است در سرم جز ایں ہوائے
سر من زیر پایش باد چوں خاک | ندارد درد من دیگر دوائے
بدرد عشق اگر میرم زہے کار | شہید عشق را باشد روائے
اگر یارے کشیدہ تیغ آید | بنہ سر پیش او گو مرحبائے
دل و جان و سر و تن دین و دنیا | کنم در زیر پائے او فدائے

محمد خویش را عاشق نہد نام
نہ دیدم آں چناں یک خود نمائے

دیدم بہ کلیسیا نگارے | زیں درد کشے شراب خوارے
مدمن خمرے خراب شکلے | دیوانہ وشے نزار و زارے

زحمتِ | یارے

گفت از سرِ وقت خویش جانی — بنشین و شراب نوش بارے — درحال
آنگہ بصفائے مے نگہ کن — بین عکس جمال روئے یارے
بر لوح وجود نیست نقشے — جز صورت نسخہ نگارے
مجنوں چہ کس است کیست لیلی — گل چیست کجاست زخم خارے
خسرو کہ بود کدام فرہاد — شیریں بچہ گشت خوشگوارے
بہر چہ زن عزیز مصر است — از کردۂ یک غلام خوارے
از چہ سبب است ہاں گرفتار — یعقوب کہ بود رستگارے
خود چاکر و بندہ چرا شد — محمود کہ بود شہر یارے
زیں حال کسے خبر ندارد — جز بیخبرے شراب خوارے

بیشک بخدا محمد اینجاست
چوں احمد پاک حق گذارے

الا اے شاہد مہ رو لقائے — الا اے مطرب خوش خواں نوائے
الا اے صاحب شیریں کلامے — الا اے ساقی سادہ صفائے — نثر ۱۰
الا اے زاہد مقبول دعوت — مزید درد ما را کن دعائے
الا اے شیخ بر سجادہ جادہ — نفس زن تا بدام افتد ہمائے
عفاک اللہ یا شیخ المشائخ — بروئے خوبروئے ابتلائے
رسیدہ با نتہا عمرم ولیکن — ندارد درد عشقش انتہائے
بدریائے شدم غرق ای رفیقاں — نبود ست ساحلش را آشنائے
طبیبا زحمت خود را بدر بر — کہ درد عشق را نبود دوائے

بحمد اللہ محمد عارفی تو
شناسی قدر بیدل مبتلائے

بچشمک صید جاں کردی بخندہ دین و دل بردی بضرب بوسہ خوش کردی بزخم غمزہ آزردی

اگر خوبان بدل بردن بدعویٰ آمدہ یکجا جوان مست و چالاکی کزین میداں تو گو بردی

زمے مستی است مقصودم بدہ پر پر پیالے ہم جوان مرا نہ بینی تو کہ صافی ہست یا دُردی

مرا در سر ہوائے تو دل و جانم فدائے تو ہمہ عالم برائے تو بحسن خویشتن فردی

بوقت خویش خوش بودم نماز و خلوتے وردم مرا اے بت ز من بردی کنوں تو سبحہ و وردی

محمد گر نہ عاشق کہ چیست آں نالہ و گریہ تنے زار و نزارے ہم بہر دم باد سردی

گر آید عمر پایانے نیابی عشق را غایت
نہ پیری تو نود سالہ بدانکہ کودک خردی

نزادادہ ستمگاری مرا مسکینی و زاری زہے لطفے کہ حق کردہ ترا عز و مرا خواری

نگارا خوبروئی تو جوانے خوب شکلی تو ولے افسوس می آید کہ بارے بس جفا کاری

رموز سحر را دانی توئی استاد جادوگر شدی ماہر بدل بردن جگر خواری چو گفتاری

ہوائے گل رخے ما را بگرداند بگلزاراں ہوائے کہ بسر بینے ہم مرا کردست کہساری

سیہ رو ہست

سیہ رو ہی است این چشم بہر جا وید خوبے را
گرفتہ نقش در خاطر کشند دنبالہ اش خواری

مادر دہر چوں تو فرزندے گر بزادہ نبود دلبندے

لعل شیریں تو شکر بارے دہنت پر ز شہد آوندے

بدرد میرند

عاقبت عاشقاں بدرد میرند زاہدا بیہودہ مدہ پندے

پیر گشتیم توبہ بکنیم عشق ہا باختیم یک چندے

نیست از سیم و زر اگر نقدے بہر یک جرعہ باز سر بندے

جعد شبگوں شکل پیچہ آں پائے ما را نہد سیہ بندے

بست نیست

لب تو نیست بلکہ برگ ترے است واں سریں نیست ہست الوندے

اے محمد بدانکہ مادر دہر
کم بزاد ست چوں تو فرزندے

عاشقاں گر کنند تدبیرے | دار معذور کانست تدبیرے
توبہ ور زند زہد بنمایند | تا فرود آورد سبتے شیرے
لعل شیرین او چہ تیز زبان ست | شہد آمیز کرد تقریرے
اے محمد ترا میسر نیست | راہ حق بے عنایت پیرے
مبتلا را بہر چہ دست دہد | نکند در رہ تو تقصیرے

حیدا او پائے بند ابوالفتح است
ایں چنیں رفتہ است تقدیرے

مرا افتادہ در خاطر کہ برآیم ازیں ہستی | گر نیم کرسی علوی نمانم من بریں پستی
کہ اے طاؤس جان من تو مرغ باغ قدوسی | چہ چوں زاغ و غلیواز ہمدارے خوشاں شستی
تو اے سیمرغ با ہمت چرا چوں صعوہ کردی | بدام و دانہ افتادی تو ریش عقل بگسستی
بسوی گلستان بنگر بروئے گل کہ میخندد | نشاط بلبلاں ہم بیں چہ می بازند از مستی
بہاراں گلبنے خندد بہاراں بلبلے گرید | نبار دا بر نیسانی نشد تازہ گل مستی
برفتارے نہادی پا بحیرت ایستادہ خلق | بگفتارے کشادی لب زبان مرداں بستی
شدہ دلالہ خود بیروں رقیب پاسبان خفتہ | دگر معشوق ہم خوش خو چرا فارغ بنشستی
گہے در آشتی شادی گہے در خشم دلجوئی | گہے سر دو یکے گشتہ ہمہ ذوق است و خوردستی

محمد ہمچنیں باشد مراد من رود کارے
ز بدبختی خود دانم کہ خواہم مرد از سستی

نگارا سرو قدا گلعذاری | تو با مار است گو در دل چہ داری
بخواہی کشتنم از درد ہجراں | نہ بے دولت بوصل آزردہ داری

ترا در سر ہمہ ناز است و شوخی — تعالی اللہ کہ چوں تحفہ نگاری
جہانے گشتہ سرگردانست بر تو — تو فارغ از ہمہ بیزار داری
ترا جز ناز و غمزہ شیوہ نیست — مرا عجز است و مسکینی و زاری
نماندہ چارۂ الا کہ میرم — پس دیوار و پیش در بخواری
شدی گر در پس کوہ سرینے — ضرورت ہر طرف میں سنگساری

محمد عشقبازاں راست شرطے
نباشد عاشقے از درد عاری

بر لعل لبت سیاہ خالے — افزودہ جمال بر جمالے
اے قد بلند و پست زلفین — اے صورت قدس را مثالے
یک خندہ زدی و عشوہ دادی — گشتیم از و زحال و حالے
تنگ دہنت کہ پر شکر ہست — بیرون است زوہمے و خیالے
بر ہم لب من لب تو حاشا — کاین است محال در محالے

بوالفتح بوقت خویش خوشباش
مگذار ہوائے جاہ و مالے

بحال و تن حالے

مثنوی

محمد چوں تو در عالم ندیدم — نہ از کس مثل تو جائے شنیدم
دریں دوراں تو تنہا بے نظیری — تو سلطانی نہ محتاج وزیری
توئی مستے خرابے عشقبازے — توئی رندے لوندے سرفرازے
توئی پیر مغاں را پیشوائے — توئی در بت پرستی رہنمائے
ترا در عاشقی نام بلند است — ترا در خوب روی را ہے پسند است

تو خود بیگانه از خویش و خویشان — تو خود دیوانهٔ گشته پریشان

یکی خود کامهٔ بدخو کسیسی — یکی پس ماندهٔ کم از خسیسی

ترا نی نام و ننگ و جاه و جاگه — ترا نی عقل و هوش و راه و تدبیر

تو خوبان را بیاموزی کرشمه — نهی بر روی مه رویان تو وسمه

نهال بت پرستی را تو بنیاد — نمائی راه گمراهی تو استاد

همیشه بر در خمار شسته — نه خم را لب با پاک شسته

کنی بر قاضی و مفتی تمسخر — کنی از زاهد و عابد تنفر

جرس با بانگ موذن را برابر — کنی تو کفر را با دین سراسر

ترا پیوسته ابروی بتان شد — بجای قبله این ایمان جان شد

بهر وجهی تو رو از بت نتابی — گهی صافی شوی گاهی کبابی

چرا دادی تمکن روی بتان را — ز شعشعت یافتی عکس و نشان را

تن / شعشعش

ترا روی بتان شد آئینه سار — به بین عین الیقین مقصد و هر بار

صفای باده را نظاره کردی — بدست نسخهٔ ساده به بردی

تو عین و عکس را یکجا نهادی — تو سر غیب را از سر کشادی

تو خود را از وجود خود بدر کن — پس آنگه سوی بت رویان نظر کن

چه باشد لیلی و مجنون کدام است — زلیخا بیبی دیو یوسف غلام است

محمد عیسیٰ و موسیٰ و آدم — یکی اندر یکی شد اسم اعظم

ره آدم اگر ابلیس میزد — بگو ابلیس را که میکند رد

خدایا این بلا دفتنه از تست — که تخم هر بلا از دست تو رست

بر آمد آفتاب ما بهمان است — خلاف مطلعش سری نهان است

زبان را تو ازین گفتار گردآر

تو رختِ خود ازین بازار بردار

رباعیات

پروانه چراغ دید و شد دیوانه — از خویش بشد هیچ پروانه
از خود به بدید هستی خویش بدید — شد عین چراغ آتش و پروانه

پروانه چراغ دید گفتا که منم — با آتش عین هست جان و تنم
گر روزے چند صورتے بود جدا — بالحق حقیقت است کان جمله منم

در کوئے[1] خرابات مغان را پیرم — در مجلس طامات جوانے میرم
من هرچه کنم رواست ولیک — شیخی است محمد بلے تزویرم

بے[2] شمع رخے اگر نه سوزم چه کنم — صد پاره دلے شده ندوزم چه کنم
چون عکس مہے ز مهر در چشم آید — اے مردم اگر نمی فروزم چه کنم

از درد[3] فراق اگر ننالم چه کنم — روز و شب اگر نه در خیالم چه کنم
میگوئی با توام نه ام هرگز دور — در عین حضور بے وصالم چه کنم

دل[4] در پے دلبرے نپوید چه کند — از درد فراق جان نجوید چه کند
دل آئینه عکس بت در و شد پیدا — دل خود را عین بت نگوید چه کند

---

[1] بروز یکشنبه بست و سوم ذی الحجه سنه [illegible] به قلم آوردند [2] بروز جمعه بست و هشتم ذی الحجه سنه [illegible] فرمود
[3] ایضاً [4] ایضاً

بیدرد مباد ہیچ فردے | نامرد مباد ہیچ مردے
بیدرد مباد ہیچ وقتے | بے وقت مباد ہیچ دردے

معشوقہ اگر کتاب داری | مغشوش دل سیاہ داری
معشوقہ بود کتاب حاشا | بازنگی و بربری چہ یاری

معشوقۂ من کتاب من شد | بستہ دل من بدو کشاداست
گوئی کہ مرا بہ عاریت دہ | معشوقہ بعاریت کہ داداست

تمام شد

دیوان عاشق شہباز سرافراز مخدوم ابو الفتح ولی الاکبر الصادق سید محمد یوسف الحسینی الملقب بہ گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کہ مسمیٰ بہ انیس العشاق است۔

غلطنامہ دیوان انیس العشاق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	ذلک	ذلک	۶۷	۲۱	سودا	سودہ
۳	۸	دوتاکردد	دوتاکردہ	۷۰	۱۵	نگار	فگار
۳	۱۲	نماند	نماند	۷۲	۹	دیوانہ	دیوانہ
۳	۱۶	مصطفوی	مصطفوی	۷۶	۲۰	روا بےنور	رو بےنور
۴	۳	بجرد ومطالعہ	بجرد ومطالعہ	۷۷	۲۱	مرو	مرد

٦	٢١	بے٠کار	بے اذکار	٧٩	٩	پنہانے	پنہانی
٩	١	باری	بارے	٧٩	١١	صعف	ضعف
١٠	١٣	بمیریم	بمیریم	٧٩	١٤	بوسہ	بوسہ
١٤	٦	درعجب	درعجب	٨٣	١٦	بیتم	ببنم
١٦	٢٠	کے ستند	کے شد	٨٧	١٧	خزنیم	خزیم
١٨	٢	باشدی ہم	باشدے ہم	٨٧	١٨	میسے	بسے
٢٠	١٧	نذل	بذل	٨٧	٢٠	رای ستابد	رامی شتابد
٢١	٦	سوختہ	سوختہ	٨٩	٢٠	فصل	فضل
٢٢	١٤	مسے	مسنے	٨٩	١٥	بخش خواہ	بخش وخواہ
٢٣	١١	بیر	پیر	٩٠	١٣	معلمے	مفضلے
٢٣	١٣	گرداده حق فترا	گرداده حق ترا	٩٢	١	ورسر	درسر
٢٥	٥	آن بہ میرہن	آن پیرہن	٩٦	٥	بیرازی	بیزاری
٢٦	١٧	شده	شد	٩٧	١٩	مہرم	میرم
٢٧	١٦	کہ سرنی	کہ سرنیے	٩٨	٧	ہبرآں	ہمبرآں
٢٧	٢١	پر	بہ	٩٨	حاشیہ	میگذارم	میگذارم
٢٨	١٥	بے نگار	بے نگار	١٠٣	١٣	گراتیم	گرانیم
٣٠	١٠	انفعابے	انفعالے	١٠٦	١٢	دلبرے	دلبری
٣٥	١	بلائے	بلائے	١٠٨	٨	مبے	لبے
٤١	١	ستنند	شتنند	١١٧	١١	محرومی	محرمی
٤٢	٢	ابوالفتحال	ابوالفتح جلال	١١٩	١٠	فراخے	فراقے
٤٣	٢١	د	کہ	١٢٢	٨	میری	میرے
٤٤	١	آزار	آزاد	١٢٣	١٠	گر	گو
٤٤	٧	نمبدانم	نمیدانم	١٢٥	١٩	کردآر	گردآر
٤٨	٥	بیگوفت	میگوشت	١٢٧	٦	فتوے	فتوحے
٥١	١٦	رسد	رسد	١٣٥	٩	نوسے	بوسے
٥٢	٦	سلے	سلے	١٣٩	٨	یار عزیز	یارے عزیزے
٥٨	٧	چہ دارد	چہ لطف دارد	١٤١	١٦	اسے	بارے
٦٣	٩	بوسے	جوسے	١٤١	٢٠	کناری	کنارے
٦٧	١٣	کہ	کہ	١٤٥	٤	جنانکہ	چنانکہ

تمت